

پنج گنج

حصہ دوم

پہلا خزانہ

حمد و نعت



محمد عبدالخالق توکلی

پنج گنج

حصہ دوم

پہلا خزانہ

حمد و نعت

مؤلف، مرتّب، مصنف

نیازمند فقراء و علمائے حق کمترین، ناکارہ

محمد عبد الخالق توکّلی مجددی عفی عنہ

(ر) سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ گورنمنٹ کالج برائے تربیتی اساتذہ سمن آباد (فیصل آباد)

موبائل: 0333-9926213

ضابطہ: ذکر خیر 1 تا 99 کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... پنج گنج (حصہ دوم)

پہلا خزانہ حمد و نعت

مترتب، مؤلف .... محمد عبدالخالق توکلّی

0333-9926213

پروف ریڈنگ .... محمد عبدالخالق توکلّی

ایڈیشن .... اوّل (1434ھ / 2013ء)

تعداد 500

کمپوزنگ .... شیخ آصف حسین

(الحسن کمپوزنگ سنٹر فیصل آباد)

(0321-7805823,0313-7210623)

ملنے کے پتے:

① رین بسیرا مجددیہ، گلی نمبر 2، مکان نزد داتا دربار، اکبر ٹاؤن B بلاک، شیخوپورہ روڈ، نزد پل نشاط آباد، بالمقابل پٹرول پمپ PSO فیصل آباد

② مکتبہ سلطانیہ: محمد پورہ، فیصل آباد

آئینہ پنج گنج (حصہ دوم)

پہلا خزانہ حمد و نعت

--*-*-*-*

انتساب

بدرگاہِ عالی سرکارِ دو عالم،
روحِ دو عالم، مختارِ دو عالم،
سراجاً منیراً ﷺ
ہیچمدان طلبگارِ شفاعت
محمد عبد الخالق توکلی محمدی حنفی
22 رجب المرجب 1433ھ / 13 جون 2012ء

مختصر تعارف مؤلف

نام: محمد عبدالخالق توکلی بن مولوی کریم بخش توکلی ؒ بن خواجہ نور ماہی ؒ بن محمد بوٹا ؒ

پیدائش: 02-06-1937 بمقام کھڈور صاحب، ضلع امرتسر

تعلیم: ایم اے اردو 1963ء، ایم اے علوم اسلامیہ 1981ء اور بی۔ ایڈ از سی ٹی کالج لاہور

پیشہ: درس وتدریس جون 1997ء تک (سرکاری تعلیمی اداروں میں)

بعد از فراغت ملازمت: صرف چند سالوں میں 99 کتب کے مسودات تیار کر لیے۔ بفضلہٖ حق سبحانہ وتعالیٰ جو بتدریج بقدر ہمت شائع کئے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز

روحانی نسبت: آستانہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف ضلع منڈی بہاؤالدین

حاضری حرمین شریفین: رمضان المبارک 1433ھ میں نویں بار ہوئی۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ بار بار یہ سعادت عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین

معذرت: بوجہ شدید امراض، ناموافق حالات، بے علمی، کم عقلی اور بڑھاپا خامیوں کو معاف فرماتے ہوئے رہنمائی اور دعاؤں سے نوازتے رہیں۔

نوٹ: صرف اور صرف تعلیمات اسلامیہ عوام تک پہنچانے کے لیے یہ شغل اختیار کیا ہے تا کہ رب العزت کی ذات برکات کی رضامندی وخوشنودی شاملِ حال ہو جائے۔ آمین ثم آمین

نہایت اہم معلوماتی نوٹ

1۔ پنج گنج حصہ دوم:

دراصل پانچ کتابوں کا مجموعہ ہے۔ پہلی کتاب پہلا خزانہ ھذا الگ شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ ضخامت کم رہے۔ بعنوان ''حمد ونعت''

مجموعہ ''حمد ونعت'' کس لئے جمع کیا؟

جواب: 1۔ قرآن الحکیم وکتب حدیث شریف میں مولائے ذوالجلال والاکرام کی حمد وثنا اور

2۔ سید الاوّلین والآخرین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی مدح کرنے کے لیے احکام صادر فرمائے گئے ہیں۔ ہم عمل پیرا ہو کر اُخروی نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

بمصداق ''مشتے نمونہ از خروارے'' یہ راقم بے چارہ عرض کرتا ہے۔

اللہ علیم وحکیم جل شانہ نے فرمایا:

پہلے یہ عرض کردوں:

1 کہ رب تعالیٰ کی ذات بابرکات اور رب تعالیٰ کا اسم گرامی نہایت برکت والا ہے۔ بحوالہ سورۃ الرحمٰن آخری آیت کریمہ ''اے حبیب ﷺ! بڑا بابرکت ہے آپ کے رب کا نام، بڑی عظمت والا، احسان فرمانے والا''

2 اللهم تبارك اسمك وتعالىٰ جدّك وجل ثناء ك والا اله غيرك

3 نمازی یوں عرض کرتا ہے: سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك الخ

4 ''بڑی پسندیدہ جگہ میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے پاس بیٹھے ہوں گے'' (القمر آخری آیت 55) کا ترجمہ۔ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَلِيْكٌ مُّقْتَدِرٌ مَاتَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ يَكُوْنُ ○ پڑھ کر جو مانگیں ملے گا۔ (سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ)

5 سورۃ الملک کی پہلی آیت کریمہ کا ترجمہ: ''منزہ و برتر ہے وہ جس کے قبضہ میں (سب جہانوں کی) بادشاہی ہے۔''

6۔ ترجمہ آیت کریمہ نمبر 109۔ الکہف ''(اے حبیب) آپ فرمائیے کہ اگر ہو جائے

سمندر روشنائی میرے رب کے کلمات لکھنے کے لیے تو ختم ہو جائے گا سمندر اس سے پیشتر کہ ختم ہوں میرے رب کے کلمات اور اگر ہم لے آئیں اتنی اور روشنائی اس کی مدد کو تب بھی ختم نہ ہونگے۔"

دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر
ماہچناں در اوّل وصف تو ماندہ ایم

(سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

7 وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (اور اللہ ہی کے لیے ہیں نام اچھے اچھے) الاعراف 180

8 "اس کے سارے نام ہی اچھے ہیں" بنی اسرائیل: 110 اَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

9 "کس کا رنگ خوبصورت ہے اللہ کے رنگ سے" البقرہ: 138۔ اللہ کا رنگ توحید خالص کا رنگ ہے۔ جس کو چڑھانے والے سید انس و جاں محمد مصطفٰے احمد مجتبٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

احکامِ ذیشان متعلقہ حمد و ثنائے خداوندی:

1 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○ الواقعہ: 74، ترجمہ: "تسبیح کیجئے اپنے رب عظیم کے نام کی۔

2 وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اور کثرت سے اللہ کی یاد کرتے رہا کرو۔ تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (الجمعہ 10 کا جزو)

مفہوم: اللہ کے ذکر کو صرف نماز تک محدود نہ رکھیں۔ اپنی زبان کو ذکر سے تروتازہ رکھئے۔

ع اک دم نہ جاوے خالی سوہنے دے نام بناں
ے ہر دم خدارا یاد کن دلہائے غمگیں راشاد کن
ے یادِ اُو سرمایۂ ایمان بُوَدْ ہر گدا از یادِ اُو سلطاں بُوَدْ
ع میرے آقا کی مدحت سے میری بخشید ہوتی ہے

نمبر 2 میں فلاح/کامیابی کے لیے بہترین بے مثل نسخہ صادر فرمایا جا رہا ہے کہ اپنے مولائے کریم کو کثرت سے یاد کرتے رہا کرو تا کہ فلاح پا جاؤ۔ (مفہوم)

3 بحوالہ آیت شریف 8 المزمل۔ ترجمہ: "اور ذکر کیا کرو اپنے رب کے نام کا اور سب

سے کٹ کر اسی کے ہو کر رہو۔"

مفہوم: ذکر رات دن صبح و شام کیا کرو۔ دل بھی ذاکر ہو۔ دل کا ذکر ہی حقیقی ذکر ہے۔ زبان ذکر کرے دل غافل نہ ہو۔

اہم مفہوم: اسلام میں رہبانیت کی گنجائش نہیں۔ ضروری یہ ہے کہ دل میں اللہ کے سوا کسی کی طلب نہ رہے۔

ہتھ کار وَل دل یار وَل ○

کا مصداق بنے رہو۔

4 آخری آیت شریفہ کا ایک حصہ (مفہوم): "پس تم اتنا قرآن مجید پڑھ لیا کرو جتنا تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔"

اسی آیت کریمہ کے ایک جزو کا مفہوم: "پڑھ لیا کرو قرآن شریف سے جتنا آسان ہو۔"

5 ے اللہ نام کی جپنا کر لے دو جگ نوں توں اپنا کر لے

(بحوالہ ذکر خیر المعروف بہ صحیفۂ محبوب مصنف حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی رحمۃ اللہ علیہ)

6 جب سارا قرآن مجید رب تعالیٰ کی حمد و ثنا سے بھرا ہے تو ہم بطور مسلمان رب تعالیٰ کی حمد و ثنا کیوں نہ کریں!!!

7 "تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔" (البقرہ: 152)

8 اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد رکھو۔ (البقرہ: 231)

9 (اللہ کی طرف دوڑ کر جاؤ) سورۃ الذاریات آیت مبارکہ 51 کا حصہ

ترجمہ: پس دوڑو اللہ کی طرف (اور اس کی پناہ لے لو) مفہوم: شیطان ہر لمحہ انسان کے پیچھے ہے۔ نہ معلوم کس وقت آ کر تمہیں دبوچ لے۔ اس لیے جلدی کرو۔ بھاگو اللہ کی پناہ میں آ جاؤ۔ علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ مصنف تفسیر مظہری شریف اور خلیفہ حضور جناب میرزا مظہر جانِ جاناں شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ہر چیز سے دامن چھڑا کر اس کی طرف بھاگو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہی تمہاری توجہ اور محبت کا مرکز بن جائے۔ اس کے ہر حکم کی تعمیل ذوق و

شوق سے کرو۔

10 ذکرِ الٰہی سے قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ المزمل شریف، آیت کریمہ 19 کا ایک حصہ

11 سورۃ الاعلیٰ آیت شریفہ 1 سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ ترجمہ: "اپنے رب کی پاکی بیان کریں جو سب سے برتر ہے۔" بلاشبہ رب العزت ہر خوبی سے متصف ہے۔ ہر عیب (کمی) سے پاک ہے۔

احکام واہمیت مدح ونعت وذکر وبیان سید البشر ﷺ:

سورۃ الضحٰی، آخری آیت کریمہ، ترجمہ: "اور اپنے رب کریم کی نعمتوں کا ذکر فرمایا کیجئے۔" ترجمہ از ضیاء القرآن۔ سرورِ کون ومکاں، فخرِ زمین وزماں ﷺ ان انعامات کا ذکر و اظہار اکثر فرمایا کرتے جن سے آپ کے رب کریم نے بڑی فیاضی سے نوازا ہے۔ حدیثِ مبارکہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ یہ بات میں فخریہ نہیں کہہ رہا بلکہ حقیقت کا اظہار ہے۔ اس روز حمد کا پرچم میرے دست مبارک میں ہوگا۔" اس دن تمام نبی، آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ جتنے ہیں سب کو میرے پرچم کے نیچے پناہ ملے گی اور قیامت کے دن سب سے پہلے زمین سے میں باہر آؤں گا۔ یہ بات فخریہ نہیں کہہ رہا بلکہ اظہارِ حقیقت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف رواہ الترمذی)

مولانا ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر لکھتے ہیں۔ ترجمہ: "یعنی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ولی کا اپنا اپنا مقام ہوتا ہے اور حضور ﷺ کے نقشِ قدم پر ہوں جو کمالات صوری ومعنوی کے ماہ چہاردہم ہیں۔ نیز آپ کا یہ ارشاد کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی (مجدد اعظم) امام ربانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مدارج قرب کا جو ذکر کیا ہے اور اپنے آپ کو مجدد اور قیوم کہا ہے یہ اقوال بھی اسی زمرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہر نعمت کا شکر واجب ہے۔

بحوالہ پ 11 یعتذرون آیت 58 کا حصہ رکوع 11

ترجمہ: (اے حبیب!) آپ فرمائیے یہ کتاب محض اللہ کے فضل اور رحمت سے نازل ہوئی

ہے۔ پس چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں۔"

"فضل سے مراد قرآن اور رحمت سے مراد دین اسلام" ایک روایت از سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

دوسری روایت: فضل سے مراد قرآن اور رحمت سے مراد یہ ہے کہ اس نے ہمیں صاحب قرآن بنایا۔ (قرطبی بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم)

ایک قول یہ بھی ہے رحمت سے احادیث مراد ہیں۔ فرح: کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت ہوتی ہے۔ (تفسیر از سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ قرآن عظیم، مطبوعہ تاج کمپنی سن اشاعت 1989)

الغرض نعمت جو بھی ہو اس پر خوشی منانے کا حکم ہے اور اس کا چرچا کرنے کا حکم سورۃ الضحٰی کی آخری آیت کریمہ میں موجود ہے۔

پس ہمیں سیدنا خیر البشر علیہ السلام کی نعمت یعنی اوصافِ حمیدہ، خصائل پسندیدہ، خصائص کا بیان کرنا لازمی ہے۔ مثلاً خصائص کے بارے میں عرض کردوں۔

1 انبیاء ومرسلین سے عالم ارواح ہی میں آنجناب رسالت مآب ﷺ کے بارے میں عہد ومیثاق لیا گیا۔ (آل عمران:81)

2 اہل کتاب کو آپ ﷺ کی بعثت کا علم ویقین تھا۔ (بحوالہ البقرہ:89) (الاعراف:157، البقرہ:146)

3 آپ ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب خمیر ابوالبشر آدم علیہ السلام تیار ہورہا تھا۔ (مسند احمد، الحاکم، ترمذی، امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ طبرانی)

4 اوّل المسلمین تھے۔ (الانعام:14، 162، 163)

5 آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنایا گیا۔ (بحوالہ سورۃ الاحزاب)

6 حضور اوّل الانبیاء ﷺ کی ازواج مطہرات کو امہات المومنین فرمایا گیا۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے اور کوئی شخص نکاح نہیں کرسکتا۔ (الاحزاب:6، 53)

☆ آنحضور سید الکونین ﷺ کی تشریف آوری پر فرمایا کہ مومنوں پر میں نے احسان

فرمایا ہے۔ مفہوم: آل عمران:164

☆ ''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' (النساء:80)

☆ ''جولوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔'' اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے......الفتح:10)

☆ آپ فرمائیے: اگر اللہ سے تمہیں محبت ہے تو فاتبعونی میری پیروی کرو۔'' (آل عمران:31)

☆ اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ (الانبیاء:107)

☆ میں بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔ حدیث راوی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (رواہ الحاکم، طبرانی، بزاز)

☆ اللہ نے تحفظ دین اسلام کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ مفہوم الحجر:9

☆ ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اس کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔'' (المائدہ:3)

☆ اللہ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی حیات طیبہ کی قسم کھائی لَعمرک۔ الحجر:72

☆ کیسی پیاری آیت کریمہ ''ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ''۔ الضحیٰ:2,1

☆ ربِ اکبر نے آپ ﷺ کے شہر کی قسم کھائی۔ (البلد:1،2)

☆ اللہ تعالیٰ نے آنحضور رسالت مآب ﷺ کو نور فرمایا۔ المائدہ:15 (بحوالہ جملہ مفسرین کرام)

☆ شفیع معظم رسول اکرم نبی محترم نور مجسم کو ''سراجا منیر'' فرمایا گیا۔ (الاحزاب:45-47 دیکھئے)

☆ درود وسلام کا استمرار و دوام سرکارِ دوعالم ﷺ کے لئے مخصوص فرمایا گیا۔ (الاحزاب:56)

☆ جیسی معراج جسمانی آپ ﷺ کو ہوئی ویسی کسی بڑے سے بڑے نبی رسل کو نہ ہوئی۔

باغ عالم میں بادِ پیار چلی — سرورِ انبیاء کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذاتِ باری چلی — ابر رحمت اٹھا معراج کی رات ہے

☆ سید المرسلین ﷺ کی انگلی مبارک میں یہ طاقت عطا فرمائی گئی کہ اس کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوتا ہے اور غروبِ شدہ سورج بھی واپس لوٹ آتا ہے۔ (بحوالہ قرآن و حدیث)

☆ ''آگے پیچھے یکساں دیکھتے تھے۔'' (بحوالہ متفق علیہ) اور تفسیر عزیزی

☆ قیامت کے روز شفاعتِ کبریٰ کا سہرا آپ ہی کے سر اقدس پر ہوگا۔

خاتمہ:

رب کریم سید البشر ﷺ کی نت مدح ہر لحظہ بیان فرماتا ہے۔ ملائکہ بھی، انبیاء بھی بیان فرماتے رہے، صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جملہ صالحین امت بھی۔ اسی لیے راقم نے نظم یا نثر میں مدح میں چند صفحات نقل کرنے کی سعی کی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔

قارئین کرام!

ایک سوال:

راقم کے ناقص ذہن میں یہ نکتہ آیا کہ جب کوئی امتی روحِ دو عالم رحمتِ دو عالم ﷺ کی مدح میں کچھ لکھتا ہے تو کیا ملتا ہے؟

جواب: سیدنا آقا و مولیٰ ملجا و ماویٰ رحمۃ اللعالمین ﷺ خوش ہوتے ہیں۔

بعض قارئین کرام کے ذہن میں یہ بات آ سکتی ہے آنحضور سرورِ انبیاء ﷺ کی مدح و نعت، صفت، ثناء کوئی شخص کسی دور ملک و دیار میں کر رہا ہو تو آپ ﷺ کیسے خوش ہوں گے؟

جواب: راقم یہ عرض کرے گا کہ "اُس جہاں کے باشندے، اس جہاں کے باشندوں سے باخبر ہوتے ہیں اور اس جہاں کے باشندے اُس جہاں کے باشندوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔"

قرآن و حدیث میں اس کے بے شمار دلائل و شواہد و ثبوت موجود ہیں۔ شہنشاہِ دو عالم ﷺ تو ساری کائنات، تمام مخلوقات، جن میں جملہ انبیاء و رُسل شامل ہیں کے سردار ہیں، ہادی ہیں، پیشوا ہیں، رہبر ہیں، نبی و رسول بے مثل ہیں، سید الاوّلین و الآخرین ہیں۔ تو آپ ﷺ کسی شے سے بے خبر ہوں گے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ رب العزت کی آنجناب رسالت مآب ﷺ پر کروڑوں اربوں کھربوں بلکہ لاتعداد بے شمار، ان گنت عطائیں ہیں۔ آپ ﷺ بلاشبہ قاسم خزائن ارض و سما ہیں۔ نعمتیں خواہ دنیاوی ہوں، دینی ہوں، اُخروی ہوں تقسیم کنندہ ہیں۔ رب تعالیٰ کی ذات بابرکات ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ آپ ﷺ کے ساتھ ہے۔ یعنی ہر لحہ آپ ﷺ کو معیتِ خداوندی حاصل ہے۔ (یاد رہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غارِ ثور میں دو معیتیں حاصل تھیں۔ ایک معیتِ خداوندی اور دوسری معیتِ خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام)

الغرض اُس جہان کے باشندوں (انبیاء و اولیاء کے لیے خصوصاً) قرب و بعد یکساں ہے۔ دور و نزدیک برابر ہے۔ اسی لیے راقم نے اُوپر عرض کیا ہے کہ آنجناب رسالت مآب ﷺ خوش ہوتے ہیں اور کرم فرماتے ہوئے انعامات سے بھی نوازتے ہیں۔ مثلاً:

1 علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور ﷺ سے والہانہ لگاؤ اور بے پناہ عشق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے بہت کچھ ملا۔ ستر سے زیادہ مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اکثر حالتِ بیداری میں۔ اور محی السنہ کے خطاب سے نوازے گئے۔ (جناب شمس بریلوی علام غلام رسول سعیدی تقدیم و تعارف ذکر خیر الوریٰ ﷺ و تاریخ الخلفاء)

2 علامہ قاضی عیاض اُندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص النبی ﷺ پر "شفا شریف" لکھی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پہلو میں زریں تخت پر بٹھایا۔ (بستان المحدثین)

3 علامہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف لکھا۔ رحمتِ عالم ﷺ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ صرف اپنی زیارت بابرکات سے نوازا، دستِ صحت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم پر پھیرا فالج کا نام و نشان نہ رہا۔ مزید برآں بردِ یمانی عنایت فرمائی۔ (بحوالہ بے شمار کتب۔ جس جس بزرگِ عالم نے قصیدہ بردہ شریف کی شرح لکھی۔ اس واقعہ کو بھی تحریر فرمایا۔ بے شمار شرحیں مارکیٹ میں موجود ہیں) انہی تین واقعات پر بیان ختم کیا جاتا ہے۔

راقم گنہگار نے چند سطور آج یکم جولائی 2012ء 10 شعبان المعظم 1433ھ اتوار کے دن لکھیں۔ اگرچہ سر پر کل ایک شدید چوٹ بھی لگی۔ پہلی چوٹ تو کسی ظالم، خبیث نے لگائی تھی۔ نعتیہ سطور کے طفیل مولا کریم، رؤف الرحیم راقم عاجز مسکین پر رحم فرمائے۔ دین و دنیا و آخرت میں کامرانی عطا فرمائے۔ جہاں یہ سطور لکھی جا رہی ہیں اس جگہ کو ہمیشہ کے لیے آباد فرمائے اور جس بیٹے محمد احمد کا یہ مکان ہے اُسے کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھے۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مزید تفصیل:

حمد وثنائے رب العزت جل شانہ مع شانِ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام خوبیوں کی وہ ذات حق سبحانہ ہی مستحق ہے۔ جس نے آسمانِ نبوت کو چمکتے ہوئے آفتاب اور دمکتے ہوئے ماہتاب سے منور فرمایا۔ اور شگوفہائے رسالت کے پروں سے ایک تازہ پھل اور تابدار پھول کو ظاہر فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ذات کا نام نامی ہی برکت والا ہے اور اس ذات اقدس کی کلام ہر نقص سے پاک اور تام ہے۔ اور اس کی وسیع نعمتوں کا وسیع دستر خوان عام ہے۔ اس کی حکمتیں کثیر ہیں۔ اس کے ارادے کا قلم مَا کَانَ اور مَا یَکُوْنُ پر چل چکا ہے۔ اس نے کتمِ عدم سے مخلوق کو لباس وجود عطا فرما کر روشنی اور تاریکی عطا کی۔ لوح و قلم کی تخلیق اس کی کاریگری کا کرشمہ ہے۔ پھر اپنی مخلوق کی زندگی کی مدت اور پھر ان کے رزق اور ان کے اعمال پیدا فرما کر ان کو ان میں تقسیم کر دیا۔

قسمت کیا ہر ایک کو قسّام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

لطیف اتنا ہے کہ خیال تک میں اس کا گذر نہیں۔ اور نہ ہی اس کا ادراک عقل کر سکتی ہے اور نہ ہی ذہن کو اس تک رسائی کی مجال ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ صرف اور صرف وحدہ لاشریک ہے۔ اور اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے عبد اور اس کے ایسے رسول ہیں جن کی شان میں مَا ضَلَّ وَمَا غَوٰی ○ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی آیا ہے۔

اور آپ ہی نے ایک اعلیٰ مقام میں ملائکہ قضا و قدر کی قلموں کی آواز سنی۔ اور اللہ تعالیٰ جب عرش بنا چکے تو اس پر آپ ہی کا نام نامی اور اسم گرامی تحریر فرمایا۔ اور تمام زمینوں اور آسمانوں میں آپ ہی کے نام نامی اور اسم گرامی کا اعلان کیا گیا۔ اور ایسے ہی عالم آخرت یعنی قیامت کے دن آپ ہی کے نام نامی اور اسم گرامی کا اعلان کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذات گرامی پر ہمہ

وقت صلوٰۃ والسلام نازل فرماتا ہے۔ وقت نزع درو پاک ہماری زبان پر جاری ہو جو ہماری سعادت مندی کا سبب بنے۔ رحمتیں نازل ہوں آپ کی آل اور آپ کے اصحابؓ پر جو آسمان ہدایت کے ستارے ہیں۔ (ماخوذ: ذکر خیر الوریٰ المعرف بہ قصائص الکبریٰ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم خواجہ صدیق احمد سیدی رحمۃ اللہ علیہ مرادِ حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ، راقم کے محسن مربی)

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات:

1۔ تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ○ سورہ رحمٰن کی آخری آیت کریمہ

تمہارے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے) رب کا نام بڑی برکت والا ہے۔ جو عظمت اور بزرگی والا ہے۔

2۔ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ○ (الملک: آیت پہلی)

بڑی برکت والا ہے جس کے قبضہ قدرت میں سارا ملک ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

قارئین کرام! بندہ حقیر و عاجز نے صرف دو آیات پاک کے حوالے لئے۔ جن سے ظاہر ہے کہ رب تعالیٰ کا نام مبارک نہایت ہی برکات والا ہے۔ بلکہ ذات اقدس باری تعالیٰ عزوجل نہایت اعلیٰ سے اعلیٰ برکات والی ہے۔ پس مخلوق خصوصاً انسان کو لازم ہے کہ بابرکات ذات اقدس کے نام پاک کا ورد کرتا رہے۔ اور برکات حاصل کرتا رہے۔ ہمہ لحہ یادِ الٰہی میں لگا رہے۔ اپنے کام بھی کرے اور دل میں رب العزت کی یاد بھی کرے۔ جو کام کرے اللہ کے لئے کرے۔

قرآن حکیم میں بے شمار آیات میں ربِ رحمٰن و رحیم و کریم جل جلالہ کے ذکر کرنے کا حکم صادر فرمایا گیا ہے۔ صرف ایک آیت کریمہ عرض کر کے اپنی گزارش کو ختم کیا جاتا ہے۔

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ۔ پارہ دوسرا۔ آیت پاک نمبر 152 کا ایک حصہ

ترجمہ: تم میری یاد کرو (میرا ذکر کرو) میں تمہارا ذکر کروں گا۔

سبحان اللہ! انسان کی کس قدر خوش نصیبی ہے رب کائنات کو جب یاد کرے تو رب کائنات بھی اپنے بندے کو یاد کرتا ہے۔ اس میں کیسی محبت اور انس کی خوشبو پائی جاتی ہے۔

حضرت مظہر جان جاناں شہید قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

منا جاتے اگر باید بیاں کرد
بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد
محمدؐ از تو خواہم خدارا
الٰہی از تو عشقِ مصطفےٰ را
دیگر محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی
خدا سے پوچھئے شانِ محمد ﷺ

خواجہ محمد عمر بریلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ، حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رات دن تیرا تخیل ہی رہے مجھ کو مدام
ایک ساعت بھی نہ ہو تیرے سوا مجھ کو آرام
(انقلاب حقیقت)

جناب اشرف نقوی نے یوں کہا:

ذکر کرتی رہے زباں تیرا
ہے مگر ہر جگہ نشاں تیرا
(تحفہ النساء۔ سیارہ ڈائجسٹ)

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اول حمد ثناء الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اس دا نام جتارن والا ہر میدان نہ ہردا
(سیف الملوک)

مولانا غلام رسول مصنف منظوم تفسیر یوسف (علیہ السلام):

عجز کمال دی خدا دی حمدوں ہر ذرہ اقراری
دم دم لکھ لکھ لوں لوں حمدوں تھی ایہ نہ شکر گزاری
(قصص الحسنین)

تجھے تسکینِ دل پایا تجھے آرامِ جاں پایا
نہاں بھی ہے تو کیا تجھ کو جہاں ڈھونڈا وہاں پایا
(جناب محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ)

قرآن الحکیم والکریم سے بھی چند آیاتِ طیبہ وعظیمہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان میں تلاوت فرمائیے:

قرآن مجید کی کسی بھی آیت کریمہ پر شک کرنے والا مارا جاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا:

ذَالِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ ج فِيْهِ ج

ترجمہ: "وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں" ترجمہ کنز الایمان امامِ اہلسنت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

یعنی (مفہوم) اس کتابِ مقدسہ میں کوئی شک نہیں ہے۔

یہ کہاں فرمایا گیا؟ ابتدا ہی میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 2۔ پہلا رکوع۔

1۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ آخری آیت کریمہ۔ سورۃ الحشر 24:59

2۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ سورۃ الحدید آیت شریفہ نمبر 3

سبحان اللہ! یہ آیت پاک رب العزت جل شانہ کی خاص صفات بیان کرتی ہے اور یہی آیت کریمہ ہمارے ملجا و ماویٰ، امان الخائفین، دلیل المتحیرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین اول الانبیاء سید الاولین والآخرین روحِ کائنات سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت کی حامل ہے۔ آپ ﷺ اول بھی ہیں، آخر بھی ہیں، ظاہر بھی ہیں، باطن بھی ہیں، اور سبھی کچھ جاننے والے بھی ہیں۔

چشم تو بینندۂ ما فی الصدور — اقبال رحمۃ اللہ علیہ

3۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط آیتِ طیبہ نمبر 255 آیۃ الکرسی کا ایک حصہ پارہ تیسرا۔

یہ آیت الکرسی قرآن شریف میں عظیم ترین آیت مقدسہ ہے۔اور اس کے ہزاروں بلکہ لاکھوں فوائد ہیں۔جسمانی اور روحانی' ظاہری اور باطنی جملہ امراض و آلام و مصائب و مشکلات دور کرنے کے لئے اس کا ورد مجرب ہے اکسیر ہے۔بلاشبہ یقیناً ہر بیماری اور مہم کے حل کے لئے ایک بے مثل مفید ترین کنجی ہے۔

(آیت الکرسی بحوالہ قرآن وحدیث وتفسیر ہر مسئلہ میں قاری کی حفاظت فرمانے والی ہے)

عنوان نعت شریف:

نعت و مدح وثنائے سیدنا سید دو عالم سراجاً منیراً نور علیٰ نور محبّ الفقرآء والغرباء و المساکین محمد رسول اللہ احمد مصطفیٰ حبیب اللہ ہادیٔ دو عالم ﷺ

(بندہ ضعیف وعلیل کو کتب کے امور خصوصاً دورانِ تحریر وغیرہ کوئی سہارا نہیں ہے۔ہر لمحہ بے حد تکلیف جسمانی در پے ہے۔مگر الحمد اللہ، الحمد اللہ، الحمد اللہ ہزار بار کیونکہ تکلیف و مریض منجانب اللہ ہوتی ہے۔رب غفور الرحیم وکریم بندے کو اپنی یاد میں رکھتا ہے۔اس پر ہزار بار ہر لمحہ شکر کیا جائے پھر بھی کم ہے۔البتہ سہارا عظیم ترین بھی حاصل ہے۔

وہ کون سا؟ مولائے ذوالجلال والاکرام کا (اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کس کا سہارا)

پھر خیر البشر رحمت عالمیان غمخوار امت کا عظیم ترین سہارا؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سہارے کی ضرورت یوم حشر ساری مخلوق کو بھی ہوگی بلکہ جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی۔ارشادِ گرامی آنجناب سرور کائنات رسالت مآب ﷺ کا مفہوم: قیامت کے روز انبیاء بھی میری طرف تکتے ہوں گے اور میرے ہی جھنڈے تلے ہوں گے۔سبحان اللہ! امام بوصیری علیہ الرحمۃ صاحب قصیدہ بردہ شریف نے بالکل سچ فرمایا:

هو الحبيب الذی ترجی شفاعته   لكلّ هول مّن الاهوال مقتحم

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے تحریر فرمایا: ترجمہ: جب مجھ پر مصیبت کی کالی گھٹائیں چھا جاتی ہیں اور مجھے ہر طرف سے گھیر لیتی ہیں تو مجھے مصیبت کی ہولناک گھڑی میں اپنے حبیب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے بغیر اور کوئی نظر نہیں آتا۔آپ ہی مجھے پناہ دینے والے ہیں۔جب مصائب مجھ پر ٹوٹ پڑیں۔(ذکر محبوب۔از قبلہ ام خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی توکلی

مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ مدفن مزار شریف سیدا شریف متصل پھالیہ)

سید و سرور محمد ﷺ نورِ جان
مہتر و بہتر شفیع مجرماں
مہترین و بہترین انبیاء
جز محمد نیست در ارض و سماء

(مفتی عشق مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ)

دیگر

ہمہ انبیاء در پناہِ تُو اند
مقیم در بارگاہ تو اند
تو مہر منیری ہمہ اخترند
تو سلطان ملکی ہمہ چاکرند

چاکر بہ مفہوم: فرمانبردار (نہایت اعلیٰ اور بالکل درست)

محدث کشمیری جناب انور شاہ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے لکھا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مستغاث الخلق ہیں۔سب ہی بعد از خدا آپ ﷺ ہی کی التفات وکرم کے محتاج ہیں۔

مستغیث است الغیاث اے سرورِ عالی مقام

(بحوالہ ملفوظاتِ محدث کشمیری ص 210)

وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرشِ اعظم پر اجالا تھا

(قاری شبیر حیدر فاروقی)

○ سلام اے آمنہؓ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخرِ موجوداتؐ فخرِ نوعِ انسانی
○ سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
○ سلام اُس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
○ سلام اُس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اُس پر ہوا مجروح جو بازارِ طائف میں
○ سلام اُس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
○ سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دُکھ اٹھاتا تھا
سلام اُس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا
○ سلام اُس پر جو آتے حادثوں کو روک لیتا ہے
سلام اُس پر جو ہر مشکل میں بازو تھام لیتا ہے
○ سلام اُس پر وہ جس کا فیض ہر موسم میں جاری ہے
سلام اُس نور پر جس سے منور دنیا ساری ہے
○ سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
○ سلام اُس پر کہ جس کو وطن کے لوگ تنگ کرتے تھے
سلام اُس پر کہ جس کے ساتھ گھر کے جنگ کرتے تھے

التجائیں دربارگاہِ رسالت مآب ﷺ

1- جبیں میری ہو سنگِ در تمہارا یا رسول اللہ
یہی ہے اک جینے کا سہارا یا رسول اللہ

2- دکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یا رسول اللہ
خدا کا جیتے جی کر لوں نظارہ یا رسول اللہ

نوٹ: تمام اولیاء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ ''دیدارِ مرداں دیدارِ خدا''۔

پھر یہ تو یقیناً بلاشبہ درست ہے ''دیدارِ مصطفیٰ دیدارِ خدا''۔ کہاں مردانِ حق تعالیٰ اور کہاں حق تبارک وتعالیٰ کے خاص بے مثل حبیب اور باعث تخلیق کائنات سرکار دو عالم ﷺ!۔

اسی طرح اطاعت مصطفیٰ اطاعت خدا ہی ہے' کلامِ مصطفیٰ کلام خدا ہی ہے' دستِ مصطفیٰ دست خدا ہی ہے' علامہ اقبال نے تو مردِ مومن (ولی اللہ) کے ہاتھ کے بارے میں فرمایا کہ:

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ

راقم عرض کرتا ہے یہ بلاشبہ صحیح ہے۔ بمطابق حدیث شریف۔ اور حدیث بھی کتبِ صحاح ستہ میں موجود ہے۔

3- سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہؐ

آنجناب سرورِ کائنات ﷺ کی تشریف آوری کا ایک اور شاندار نسخہ جناب شاہ احمد نورانی ؒ نے یہ فرمایا:

رسول اللہؐ بھی تو آتے ہیں جہاں ہو ذکر خیر اُن کا
تو اس صورت میں گھر اپنے بلالے جس کا جی چاہے

مسجد نبوی شریف کے باہر حمام نمبر 8 کے پاس آزاد کشمیر کے ایک خطیب و امام یہ پڑھ رہے تھے جو بلاشبہ درست ہے۔ بمطابق قرآن الحکیم وکتب حدیث

کیوں کہوں یہ عطا وہ عطا چاہئے
آپؐ جیسے ہیں ویسی عطا چاہئے
اور آپؐ کو معلوم ہے کہ مجھ کو کیا چاہئے
دیگر کیا فکر کی جولانی کیا عرضِ ہنر مندی
توصیفِ پیغمبرؐ ہے توفیق خداوندی

ایک سبق:

لباس، فقر میں کچھ رہزن بھی پھرتے ہیں

اگر ہے جینا تو کچھ پہچان پیدا کر

(صوفی ظفر اقبال صاحب مدینہ منورہ فور مین بجلی گھر)

محبت سرکارِ دو عالم ﷺ؟ کسی ولی اللہ کے پاس بیٹھنے کا صلہ

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سال طاعت بے ریا

(یہاں زمانہ بمعنی لمحہ' ایک ساعت)

جب ولی اللہ کی صحبت میں بیٹھنے کا یہ انعام بے بہا ہے تو آپ ﷺ کی صحبت پاک کے انعامات کثیر کا اندازہ کوئی کرسکتا ہے؟ یہ صحابہ کرامؓ سے پوچھئے۔

شان ومقام ومرتبۂ صحابی:

جس نے ایک آن میں حضور نور علیٰ نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور کلمہ طیبہ پڑھ لیا (مسلمان ہوگیا) وہ صحابی بن گیا۔ اب وہ صحابی خواہ اسی وقت وصال فرما جائے اس کے جوڑوں کی خاک کے برابر بھی اولیاء اللہ نہیں ہوسکتے۔ یہ شان ہے یہ مرتبہ یہ مقام ہے ایک صحابی کا۔ سبحان اللہ۔

یادرہے! آج بھی (اب بھی) بلکہ قیامت تک جو شخص حرم پاک مدینہ منورہ میں روضۃ النبی ﷺ کے قریب یا یوں کہئے کہ جو خوش نصیب روضہ شریفہ کے پاس بیٹھتا ہے وہ بالکل ایسے ہی ہوتا ہے جیسے اس نے حضور رحمت عالمیان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت بابرکات و انوارات و خیرات اختیار کی اور جناب رسالت مآب ﷺ کے حضور حاضری کا شرف حاصل کیا۔ مگر صحابی وہی ہے جس نے ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھا ہو۔

یہاں سید الکونین ﷺ کے ارشاداتِ عالی شان تلاوت فرمالیں۔

1۔ روضۂ انور کی زیارت بھی آپ ﷺ ہی کی زیارت ہے۔

آپ سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوٹوک الفاظ میں فرمادیا "جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی (روضہ شریف کی) تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی (مشکوٰۃ شریف' بیہقی فی شعب الایمان)

2۔ جو شخص میری زیارت کے لئے آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا (مشکوٰۃ شعب الایمان) روضہ شریف کو دیکھنا بعینہٖ سراجا منیرا ﷺ کو دیکھنا ہے۔

اور روضہ شریف کے قریب کہیں بھی بیٹھنا خواہ ریاض الجنۃ میں بیٹھے' خواہ مواجہہ شریف میں حاضر ہو خواہ قدمین شریف میں صحبت اختیار کرے یا وہ مبارک طرف جدھر اصحاب صفہ کا مقام ہے، بیٹھے بالکل ایسا ہے جیسا کہ رحمت دو عالم ﷺ کی صحبت پاک میں حاضری دی۔ جہاں بھی جگہ ملے، جگہ لے اگر جگہ نہ ملے تو مسجد نبوی شریف میں جہاں بھی جگہ ملے حاضر ہونا سرکارِ دو جہاں ﷺ کی خدمت اقدس ہی میں حاضر ہونا ہی ہے۔ باہر جس جگہ روضہ شریف نظر آئے وہاں بیٹھ جائے۔ روضہ شریف کے دیدار سے نیکیوں سے اپنی جھولی بھر لے اور مرادیں حاصل کرلے' اور مسائل حل کروالے' جب کوئی درخواست پیش کی جائے گی شرف قبولیت سے سرفراز کی جائے گی۔ دن رات میں کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے جس میں ستر ہزار فرشتے روضہ شریف کے پاس چاروں طرف حاضر نہ ہوں۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ قیامت اس وقت آئے گی جب تمام ملائکہ کی باری باری حاضری روضہ شریف پر مکمل ہوگی۔

مناجات

بحضور جناب رسالت مآب ﷺ:

نوٹ: آل میں صحابہ کرامؓ بلکہ امت مسلمہ بھی شامل ہے۔ راقم ناکارہ

1۔ دے تبسم کی خیرات ماحول کو
ہم کو درکار ہے روشنی یا نبی ﷺ
اک شیریں جھلک' اک نوری ڈلک
تلخ و تاریک ہے زندگی یا نبی ﷺ

2۔ کام ہم نے رکھا اذکار سے
تیری تعلیم اپنائی اغیار نے
حشر میں منہ دکھائیں گے کیسے تجھے
ہم سے ناکردہ کار امتی یا نبی ﷺ

3- روح ویران ہے آنکھ حیران ہے
اک بحران تھا اک بحران ہے
گلشنوں ، شہروں ، قریوں پہ ہے
پر فشاں اک گھمبیر افسردگی یا نبی ﷺ

4- رازداں اس جہاں میں بناؤں کسے
روح کے زخم جا کر دکھاؤں کسے
غیر کے سامنے کیوں تماشا بنوں یا نبی ﷺ
کیوں کروں دوستوں کو دکھی یا نبی ﷺ

5- زیست کے تپتے صحرا پہ شاہِ عرب تیرے
اِکرام کا ابر برسے گا کب
کب ہری ہوگی شاخِ تمنا میری
کب مٹے گی تشنگی یا نبی ﷺ

6- دشمنِ جاں ہوا میرا اپنا لہو
میرے اندر عدو میرے باہر عدو
ماجرائے تحیر ہے پرسیدنی
صورتِ حال ہے دیدنی یا نبی ﷺ

7- یا نبی اب تو آشوبِ حالات نے
تیری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیئے
دیکھ لے تیرے تائب کی نغمہ گری
بنتی جاتی ہے نوحہ گری یا نبی ﷺ

نعت شریف اور استدعا

نسیما جانبِ بطحا گذر کن
زِ احوالم محمد ﷺ را خبر کن

بہ بُر ایں جانِ مشتاقم برآنجا
فدائے روضۂ خیر البشر کن
توئی سلطانِ عالم یا محمد ﷺ
ز روئے لطف سوئے من نظر کن
مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش
خدایا ایں کرم بارِ دگر کن

(مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ منظوم اشعارِ بالا:

ہوائے دیس محبوباں دے جائیں
میرا احوال حضرتؐ نوں سنائیں
ایہہ لے جا جان میری توں مدینے
کریں روضے تو صدقے اس دے تائیں
کہیں اس بادشاہ نوں یا محمد ﷺ
مرے وتے کرم دی جھات پائیں
اگے ڈٹھا اے جامی نے اوہ جلوہ
خدایا اوہ دوبارہ وی دکھائیں

(جناب محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

نعت

نوٹ: نعت عربی زبان کا لفظ ہے۔ لغوی معنے تعریف کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں وہ منظوم بیان جس میں رسالت مآب ﷺ کی تعریف کا اظہار ہو۔

نہ من برآں گلِ عارض غزل سرایم و بس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند

(حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گنبدِ خضریٰ سے چشمِ بینا انوارِ الٰہیہ کا فیض حاصل کرتی ہے۔

زا حوالم محمد را خبر کن
ز روئے لطف سوئے من نظر کن
(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

مانے گا ان کی بات خدا ، حشر میں نصیرؔ
بن مصطفیٰ خدا کو منایا نہ جائے گا
روشن رہے گا داغِ فراقِ شہ اُمم
یہ وہ چراغ ہے جو بجھایا نہ جائے گا
زندگی جب تھی یہ جینے کا قرینہ ہوتا
رُخ سوئے کعبہ تو دل سوئے مدینہ ہوتا
پہنچے کہاں کہاں نہ حبیب خدا کے ہاتھ
کونین کا ہے نظم و عمل مصطفیٰ کے ہاتھ
بیمار کے حق میں دوا بھی ہے بڑی چیز
واللہ مدینے کی ہوا بھی ہے بڑی چیز
طیبہ ہی میں جنت کی فضا دیکھ رہے ہیں
اک نور کا عالم ہر ساعت ہے جلوہ نما
روضے کی تجلی کا کیا کہنا گنبد کی فضا سبحان اللہ

☆☆☆☆

مرے آقا! ادھر بھی اک نگاہِ لطف ہوجائے
چمک اٹھے میری قسمت کا تارا یا رسول اللہ ﷺ

☆☆☆☆

نصیرؔ غمزدہ پر بھی عنایت ہو نوازش ہو

دہائی دے رہا ہے غم کا مارا یا رسول اللہ ﷺ

☆☆☆☆

ذکرِ حق یادِ نبی ، وجہ سکونِ دل
یہ سبق وہ ہے جسے یاد زمانہ کرلے

☆☆☆☆

نائب و اصحاب سرورؐ
پہلے ہیں صدیق اکبرؓ
پھر عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
بھیجئے سلام اُن پر
مرے ہاتھ آگئی ہے یہ کلیدِ قفلِ مقصد
ترا نام لے رہا ہوں مرا کام چل رہا ہے
(ماخوذ: "دیں ہمہ است")

برکاتِ نامِ محمد ﷺ

جس طرح ملتے ہیں لب نامِ محمد کے سبب
کاش ہم مل جائیں سب نامِ محمد کے سبب
تھا کہاں پہلے ہمیں حفظ مراتب کا خیال
ہم نے سیکھا ہے اب نامِ محمد کے سبب
سرورِ عالمؐ کے دم سے ہے عجم کی آبرو
محترم ٹھہرا عرب نامِ محمد کے سبب
ایک ہی صف میں کھڑے ہیں نوکر و آقا یہاں
مٹ گئی تفریق سب نامِ محمدؐ کے سبب
بوذرؓ و سلمانؓ ہوں یا مصعبؓ و عثمانؓ ہوں
ایک ہیں پرواز سبب ۔نام محمد ﷺ کے سبب

(ناظم مرکز السلفیہ)

ایک خاص درس:

وارث شاہ محبوب نوں تدوں پائیے
جدوں اپنا آپ گنوائیے
وارث شاہ او سدا ای جیوندے نے
جناں کیتیاں نیک کمائیاں نے

(حضرت پیر وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

نعتیہ شعر:

بطحا نگر دے میں جاواں صدقے
جتھے بکریاں یار چرائیاں
پلکاں نال میں دیواں جھاڑو
جتھے تلیاں پاک لگائیاں

نوٹ: خوشاب دربار بادشاہان کی جامع مسجد میں روزانہ یہ دو شعر ایک صاحب پڑھا کرتے تھے۔

کلامِ شعرائے اسلام

ہر کہ عشقِ مصطفیٰ سامانِ اوست
بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست
محمد ﷺ کے مانند جگ میں نہیں
ہوا ہے، ایسا نہ ہوگا کہیں

نعت شریف

محمد مصطفیٰ محبوب داور سرورِ عالمؐ
وہ جن کے دم سے مسجودِ ملائک بن گیا آدمؑ

غلاموں کو سریرِ سلطنت پر جس نے بٹھلایا
یتیموں کے سروں پر کردیا اقبال کا سایہ
گداؤں کو شہنشاہی کے قابل کردیا جس نے
غرورِ نسل کا، افسوں باطل کردیا جس نے
وہ جس نے تخت اوندھے کر دیئے شاہانِ جابر کے
بڑھائے رتبے دنیا میں ہر انسان صابر کے
وہ جن کا ذکر ہوتا ہے زمینوں اور آسمانوں میں
فرشتوں کی دعاؤں میں، مؤذن کی اذانوں میں
وہ جن کے معجزے نے نظمِ ہستی کو سنوارا ہے
جو بے یاروں کا یارا ہے بے سہاروں کا سہارا ہے
وہ نورِ لم یزل جو باعث تخلیق آدم ہے
خدا کے بعد جس کا اسم اعظم اسم اعظم ہے
ثنا خواں جس کا قرآن ہے ثنا ہے جس کی قرآں میں
اس پر ایماں ہے وہی ہے میرے ایماں میں

(حفیظ جالندھری)

نوٹ: شورکوٹ علاقہ کے محمد اسلم گٹی ہائی سکول میں پڑھتے تھے جن کا کھانا ہمارے گھر سے ہوتا تھا۔ وہ یہ نعت پڑھا کرتے تھے۔

نہایت معیاری متفرق نعتیہ کلام

ندانم کدامیں سخن گویمت
کہ بالا تری زانچہ من گویمت
چہ و صفت کند سعدی نا تمام
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

(سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

گر نام محمد ﷺ نہ آوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح علیہ السلام از غرق نجینا

(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزا شیتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

(غالب)

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

بابا ذہین شاہ تاجی نے فرمایا: (صحابہؓ کے بارے میں)

خوش رہیں تیرے دیکھنے والے
ورنہ کس نے خدا کو دیکھا ہے

یا اللہ! تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

یہاں راقم روتا ہے اور عرض کرتا ہے

میریاں کیتیاں دل نہ جا سائیاں
میرے جیہا کوئی گنہ گار نا ہیں
توں فضل کر فضل درکار تیرا
تیرے فضل باجھوں بیڑا پار ناہیں

مصنف "اکرامِ محمدی" منظوم عرض کرتے ہیں:

میری کار حوالے تیرے یا ستار غفارا

عدل کریں تے پکڑیاں جاواں فضل کریں چھٹکارا

(مصنف تفسیر والضحیٰ منظوم)

تیری تعلیم کا سورج نکل آیا تو مٹے
جہل و کفر و ستم و جور و جفا کے بادل
علم و حکمت کا سبق تیری زباں سے پاکر
بن گئے سعد و خرمند جہاں کے اجہل

(نظیر لدھیانوی)

عقلِ سلیم عاری و ششدر تیرے حضور

(حفیظ تائب)

عرفان و علم و فہم و ذکا تیرے خانہ زاد
اے جانِ عشق، روحِ خرد، سید الوریٰ

(حفیظ تائب)

کیونکر نہ ہو فصیح تریں اس کی گفتگو
گھٹی اسے زبانِ نبی سعد سے ملی

(عبدالعزیز خالد)

شان رسالت مآب ﷺ

حضور سید المرسلین ﷺ نے دعا کو شفاء زیست بنایا۔ بے مثل ولادتِ طیبہ تا وصال پاک شب و روز دعاؤں کے حصار میں رہے ہیں۔ حدیث شریف:۔ ا دعا دراصل عبادت ہے۔ (ترمذی حاکم بحوالہ نعمان بن بشیرؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ)

دوسری حدیث: "دعا عبادت کا مغز ہے" اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزت والی کوئی شے نہیں۔ نسائی اور حاکم میں بحوالہ حضرت سلمانؓ: ۳۔ "تمہارا رب بڑا شرم والا اور سخی ہے، جب اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے شرم آ جاتی ہے۔"

اے تحقیق کو تیرا ہر قول ضرب المثل

قرآن نے کھولا آیہ مَا یَنطِقُ سے راز
اللہ کا کلام ہے ارشادِ حضورؐ
اُمی لقب ہیں عالم مَا کَانَ مَا یَکُوْنُ
پروردگار خود ہوا استادِ حضورؐ

ارشاداتِ ذی شان:

1- "آبگینوں کو ٹھیس مت پہنچاؤ" (یعنی عورتوں سے محبت و شفقت سے پیش آؤ)
2- "دعا انبیاء کا ہتھیار ہے"
3- "کبھی کبھار ملنے جاؤ محبت میں اضافہ ہوگا"
4- "کامیابی صبر کے ساتھ وابستہ ہے۔"
5- "جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوا"
6- "حیاء ایمان سے ہے"
7- "صبر راحت و فراخی کا کلید ہے"
8- "اچھا خلق بہترین عبادت ہے"
9- "خاموشی سب سے اعلیٰ درجے کی عبادت ہے"
10- "اپنی زبان قابو میں رکھو"
11- "شیطان اکیلے انسان کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور رہتا ہے"
12- "ہدیہ بغض و عناد کو دور کر دیتا ہے"
13- "لوگ اپنے حاکموں کی طرزِ زندگی پر ہوتے ہیں"
14- "بخار موت کا پیش خیمہ ہے"
15- "پیٹ بھر کے کھانا آدمی کو بیمار کر دیتا ہے، بھوک بڑھاپا لاتی ہے۔"
16- "موت کا علاج کوئی نہیں ہے"
17- "پرہیز بہترین علاج ہے"
18- "دانائی کا سرچشمہ اللہ کا ڈر ہے"

19- "چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا"
20- "تم قرض سے بچو کیونکہ یہ رات کا غم اور دن کی رسوائی ہے"
21- "بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے"
22- "اعمال نیتوں پر منحصر ہے"
23- "لڑکیوں کو گھروں میں پابند کرنا عزت کی بات ہے"
24- "آدمی حشر میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے"
25- "دین اخلاص و خیر خواہی کا نام ہے"
26- "امیری دل کی امیری ہے"
27- "مانگنا ذلت ہے"
28- "ہر نیکی صدقہ ہوتی ہے"
29- "مر جاؤ مرنے سے پہلے"
30- "غم آدھا بڑھاپا ہے"
31- "موت کو کثرت سے یاد کرو"
32- "بہترین کام وہ ہے جو کم ہو اور ہمیشہ کیا جائے"
33- "آپ گھروں کو قبروں کی مانند نہ ٹھہراؤ"
34- "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"
35- "وعدہ ایک قسم کا قرض ہے"

(ماخوذ: حسن کلام محمد ﷺ از جناب محمد شفیع بلوچ۔ مثالی پبلشرز۔ رحیم سنٹر پریس مارکیٹ۔ امین پور بازار فیصل آباد)

جناب رسالت مآب ﷺ کی بے مثل وضاحت و بلاغت:

1- راوی عمر بن خطابؓ: "میں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا بات ہے آپ ﷺ ہم میں فصیح ترین ہیں حالانکہ آپ ﷺ ہمارے میں رہے ہیں (فنِ فصاحت سیکھنے کے لئے، آپ ﷺ کہیں تشریف نہیں لے گئے اور نہ یہاں ہی آپ ﷺ نے کسی سے فن حاصل کیا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لغط

اسمٰعیل جبرائیل لائے تھے میں نے وہ سیکھ لی تھی۔

2- دوسری حدیث مبارکہ'' آپ ﷺ نے فرمایا اس فصاحت و بلاغت سے مجھے مانع بھی کیا۔ شے ہو سکتی تھی جبکہ قرآن پاک میری زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ جس کی تعریف میں ارشاد باری ہے: بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ۔

3- حدیث شریف مبارکہ کا ایک حصہ: حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تمام عرب میں پھر چکا ہوں۔ میں نے فصحائے عرب کو سن رکھا ہے لیکن آپ ﷺ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے میرے رب نے سکھایا ہے اور بنی سعد بکر میں میں نے پرورش پائی ہے۔

4- حدیث مبارکہ'' میں تم سے زیادہ عربی جاننے والا ہوں (یعنی میں تم سے زیادہ عربی ادب کا ماہر ہوں) میں قریش سے ہوں اور پھر میری زبان بنی سعد بن بکر کی زبان ہے۔''

5- اس قسم کی ایک اور حدیث مبارکہ ہے جسے ابو سعید خدریؓ نے روایت فرمایا ہے:

اس عنوان سے ہٹ کر راقم مزید مدح و نعت میں کچھ عرض کرنے کی تمنا کر رہا ہے۔

1- معجزات و آیات جو آنجناب سرورِ کونین ﷺ کے قلبِ اطہر سے ظاہر ہوئے:

آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا گیا۔ اس بارے میں تمام کتب حدیث و تفاسیر میں یہ نورانی بیان ہے۔ خصائص الکبریٰ میں قریباً 10 احادیث ہیں۔ راقم صرف ایک دو کا مفہوم یا خلاصہ عرض کرے گا۔

'' دارمی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن اغنم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا: جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ ﷺ کا پیٹ چاک کیا۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا یہ قلب وکیع ہے' اس میں دو سننے والے کان ہیں اور دیکھنے والی دو آنکھیں۔ اب محمد ﷺ المقفّی الحاشر ہیں۔ آپ ﷺ کا خلق مضبوط ہے' آپ ﷺ کی زبان مبارک صادق ہے۔ آپ کا نفس نفسِ مطمئنہ ہے۔ (واہ سبحان اللہ۔ راقم)

قارئین کرام سے عرض کرتا ہوں کہ سورۃ الم نشرح کی پہلی آیت کریمہ کی تفسیر دو تین

تفسیروں سے مطالعہ فرمالیں۔ مثلاً تفسیر عزیزی' تفسیر ضیاء القرآن' تفسیر مظہری شریف۔

بحوالہ احادیث سینہ مبارک ایمان و حکمت سے پر کر دیا گیا۔ حضرت انسؓ نے آپ ﷺ کے سینہ بے کینہ کی سیون کا نشان دیکھا تھا (مجھے نظر آیا تھا) کہ سینہ مبارک میں مہر نبوت لگائی گئی۔ آپ سرتاپا خیر و برکت اور سرتاپا جود و عطا ہیں۔ سبحان اللہ! شق صدر کتنا عظیم الشان معجزہ ہے۔ یہ خصوصیت صرف سید الانبیاء ﷺ کے ساتھ ہی خاص ہے۔

2- آپ ﷺ نے کبھی بھی جمائی نہیں لی:

3- سماعت شریف:

'' میں وہ بھی دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے یا دیکھ سکتے۔ وہ آواز جو فرشتوں کے بوجھ سے آسمانوں سے نکلتی ہے میں سنتا ہوں۔ کسی آسمان میں چار انگلی بھی جگہ خالی نہیں مگر وہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہے۔

4- جہاں کسی کی آواز نہیں پہنچ سکتی:

وہاں آپ ﷺ کی آواز پہنچ جاتی تھی (بے تکلف)
خصائص الکبریٰ میں قریباً پانچ احادیث ہیں۔

5- عقل:

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو ابتدائے دنیا سے لے کر اس کے ختم ہونے تک جو عقل (ادراک و فہم و دانش و عقل) عطا فرمائی ہے رسالت مآب ﷺ کی عقل کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تمام ریت کے درمیان ریت کا ایک ذرہ۔

6- آپ ﷺ کے پسینہ کے اعجاز میں قریباً 10 احادیث:

کہہ دیتی ہے شوخی نقشِ پاکی
ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی ﷺ
اس پیکرِ خاکی میں کون خراماں ہے
اک نور کا دریا ہے اک حسن کا طوفان ہے

یہاں راقم ناکارہ ضعیف وعلیل صرف دو احادیث کا مفہوم لکھنا چاہتا ہے:

1۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں سوت کات رہی تھی اور رسول اللہ ﷺ اپنی نعلین شریف سی رہے تھے۔ آپ ﷺ کی پیشانی اقدس سے پسینہ ٹپکنے لگا اور آپ ﷺ کے پسینہ سے نور پھوٹ رہا تھا۔ میں یہ نظارہ حسن دیکھ کر ششدر رہ گئی۔ آپ ﷺ نے میری حیرانگی کو دیکھ کر فرمایا۔ اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا؟ کہ متعجب ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا ہے۔ (یہ تو اتنی تعجب کی بات نہ تھی) تعجب وحیرانی تو یہ ہے کہ اس پسینہ سے نور پھوٹتا معلوم ہو رہا ہے۔ اور اگر اس وقت ابو کبیر ہذلی شاعر آپ ﷺ کو دیکھ پاتا تو اسے ضرور معلوم ہو جاتا تو اس کے ان شعروں کو صحیح مصداق آپ ﷺ ہی ہیں۔ ترجمہ اشعار: (راقم اختصار سے عرض کرے گا)

شاعر اپنے محبوب کے حسن کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے میرا محبوب ہر قسم کی پلیدی سے اتنا پاک وصاف ہے کہ اس پر حیض کی پلیدی کا غبار تک نہیں پڑا۔ (حالانکہ اس سے بچنا محال ہے)

میرا محبوب اندرونی و بیرونی ناپاک اثرات سے بالکل پاک ہے۔ اور جب میں اس کے چہرہ کے حسن کی طرف دیکھتا ہوں تو جیسے موسلا دھار بارش برسنے والے سیاہ بادل سے بجلیاں کوندتی ہوئی آنکھوں کو چندھیا اور خیرہ کر دیتی ہیں ایسے میرے محبوب کے چہرے میں حسن کی بجلیاں کوندتی ہوئی نظر آ رہی اور آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہیں

اس پیکرِ خاکی میں کون خراماں ہے
اک نور کا دریا ہے اک حسن کا طوفاں ہے

میرا یہ تاثر دیکھ کر رسالتمآب ﷺ نے اپنا کام وہیں چھوڑا اور میری طرف آ کھڑے ہوئے اور فرطِ مسرت سے میری پیشانی کو چوم لیا (کتنی خوش نصیب ہے حضرت عائشہ۔ کروڑوں لاکھوں رحمتیں نازل ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر) اور فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا جَزَاكِ اللهُ خیراً۔ جس حقیقت شناس نظر سے تو نے مجھ دیکھ کر میرا ذکر کیا ہے جتنا آج تیری اس کلام سے میں خوش ہوا ہوں اتنی خوشی مجھے کبھی نہیں آئی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اس کو روایت کرنے والے محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

2۔ راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ایک آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور یوں عرض پرداز ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میری مدد کریں۔ آپ ﷺ نے سن کر فرمایا: میرے پاس اس وقت تو کچھ نہیں البتہ ایسے کرو کہ کھلے منہ والی شیشی اور کسی درخت کی ایک ٹہنی لے آؤ چنانچہ وہ یہ دونوں چیزیں لے کر حاضر ہو گیا۔ رسالت مآب ﷺ اپنے دونوں بازوؤں سے پسینہ پونچھ کر شیشی میں ڈالتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ شیشی بھر گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے لے لو اور اپنی بیٹی سے کہہ دینا کہ اس لکڑی کو شیشی میں ڈبو کر اس سے خوشبو لگا لیا کرے۔ جب وہ خوش نصیب لڑکی اس سے خوشبو لگایا کرتی تو تمام مدینہ شریف والے اس خوشبو کو سونگھتے یعنی یہ خوشبو تمام اہل مدینہ کو مہکا دیتی اس بنا پر ان کا نام ہی بیت المطیبین ہی رکھ دیا یعنی خوشبو والوں کا گھر۔ سبحان اللہ!

7۔ قد مبارک:

آپ درمیانہ قد کے معلوم ہوتے لگتے۔ جب دُبلے آدمیوں کے درمیان چلتے تو آپ ﷺ ان دونوں سے لمبے معلوم ہوتے تھے۔ لوگوں کے اجتماع میں بیٹھے ہوئے تو تمام لوگوں سے آپ ﷺ کے مونڈھے اونچے نظر آتے۔ (ہر صورت آپ ﷺ کی بلندی و رفعت جو آپ ﷺ کا خاصہ تھی ہر جگہ نظر آتی)۔ راوی عائشہ صدیقہؓ

8۔ سایہ مبارک نہیں دیکھا گیا:

9۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی:

10۔ بال مبارک:

آپ ﷺ نے عمرہ کیا۔ پھر اپنا سر منڈوایا۔ تو لوگ آپ ﷺ کے بال بطور تبرک لینے کے لئے آپ ﷺ کے بالوں کے ارد گرد ٹوٹ پڑے۔

11۔ خون مبارک:

راوی عبداللہ بن زبیرؓ: آپؓ رسالتمآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو اس وقت آپ ﷺ پچھنے لگوار ہے تھے۔ جب آپ ﷺ فارغ ہو چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے

عبداللہ! یہ خون لے جاؤ اور اسے ایسی جگہ بہا آؤ پھینک آؤ جہاں کوئی تمہیں دیکھ نہ سکے۔ لیکن انہوں نے اسے پی لیا۔ جب واپس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نے اس خون کا کیا کیا۔ انہوں نے عرض کیا آپ ﷺ کے حسب الارشاد ایسی مخفی جگہ ڈالا جس کے متعلق مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیشہ لوگوں سے مخفی رہے گا۔ آپ ﷺ فرمایا شاید تو نے پی لیا ہے۔ میں عرض کی: ہاں! تجھ سے لوگوں کو جو نقصان پہنچے گا (جنگ میں۔ راقم) اس سے لوگ خود اندازہ لگا لیں گے کہ جو طاقت تم میں آ گئی ہے وہ اس خون کی برکت سے ہے۔ (بزاز ابو یعلی طبرانی حاکم بیہقی)

خون مبارک پیا بوجہ غلبۂ محبت و عقیدت۔ نوٹ: خون مبارک کے اور بھی اعجاز ہیں مگر راقم بوجہ شدید علالت اس پر اکتفا کرتا ہے۔

12۔ قدم شریف:

نقش قدم پورے کا پورا جمتا۔

13۔ رفتار:

(آپ ﷺ کی رفتار تو شب معراج انبیاء نے دیکھی۔ حیران رہ گئے۔ راقم) آپ ﷺ کے لیے زمین سمٹ جاتی۔ ہر ایک سے تیز چلتے۔

14۔ نیند مبارک:

''میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوا''۔ بے شمار احادیث۔ بے شمار راوی۔

15۔ آپ ﷺ کو کبھی بھی احتلام نہیں ہوا۔

16۔ چھوٹی خوشبو اور بڑی خوشبو:

راوی عائشہؓ: جب آپ ﷺ بیت الخلاء تشریف لے جاتے۔ (تو آپ ﷺ کے واپس آنے پر) میں آپ ﷺ کے یہ اثرات دیکھنے کے لیے وہاں جاتی لیکن میں وہاں کچھ بھی نہ دیکھتی۔ سوائے اس کے کہ میں وہاں ایک پاکیزہ خوشبو پاتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہمارا جسم جنتیوں کے ارواح کی طرح پیدا کیے گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے جسموں سے خوشبو نکلتی ہے۔ زمین (اسے تبرک سمجھ کر) نگل جاتی ہے۔ یہ حدیث اور

دو دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔ کئی سندات ہیں۔ بے شمار راوی ہیں۔

17۔ چھوٹی خوشبو یعنی بول شریف:

ام ایمنؓ نے پیا۔ آپ ﷺ ہنس پڑے اور تبسم کناں فرمایا۔ آج کے بعد تمہارے پیٹ میں کبھی درد نہ ہوگا۔ برکت نامی خاتون نے بھی جو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتی تھی۔ اور کبھی بیمار نہ ہوئی۔

18۔ اخلاق کی تعریف میں:

پورے سولہ صفحات ہیں۔ راقم ناکارہ شدید بیمار رات 11:25 کیا نقل کرے یا لکھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک ایسے خوشبودار تھے جیسے عطر فروش کے ڈبے سے نکلے ہوں۔ ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار۔

19۔ اسمائے گرامی:

آپ ﷺ کے اسمائے گرامی بہت زیادہ ہیں۔ جو آپ ﷺ کی ذات گرامی کے شرف و مجد پر دلالت کرتے ہیں۔ اس بارے میں راقم نے اپنی کتاب ''بے مثل ولادت طیبہ (520 صفحات۔ زاویہ پبلشرز لاہور نے شائع کی ہے) میں ایک مکمل باب باندھا ہے۔ مطالعہ فرمائیے اور یقین و ایمان و نجات کی دولت حاصل کیجئے۔ راقم

20۔ والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے اشعار:

جب آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ ولیہ کاملہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ سلامہ اللہ علیہا کا وصال ہونے لگا تو آپؓ نے جناب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی عمر اس وقت پانچ سال اپنے پاس دیکھ کر اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے: میرے پیارے نور نظر اللہ تعالیٰ تجھے برکتوں سے نوازے۔ اے میرے پیارے لعل تم ان کبوتر کے پاکیزہ بچوں کی طرح جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔ اللہ کی حمد کرتے ہوئے پیدا ہوئے۔ اور تیروں کی قرعہ اندازی سے سوچنے والے اونٹ تمہارے لئے فدیہ دیئے گئے تھے۔ تمہارے بارے میں جو میں نے خواب دیکھا ہے اگر وہ صحیح

ہے تو یاد رکھو تم مخلوق کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے معبوث کیے جاؤ گے۔تم کو حلال و حرام کا فیصلہ کرنے کے لئے معبوث کیا جائے گا۔تم حقائق اسلام کے ظاہر کرنے کے لیے معبوث ہوئے۔تمہارا دین تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی دین ہے۔ہر زندہ آخر کار مرنے والا ہے۔میرے لختِ جگر اب میرا آخری وقت البتہ میرا ذکر ہمیشہ رہے گا۔مجھ سے ایک نہایت پاک فرزندِ ارجمند پیدا ہوا ہے۔اس کے بعد آپؓ نے وصال فرمایا۔

نوٹ: جو اشعار اپنی وفات سے قبل سیدہ آمنہؓ نے کہے ان میں اپنے شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر ہے چار اشعار دو عربی متن ''رحمتہ للعلمین جلد دوم ص 95 پر جناب قاضی سلمان منصور پوری نے بھی نقل فرمائے ہیں۔بحوالہ طبقات ابن سعد جلد اول۔ان میں جناب عبداللہ علیہ السلام کی صفات کا بھی ذکر ہے۔

راقم نے اوپر جن اشعار کا ترجمہ لکھا ہے یہ ابو نعیم نے بطریق زہری ام اسماء بنت ابی زہم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے۔یہ بوقت وفات حضرت آمنہؓ کے پاس موجود تھیں۔

راقم نے یہ سارا بیان ذکر خیر الوریٰ ﷺ ترجمہ خصائص الکبریٰ مصنف امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے لیا ہے۔مترجم

میرے حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی قدس سرہ العزیز ہیں۔وصال 10 مئی 1974ء۔مزار پر انوار شریف آستانہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ۔سیدا شریف نزد پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین)

21۔ابوطالب:

ابوطالب جناب رسالتمآب ﷺ کے وسیلہ سے بارش مانگتے تھے۔جناب ابوطالب نے آپ ﷺ کی شان میں شعر بھی کہے جن کا ترجمہ:

کتنا خوبصورت' کتنا حسین' دلکش چہرہ جس کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے جو یتیموں کا ملجا اور بیواؤں کا ماویٰ ہیں۔

آل ہاشم ہلاکت سے اس کی پناہ میں آ جائیں گے اور قریش اس کی وجہ سے ایک نعمت

اور بے شمار خوبیوں میں ہیں۔

22۔اعلان نبوت سے قبل:

اعلان نبوت سے قبل آپ ﷺ کی قوم آپ کی تعظیم کرتی۔آپ ﷺ سے فیصلے کراتی۔دعاؤں کے لیے التماس کرتی۔یہاں تک کہ آپ ﷺ کا نام ہی امین رکھ دیا۔

23۔گہوارہ میں باتیں:

جناب رسالت مآب ﷺ گہوارہ میں باتیں کرتے۔گہوارہ میں چاند سے سرگوشی کرتے۔انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔جس طرف اشارہ کرتے چاند ادھر جھک جاتا۔

24۔گہوارہ:

گہوارہ میں آپ ﷺ کلام بھی فرماتے۔پنگھوڑا ملائکہ ہلایا کرتے تھے۔کلام یہ ہوتا تھا:

اللہ اکبر کَبِیْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً۔

25۔آپ ﷺ صرف دائیں چھاتی سے دودھ پیتے۔بائیں چھاتی سے نہ پیتے۔آپ کے عدل کی نشانی ہے کیونکہ آپ ﷺ کو یہ علم تھا کہ آپ کی رضاعت میں ان کا ایک اور بھی شریک ہے۔

(ماخوذ۔ذکر خیر الوریٰ ﷺ المعروف بہ خصائص الکبریٰ)

قابل توجہ!

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں چند فقرے لکھنا آخرت کی نجات کا وسیلہ ہے۔(امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ و رحمۃ اللہ علیہ)

☆ کوئی بھی خود کو آپ ﷺ کی رحمت سے مستغنی ثابت نہیں کر سکتا۔(رحمۃ للعلمین جلد سوم)

☆ آپ ﷺ تشریف لائے تا کہ کل عالم پر رحمت کریں۔(روح صدق جلد دوم 107)

☆ ولادتِ عیسیٰ علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام کا تفصیلی ذکر قرآن مجید میں ہے سیدہ مریم علیہا السلام کا بھی۔تو پھر ہم میلاد کیوں نہ منائیں؟ (راقم)

☆ بحوالہ سیرت سرور عالم ﷺ جلد دوم ص ۹۴ مصنف شیخ مودودی صاحب سیدہ آمنہؓ

فرماتی ہیں "میں جدھر نظر کرتی تھی نور ہی نور نظر آتا تھا۔"

(بوقت بے مثل ولادتِ طیبہ روحِ دو عالم ﷺ)

نعت شریف

نام احمد لیا تو لگے جھومنے عاشقوں کے قرینے کی بات ہے
بن کے سائل وہاں انبیاء بھی کھڑے ہمسفیر و مدینے کی بات
ہے
جس کو ختم نبوت کا رتبہ ملا جس کی ضو سے سارا جہاں منور ہوا
دونوں عالم کو جس نے منور کیا آمنہ کے نگینے کی کیا بات ہے
لیلۃ القدر کا ہے بڑا رتبہ مانا کہ بڑا شان ہے عید کا
جس میں تشریف لائے میرے مصطفیٰ اس مبارک مہینے کی کیا
بات
ہے
بھیک لیتے ہیں جہاں سے شاہ و گدا جو مدینے میں ہر دم رہتا کھلا
اس عطاؤں کے مرکز پہ قربان میں اس کرم کے خزینے کی کیا
بات
ہے
جس نے روشن صائم جہاں کر دیئے علم جس میں خدا نے سبھی بھر
دیئے
مصطفیٰ کے چہرے کی کیا بات ہے کملی والے کے پسینے کی کیا
بات
ہے

ارشاداتِ قدسیہ از حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

1۔ تمام ہمت احکام شرعی بجالانے میں صرف کرنی چاہئے۔

2۔ جو بات کل قیامت کے دن کام آئے گی وہ صاحب شریعت خیر البشر ﷺ کی متابعت ہے۔

3۔ تمام سعادتوں کا سرمایہ سنت مطہرہ کی تابعداری ہے۔

جب تک اطاعت نہ ہو ان کی دعویٰ محبت کچھ بھی نہیں
اعمال شہادت دیں نہ اگر دعویٰ الفت کچھ بھی نہیں

واقعہ غزوۂ احد:

ایک صحابیہؓ کا باپ، بھائی، شوہر شہید ہو گئے۔ صحابیہؓ نے صرف یہی پوچھا کہ حضور رحمت عالم ﷺ کیسے ہیں؟ بتایا گیا کہ آپ ﷺ بخیریت ہیں۔ خاتون نے کہا "آپ کے ہوتے ہوئے ہر ایک مصیبت ہیچ ہے" (سیرت ابن ہشام)

تو سلامت ہے تو سب ہیچ ہیں رنج و الم

کلامِ مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ:

تخت ہے ان کا تاج ہے ان کا
دونوں جہاں میں راج ہے ان کا
جن و ملک میں ان کے سپاہی
رب کی خدائی میں ان کی شاہی
اونچے اونچے یہاں جھکتے ہیں
سارے انہیں کا منہ تکتے ہیں
کعبہ کی زینت انہی کے دم سے
طیبہ کی رونق ان کے قدم سے
رحمت دو عالم نورِ مجسم
صل اللہ علیہ وسلم

لعابِ مبارک کے معجزات:

1۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کی ایڑھی پر سانپ ڈس جائے تو لعاب مبارک لگانے سے ساری تکلیف فوراً رفع ہو گئی۔ (غار ثور میں۔ جہاں راقم نے دو بار حاضری دی ہے)

وہ دیکھو تو غار کا منظر کون ہے بیٹھا گود میں لے کر

سرورِ عالم ﷺ کا سرِ اقدس سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

2۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی دکھتی آنکھوں پر لعاب شریف لگانے سے درد وغیرہ ختم ہوا۔

3۔ کڑوے پانی والے کنویں میں لعاب مبارک ڈالنے سے پانی ہمیشہ کے لئے میٹھا ہوگیا۔

4۔ ایک صحابیؓ کی آنکھ جاتی رہی لعاب مبارک لگانے سے مکمل طور پر درست ہوگئی۔

5۔ ایک صحابیؓ کی پنڈلی کا گہرا زخم لعاب مبارک سے ٹھیک ہوگیا۔

6۔ بھوکے اور پیاسے کے منہ میں لعاب ڈالنے سے بھوک اور پیاس ہمیشہ کے لئے ختم ہوجاتی۔

7۔ جس کے منہ میں لعاب پاک ڈالا وہ ہمیشہ کے لئے تقریر میں بے مثل ہوگیا۔

(بحوالہ کتب حدیث)

کون صدیق اکبرؓ:

قصرِ صداقت کا شہنشاہ، منبع صدق وصفا، معدنِ جود وسخا، ساکنِ مزارِ مصطفیٰ ﷺ زینت دربارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلیفہ اول، واقف اسرارِ نبوت، سرچشمۂ کمالاتِ رسالت، صدرِ دین وملت، یارِ غار، ساتھی مزار، افضل البشر بعد از انبیاء بالتحقیق......

یار کے نام پہ مرنے والا سب کچھ صدقہ کرنے والا
منزلِ عشق و صدق کا رہبر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
بعد از انبیاء بزرگ توئی قصہ مختصر

نماز باجماعت:

فیصلہ فاروقِ اعظمؓ: ایک دن حضرت عمر فاروقؓ نے نماز فجر کے بعد اصحابؓ کی طرف نگاہ کی۔ ایک آدمی موجود نہ پایا۔ حاضرین سے پوچھا۔ جواب ملا کہ وہ رات کو عبادت میں رہتا ہے۔ شاید اس وقت سو گیا ہوگا۔ آپؓ نے فرمایا: اگر وہ تمام رات سویا رہتا اور نماز فجر باجماعت ادا کرتا تو اس کے لئے یہ بہتر ہوتا۔ (بحوالہ مکتوب شریف امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ)

محبت:

خیر البشر ﷺ کی محبت ہی ایمان ہے، محبت ہی رکن اسلام ہے، محبت ہی شرطِ ایمان ہے، محبت کی دلیل: فرمانبرداریٔ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

دونوں عالم میں مطلوب گر تجھے آرام ہے
ان کا دامن تھام لے جن کا محمد نام ہے
محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اس میں ہو ذرا خامی دین نامکمل ہے
حج اچھا نماز اچھی روزہ اچھا زکوٰۃ اچھی
پر اس کے باوجود میں مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا
مشکل جو سر پہ آ پڑی وہ تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود و سلام
بر محمد می رسانم صد سلام
آں شفیعِ مجرماں یومُ القیام

عظیم شعرائے اسلام کا نعتیہ کلام

وہ دانائے سبل مولائے کل ختم الرسل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

(علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

دھو منہ ہزار پانی سے سو بار پڑھ درود
تب لے تو اس چمنستان کے پھول کا نام
(میر تقی میر رحمۃ اللہ علیہ)

جو چاہے پاک ہو
پیرو ہو اصحابؓ محمد ﷺ کا
(مرزا رفیع سودا)

صَلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمدٍ
ہے خطِ نسخ سے لکھا شہپر جبریل پر
انشا اگر نجات تو چاہے تو پڑھ یہ رات دن
صَلِّ علیٰ رسولنا صلِّ علیٰ محمدٍ
(انشاءاللہ خان۔ انشا)

قرآن میں جب کہ خود ہو ثنا خوان تیرا خدا
کیا تاب پھر قلم کو کچھ کر سکے رقم
سیّدا! انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی
ہم نے روضہ کو تیرے روضۂ رضواں پایا
تیرے دروازہ کی ہے خاک وہ اکسیر شفا
کہ جسے ہم نے ہر اک درد کا درماں پایا
(بہادر شاہ ظفر متوفی 1862ء)

آخر ہے مگر سب سے مقدم ہے محمد ﷺ
ایسا کوئی محرم نہیں اسرارِ احد کا
حال اس سے ہے پوشیدہ ازل کا نہ ابد کا
اس شاہ ﷺ کے ہیں خوانِ کرم پہ سبھی مہماں
وہ اصل ہے اور فرع ہے سب عالمِ امکاں
تھا خلق دو عالم سے وہی مقصد یزداں

باطن میں بھی فیض اس کا ظاہر بھی وہی ہے
اول بھی وہی سب سے آخر بھی وہی ہے
(میر انیس متوفی 1874ء)

یا نبی یک نگہہ لطیف بر امی و ابی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
مدد اے خضر کرامت کہ نہیں پائے ثبات
ماہم تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
خود کہا ابن ذبیحین تو ظاہر میں کیا
جوہر پاک کی خوبی ہے فرشتوں سے سوا
سر سے پاؤں تلک نورِ خدا نامِ خدا
نسبتے نیست بہ ذات تو نبی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی
(حکیم مومن خان مومن متوفی 1851ء)

تم شہ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفےٰ ﷺ
سر گروہِ مسلمین ہو یا محمد مصطفےٰ ﷺ
احمد مختار ہو تم یا شہ ہر دوسرا
ہے تمہارے حکم کے تابع قدر بھی اور قضا
ہے تمہاری ذات والا منبع لطف و عطا
دو جہاں میں ہے فقط ہم کو تمہارا آسرا
یاں بھی تم، واں بھی تمہیں ہو یا محمد مصطفےٰ
(نظیر اکبر آبادی متوفی 1830ء)

وصف کیا ہو بیاں محمد کا
ہے خدا مدح خوان محمد کا

بال جلتے ہیں واں فرشتوں کے
ہے گزر گہہ جہاں محمد کا
صلوٰۃ اُس سرورِ والا گہر پر
جبیں ساں ہیں فرشتے جس کے در پر
ہوگیا دو جہاں میں بیڑا پار
صدق سے جب کہا رسول اللہ ﷺ
(میری مہدی حسن مجروح)

خدا جس کی کرے خود میزبانی
کہو کیسا معزز مہمان ہے
ہوا ثابت یہ پیدائش سے اُس کی
خدا بندوں پر اپنے مہربان ہے
محمد افتخارِ مرسلین ہے
محمد پیشوائے انس و جان ہے
اغثنی یا رسول اللہ اغثنی
بہت رنجوں میں جانِ ناتوان ہے
محفل قرب کی خبر کس کو
واں تو اللہ یا محمد ہے
محمد کہتے ہی ہوتی ہے تسکینی
عجب یہ نام بھی نامِ خدا ہے
(میری محمد حسن مجروح)

داغ ہے روزِ قیامت مری شرم اس کے ہاتھ
میں گناہوں سے محجوب ہوا خوب ہوا
(داغ متوفی 1905ء)

پیشوائے انبیاء و مقتدائے اولیاء
رہنمائے اولین و آخرین پیدا ہوئے
(امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ)

دل سے کہتا ہوں نامِ احمدؐ کا
ورد ہے صبح و شام احمدؐ کا
بزم میلاد کا ادب ہے ضرور
ہے یہ دربارِ عام احمدؐ کا
اولیا و انبیا محشر کے ہاں
سب کریں گے اقتدائے مصطفےٰ
سن سن کے رسولانِ سلف جس کو ہیں حیراں
وہ قرب ہوا شہہ کو میسر شبِ معراج
نور ان کا مقدم ہے ظہور ان کا مؤخر
اول میں بھی آخر میں بھی خیر ورا خاص
وہی ناجی ہے جو ہے خاکِ پائے احمدِ مرسل
کلید بابِ جنت ہے ولائے احمد مرسل

~ ~ ~ ~ ~ ~ ~ ~ ~

خلق کے سرور شافعِ محشر ﷺ
مرسل داور خاص پیمبر ﷺ
نور مجسم نیرِ اعظم سرورِ عالم مونسِ آدم
نوحؑ کے ہمدم خضر کے رہبر ﷺ

فخرِ جہاں ہیں عرش مکاں ہیں شاہِ شہاں ہے سیفِ زماں ہیں
سب پہ عیاں ہیں آپ کے جوہر ﷺ
بحرِ سخاوت، کانِ مروت آیۂ رحمت شافعِ امت
مالکِ جنت قاسم کوثر ﷺ
(امیر مینائی متوفی 1900ء)

موت ہے سر پہ کھڑی یا رحمت اللعالمین
ہے مصیبت کی گھڑی یا رحمت اللعالمین
آپ ہیں مشکل کشا امت کو کچھ پروا نہیں
لاکھ مشکل ہو پڑی یا رحمتہ اللعالمین
مجھے جلدی مدینے میں طلب کر لیجئے
سخت ہے اک اک گھڑی یا رحمتہ اللعالمین

~~~~~~~~~~~

نہیں آسرا کوئی ہمارا یا رسول اللہ ﷺ
تمہارے ہیں تمہارا ہے سہارا یا رسول اللہ ﷺ
نگاہِ لطف سے ہو اک اشارہ یا رسول اللہ ﷺ
دکھا دو اک جھلک رُخسار کی مشتاق کو اپنے
چمک جائے مقدر کا ستارا یا رسول اللہ ﷺ

~~~~~~~~~~~

آپ ہیں شافع امم عام ہے آپ کا کرم
میں ہوں بہت شکستہ حال میری خبر بھی لیجئے
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
(الطاف حسین حالیؔ)

ذکرِ رسول پاک ہے فخرِ زبانِ انس و جن
روح کو اس سے ہے سرور قلب ہے اس سے مطمئن
(اکبر حسین اکبر الہٰ آبادی متوفی 1921ء)

نامِ نامی اسمِ گرامی:

ہے یہ وہ نام خاک کو پاک کرے نکھار کر
ہے یہ وہ نام خار کو پھول کرے سنوار کر
ہے یہ وہ نام ارض کو کردے سماء ابھار کر
(سما بمعنی آسمان)
اکبر اسی کا ورد تو صدق سے بے شمار کر
یا محمد محمد کئے جا
زندگی کو اپنے سنوارے جا
(راقم)

خیالِ غیر کو دل سے مٹا دو یا رسول اللہؐ
خرد کو اپنا دیوانہ بنا دو یا رسول اللہؐ
(حسرت موہانی متوفی 1950ء)

حسرت اگر رکھے ہے تو بخشش حق کی آرزو
وردِ زباں رہے سدا صل علیٰ محمدؐ
مرکزِ عشقِ دل کشا مصدر حسن جاں فزا
صورت و سیرتِ خدا صل علیٰ محمدؐ
مونسِ دل شکستگان پشت پناہِ خستگان
شافعِ عرصۂ جزا صل علیٰ محمدؐ
عجب بہار ہے صل علیٰ مدینے کی
جو یاد رہتی ہے صبح و مسا مدینے کی

اے کہ ترا جمال ہے زینتِ محفلِ حیات
دونوں جہاں کی رونقیں ہیں تیرے حسن کی زکات
تیری جبیں سے آشکار پر تو ذات کا فروغ
اور تیرے کوچ کا غبار سرمۂ چشمِ کائنات
بارگاہِ الست سے بخش دیئے گئے تھے
سب ملکی تصرفات سب فلکی تجلیات

☆☆☆☆☆

زمانے میں چمکا ہے نام محمد ﷺ
ہوئی رد کشِ صبح شام محمد ﷺ
نہ پہنچے وہاں جبریل امیں بھی
بلند اس قدر ہے مقام محمد ﷺ
مرا منہ لیا چوم روح الامیں نے
لیا میں نے جس وقت نامِ محمد ﷺ

(ظفر علی خان)

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمہیں تو ہو

شبِ معراج:

عشق ہوا ہماں حسن کے گھر آج کی رات
جذبۂ دل ہے باغوشِ اثر آج کی رات
اپنے اللہ سے ملنے کے لئے جاتا ہے
اپنے اللہ کا منظورِ نظر آج کی رات
کہکشاں جلوہ فشاں ہے کہ اسی رستے سے
ہونے والا ہے محمد کا گزر آج کی رات

مل گئی دونوں جہانوں کے خزانوں کی کلید
اپنے معراج کو پہنچا ہے بشر آج کی رات

اسمِ پاک محمد ﷺ:

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کردے

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

ہے تری ذات مبارک حل مشکل کے لئے
نام ہے تیرا شفا دکھے ہوئے دل کے لئے

☆☆☆☆☆

تیرے در کی جسے روشنی مل گئی
اس کو کون و مکاں کی خوشی مل گئی

نعت شریف

محبوبِ خدا کا نام حسین ہر غم کا سہارا ہوتا ہے
وہ نامِ مقدس صل علیٰ ہر درد کا چارا ہوتا ہے
سب بگڑے کام سنورتے ہیں تقدیر بدلتی ہے اُس کی
سرکارِ دو عالم کو جس نے مشکل میں پکارا ہوتا ہے
تسکینِ دل و جان ہوتی ہے چھٹ جاتے ہیں بادل غم کے
جب اُن کا خیال آجاتا ہے رحمت کا اشارا ہوتا ہے

(حافظ لدھیانوی مرحوم)

سکونِ دامن کا مظہر میرے آقا کی بستی ہے

ہے جس کا نقش ہر دل پر میرے آقا کی بستی ہے
ہے یکتا اپنی عظمت میں مقام اس کا ہے لاثانی
دو عالم سے ہے جو بڑھ کر وہ میرے آقا کی بستی ہے
وہ جس کی ایک جھلک سے ظلمتیں کافور ہوتی ہیں
جو بستی نور ہے یکسر میرے آقا کی بستی ہے
نزولِ قدسیاں اس پر سلامِ عرشیاں اس پر
ہے جس پر رحمت داور میرے آقا کی بستی ہے
مرادیں لے کے جاتے ہیں سبھی اس آستانے سے
نگاہِ شوق ، کا محور میرے آقا کی بستی ہے

(حافظ لدھیانوی مرحوم)

☆☆☆☆☆☆☆

وہ ارضِ مقدس ملک عرب عین حقیقت جلوۂ رب
قربان ہیں اس پر ساتوں فلک
وہ فرشِ زمین پہ عرش لقب
نظر آتا ہے اونچا آسمانوں سے تیرا گنبد
عرش معظم تیری تربت کا سایہ ہے

☆☆☆☆☆

یہ وہ مٹی ہے جس میں آپؐ کے قدموں کی خوشبو ہے
یہاں پر سانس لے لینا عبادت سے بھی بالا ہے
دنیا کے ولی ہم نے تیرے در پہ کھڑے پائے
جبریلؑ بھی آتے ہیں اس در پہ غلامانہ

☆☆☆☆☆

خدا کی ذات بھی انسان کے اندر ہے قلب خدا کے گھر کا دروازہ ہے

(حضرت صاحب سیدی رحمۃ اللہ علیہ)

چوں روا باشد انا اللہ از درخت
کے روا نبود چوں گوید نیک بخت

نعت شریف

رحمت برس رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
ہر شے میں تازگی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
ہر اک یہاں بھر رہا ہے دامنِ مراد
مخلوق آ رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
آتے ہیں بخشوانے گنہ گار گناہوں کو
قسمت بدل رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
دولت سکون کی ہر جگہ ہم ڈھونڈتے رہے
آخر یہ مل گئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

☆☆☆☆☆

ارشاد خواجہ صدیق احمد ہاشمی سیدی رحمۃ اللہ علیہ: "دکھ اور درد ہمارا اندرونی علاج ہے لیکن ہم اسے مرض سمجھتے ہیں۔"

جگر زندگی بڑے لطف سے کٹ رہی ہے
آہ و زاریاں ہیں ستم کاریاں ہیں
زغفلت دل شود تاریک و دیجور
زِ یادِ دوست دل نورٌ علیٰ نور

اعلیٰ اشعار:

آ کملی والیا میرا دل بے قرار ہے
آنکھوں میں یا محمد تیرا انتظار ہے

(راقم)

چڑھ چندا کر روشن خانہ ہوون دور اندھیرے
وچہ اڈیکاں راہی تکن شوق جہاں نوں تیرے
ساقی آب طہور طلب دا جام مزے بھر پائیں
دریا ذوق محبت والا گھٹ ڈِلے وچہ جائیں

(مولانا غلام رسول عالپوری)

جنوں مخفی خزانے دی طلب ہووے
اوہ محمد دے در دی گدائی کرے
جو محمد دے در دی گدائی کرے
اوہ دو عالم دے وچہ شہنشاہی کرے

(شاعر نامعلوم)

کلام خواجۂ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ:

مہ دل چو کرد منزل جانان ما محمد
صد در کشاد در دل از جانِ ما محمد
مستغرق گنا ہیم ہر چند عذر خواہیم
بشر مردہ چو گیا ہمیم بارانِ ما محمد
ما طالب خدائیم بر دینِ مصطفائیم
بر در گہش گدائیم سلطانِ ما محمد
در باغ و بوستانم دیگر مجو معینے
با غم بس است قرآن بستانِ ما محمد ﷺ

حضرت مولانا جامی قدس سرہ کا کلام دعائیہ واستدعا بدرگاہ:

شفیع المذنبین ﷺ!

تنم فرسودہ جاں پارہ زِ ہجراں یا رسول اللہ!
دلم پژ مردہ آوارہ زِ عصیاں یا رسول اللہ!

شب و روزِ شکیبائی زحد گشتم تمنائی
بہ خلوت سوئے من آئی خراماں یا رسول اللہ!
چوں سوئے من گزر آئی من مسکین ز ناداری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ!
ز کردہ خویش حیرانم سیاہ شد روزِ عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیماں یا رسول اللہ!
زجام حب تو مستم زنجیرِ تو دل بستم
نمے گویم کہ من ہستم سخن داں یا رسول اللہ!
چوں اندر نزع در مانم رود از تن بروں جانم
نگاہ داری تو ایمانم ز شیطاں یا رسول اللہ!
چوں اندر حشر برخیزم بد امانِ تو دل ریزم
ز دیدہ خونِ دل ریزم خراماں یا رسول اللہ!
چوں بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہ گاراں
مکن محروم جامی را دراں یا رسول اللہ!

والدین کا ادب:

ایک دن نبی ﷺ نے حلقۂ احبابؓ میں لفظ
دہرائے تین بار کہ "ناک اس کی کٹ گئی"
اصحابؓ نے کہا یہ کم بخت کون ہے؟
توقیر جس کی حضرتِ باری میں گھٹ گئی۔
ارشاد یوں ہوا کہ وہ فرزندِ نا خلف
گھر جس کے جنت آئی اور آ کر پلٹ گئی
ماں باپ کا جسے نہ بڑھاپے میں ہو خیال
اُس نا سعید بیٹے کی قسمت الٹ گئی

(مولانا ظفر علی خان مرحوم)

نعت شریف

کملی والے میں قربان تیرے نام پر
سب کی بگڑی بنانا تیرا کام ہے
ساقیا جان قربان تیرے نام پر
ہو نگاہِ کرم اپنے خدام پر
چھوڑ دی ہم نے کشتی تیرے نام پر
اب کنارے لگانا تیرا کام ہے
ظلم جانوں پہ جب بے بہا کردیئے
جرمِ عصیاں شہا حد سے بڑھ گئے
تیرے مجرم تیرے در پہ حاضر ہوئے
اب انہیں بخشوانا تیرا کام ہے
تو نے قطروں کو دیکھا تو گہر کردیا
تو نے ذروں کو دیکھا تو زر کردیا
تو نے حبشی کو رشکِ قمر کردیا
الٹا سورج پھرانا تیرا کام ہے

(صائم چشتی)

☆☆☆☆☆☆☆

کون و مکاں کے گو ہیں سرور
پھر بھی پیٹ پہ دو ہیں پتھر
سادہ ہیں امت کے یاورﷺ

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہوائیں رحمتِ حق کی وہاں چلتی ہیں روز و شب
برستا نور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

جدھر دیکھی اس ماہِ جبیں کی چاندنی دیکھی
جمال مصطفےٰ آیا نظر طیبہ کی گلیوں میں

☆☆☆☆☆☆☆☆

کرم کی نظر ہم پر خدارا یا رسول اللہؐ!
ادھر ہو اپنی رحمت کا اشارہ یا رسول اللہؐ!
پیکر احساں آیتِ رحمان منبعٔ عصمت مصدر ایمان
ہادئ انسان نازش آدم صل اللہ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆☆☆☆

نافِ زمیں سے قافِ جہاں تک
چمکی ہے ہر سو شمع رسالت
مرغ و ملائک پڑھتے ہیں ہر دم
صل اللہ علیہ وسلم

وادیٔ بطحا

یہ وادی جو بظاہر ساری دنیا سے نرالی تھی
یہی اک روز دین حق کا مرکز بننے والی تھی
یہ وادی جس میں بندہ تھا نہ پانی تھا نہ سایہ تھا
اسے آباد کر دینے کو ابراہیمؑ آیا تھا
یہیں ننھے سے اسمٰعیلؑ کو لاکر بسانا تھا
یہیں پر نور سجدوں سے خدا کا گھر بساتا تھا
صفا مروہ پر ہر سو تلاشِ آب میں دوڑیں
بلند و پست پر فکر شے نایاب میں دوڑیں
کبھی اس سمت جاتی تھیں کبھی اس سمت جاتی تھیں
خیال آتا تھا بچے کا تو فوراً لوٹ آتی تھیں

(حفیظ جالندھری)

سیدہ ہاجرہؑ کون؟ شاہِ مصر کی شہزادی، ملائکہ جن سے
باتیں کرتے، ام المسلمین، زوجۂ خلیلؑ
محدثۂ ملائکہ، والدۂ اسمٰعیلؑ، ام العرب
بانیہ بلدہ الامین، جدہ النبی ﷺ
(بحوالہ رحمۃ للعلمین ﷺ)

حمد، نعت، مناجات بزبان پنجابی

حمد:

ہر ہر پاسے شان خدا دی، اپنا رنگ وکھاوے
اس دے مظہر جے کھبے خود اوہ نظر نہ آوے
اللہ سائیاں! تیرے باجھوں کس نوں حال سناواں
کاج مرے سب سیدھے ہوون کر منظور دعاواں

نعت:

سوہنیاں سوہنیاں مٹھیاں مٹھیاں بھاگاں بھریاں پیار دیاں
آو رل کے گلاں کریئے اج مدنی سرکار دیاں
جتھے ذکر محمدی ہووے اوہ تشریف لیاوندے نیں
ہستیاں اوہ تشریف لیاون جو طالب دیدار دیاں
اوہ شہر مکے دی قسمت گلیاں بھاگاں بھریاں نیں
جس مٹی تے لگیاں تلیاں ہستیاں دے سردار دیاں
ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ توں صدقے جاواں میں
رج رج گلاں سنیاں جنھاں اللہ دے اُس یار دیاں
مائی حلیمہؓ دا گھر بھریا سرور پاک دے آون تے
کیہڑیاں کیہڑیاں صفتاں دساں میں احمد مختار دیاں

عرش تے جاون والا جانے یاں جانے جس سدیا سی
کیہ کیہ گلاں ہوئیاں رب تھیں مولا دے دلدار دیاں

☆☆☆☆☆

کدی سد لو شہر مدینے نوں
ٹھنڈ پا دیو سڑدے سینے نوں
لفظ چ نہیں سماندی عقیدت رسول ﷺ دی
اللہ ای جان دا اے حقیقت رسول ﷺ دی
محمد ﷺ دا ناں میرے دکھاں دا چارا
بروزِ حشر مغفرت دا سہارا
پڑھو رل کے سارے درود اُس نبی ﷺ تے
جہدا سایہ رحمت پوے گا سبھی تے
جے توں دین دنیا دی جتنی اے بازی
محمد ﷺ نوں بس نور کرے توں راضی
(بحوالہ "کلیات نور" از نور محمد نور کپورتھلوی۔ مرتبہ جناب ڈاکٹر اظہار احمد گلزار)

شانِ اقدس سیدنا سیّد البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ شہِ دنیا و دیں کون و مکاں کا تاجدار
پھر بھی اکثر فقر و فاقہ میں کٹیں لیل و نہار
جھونپڑی پر اس کی قرباں قصرِ شاہی کا وقار
اس کی پیوند قبا پر سطوتِ شاہی نثار
(ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی)

زندگی ارضِ مدینہ میں ہے مر جانے کا نام

☆☆☆☆☆☆

کونین دے والی دا گھر بار بڑا سوہنا
سوہنے رب دی مدینے دا دربار بڑا سوہنا

مکۃ المکرمہ:

روئے زمین پر بننے والا یہ پہلا گھر ہے۔ سطح آب پر مٹی کا پہلا وجود زمین کعبہ کو ملا۔ اسی لئے مکہ شریف ام القریٰ ہے۔ ابو البشر آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام کی پہلی ملاقات میدان عرفات میں ہوئی۔ کرۂ ارض کا مرکز بھی یہی شہر ہے۔ رب کا پسندیدہ شہر ہے۔ شہر امن ہے۔ بلد الامین' طیبہ' بلدۂ مبارکہ کہتے ہیں۔ دنیا کا پہلا پہاڑ ''جبل ابی قبیس'' یہیں نمودار ہوا۔ مکہ شریف کی شہری حیثیت ہجرت نبوی ﷺ سے دو سو سال قبل قصی بن کلاب کے عہد میں شروع ہوئی۔

دعائے خلیل اور نویدِ مسیحاؑ
ہوئی پہلوئے آمنہؓ سے ہویدا

جناب رحمۃ للعلمین ﷺ اس شہر میں پیدا ہوئے۔ یہیں سے اسلام کا ظہور ہوا۔ تین سو سے زیادہ انبیاء علیہم السلام اسی زمین میں دفن ہیں۔ کعبۃ اللہ اہل اسلام کا حرم ہے۔ اس حدود کے اندر آنے والے مقررہ آداب کے پابند ہیں۔ حدودِ حرم ہی کو میقات کہا جاتا ہے۔

1350ھ 1932ء میں بیرونی ممالک کے حجاج کی تعداد 29065 افراد تھی پھر 100578 اور 1374ھ 1955ء میں 232971، جبکہ مسجد الحرام کی گنجائش وہی 400 سال پہلے والی تھی۔

سعودی حکومت نے توسیع کا بیڑا اٹھایا۔ پہلے توسیع منصوبے سے قبل کا حال۔ تعمیری کام کو چار سو سال گزر چکے تھے۔ احناف و شوافع و حنابلہ و مالکیہ کے چاروں فقہائے کرام کے مصلے کعبہ شریف کے ہر چہار طرف جانب مطاف موجود تھے۔ ملک عبدالعزیز پراجیکٹ کا آغاز ربیع الثانی 1375ھ میں ہوا۔ 1381ھ' 1389ھ' 1393ھ میں توسیعات و تعمیرات کا کام مکمل ہوا۔ مقام ابراہیم علیہ السلام 18 رجب 1387ھ میں ملک فیصل نے عمائدین عالم اسلامی کی موجودگی میں اس کے مقررہ مقام پر رکھا۔

بئر زمزم کی زمین دوز عمارت 1383ھ میں مکمل ہوئی۔ مکبریہ اور مظلہ ممبر بنائے گئے۔

تعمیرات کعبہ شریف:

تعمیر ملائکہ قبل آدم علیہ السلام۔ آل عمران:96' اس آیت شریفہ میں کعبہ شریف کو ''برکت والا اور جہان کا رہنما'' فرمایا گیا ہے۔ بیت العتیق (قدیم ترین گھر) بمطابق روایت (البدایہ والنہایہ) تعمیر سیدنا ابو البشر آدم علیہ السلام: تعمیر ابراہیم علیہ السلام سے پہلے بنیادیں موجود تھیں۔ (تفسیر ابن کثیر فتح الباری) تعمیر سیدنا شیث علیہ السلام بھی ہوئی۔ پھر تعمیر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام۔ البقرہ:127

غلافِ کعبہ:

سب سے پہلے تبع اسد احمیری نے چڑھایا۔ جو سرخ رنگ کا تھا۔ فرضیت رمضان سے پہلے ہر سال بروز عاشورہ روزہ رکھا جاتا تھا اور کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ راوی عائشہ صدیقہ کائنات ؓ بخاری شریف۔ یہ روایت 114ھ تک قائم رہی۔ پھر ماہ ذوالحجہ میں یوم النحر میں نیا غلاف پہنایا جاتا۔ حجاج کی آمد پر نصف غلاف کاٹ کر احرام پہنایا جاتا۔ (بخاری فتح الباری) ریشمی غلاف بھی پہنایا جاتا رہا ہے۔ (ابن حجر)

زرکشی کا کام 761ھ میں سلطان حسین نے کرایا تھا جو اب تک ہے۔ سیاہ رنگ کا ریشمی لباس عباسی خلیفہ ناصر نے چڑھایا۔ (تاریخ کعبہ' فتح الباری)

غلاف پہلے یمن' مصر' عراق' خراسان' ہندوستان سے آتا تھا۔ ایک بار پاکستان سے بھی۔ پھر مصر سے۔ پھر مکہ معظمہ ہی میں تیار ہونے لگا۔ ایک ہزار گز کپڑا درکار ہوتا ہے۔ سنہری پٹیاں (حزام کعبہ)' چلمن (ستارۃ الکعبہ) سنہری تاروں سے تیار کی جاتی ہیں۔

کعبہ شریف کے اندر بھی چاروں طرف چھت سمیت غلاف پوشی کی جاتی ہے۔ پہلا اندرونی غلاف 1118ء میں ترک عثمان خلیفہ سلطان احمد خان نے چڑھایا تھا۔ یہ سبز ریشمی چمکدار کپڑے کا ہوتا ہے۔ اسمائے حسنٰی اور کلمات طیبات تحریر ہوتے ہیں۔

غسل کعبہ شریف:

ہر سال دو مرتبہ دیا جاتا ہے۔ آدم علیہ السلام سے پہلے ملائکہ زمین پر آباد تھے۔ جبل حرا'

طور زیتاء (بیت المقدس) طور سینا (بیت المقدس) طور سینا (مصر)، جبل اولیاء (شام) جبل جودی کے پتھر برائے تعمیر۔ تیس تیس آدمی بمشکل ایک پتھر اٹھاتے تھے۔

جب آدم علیہ السلام کی تعمیر سے پہلے جو تعمیر ہوئی اس کے یہ پتھر فرشتے لائے تھے۔ (اخبارِ مکہ)

حکم تعمیر کعبہ آیا البقرہ: 125 (طواف، اعتکاف رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے خوب پاک صاف رکھنا) الحج: 26۔ اولین غسل کعبہ 8ھ/629ء فتح مکہ شریف کے بعد زمزم سے غسل دیا گیا (حضور سید المرسلین ﷺ نے اور مع صحابہؓ)۔ اب دو بار غسل دیا جاتا ہے۔ ایک ذی الحجہ میں اور دوسرا ربیع الاول میں۔ غلاف لپیٹ لیا جاتا ہے۔ ذکر الٰہی کا غلغلہ رہتا ہے۔

''مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا''

بہر حال یہ مناظر دیدنی ہوتے ہیں۔ غسل سے قبل کعبہ شریف کے اندر نمازیں (نوافل) پڑھی جاتی ہیں۔

کعبہ شریف میں مقدس مقام

1۔ حجر اسود:

جنت کا یاقوت ہے۔ یہ یمین اللہ ہے۔ اسی کے استلام سے خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ (مستدرک، (صحیح ابن خزیمہ عنی ابن عمرؓ ازرقی، سنن ترمذی۔ صحیح ابن حبان، ترمذی صحیح ابن حبان مسند احمد)

اپنا استلام کرنے والوں کی شہادت دے گا۔ (صحیح ابن خزیمہ۔ المستدرک)

حجر اسود قیامت کے دن جبل احد کے برابر ہوگا۔ (مسند احمد۔ بیہقی)

حجر اسود کے قریب دعا قبول ہوتی ہے۔ (ازرقی)

2۔ رکن یمانی:

رکن یمانی اور حجر اسود جنت کے دو دروازے ہیں۔ (اخبار مکہ، ازرقی)

یہ بوسہ گاہ رسالت مآب ﷺ ہے۔ بوسہ گاہ انبیاء و اتقیاء ہے۔

طواف کے بغیر بھی استلام کرنا سنت صحابہؓ ہے۔

بعد سلام چہرے پر ہاتھ پھیرنا سنت صحابہؓ ہے۔

[(معجن (گڑھا۔ باب کعبہ سے آگے)] مصلّٰی جبریل بھی ہے۔

3۔ مقام ابراہیم:

جنتی پتھر ہے۔ قیامت کے دن مثل جبل ابن قبیس قد آور ہوگا۔ مقامِ اجابت دعا ہے۔

4۔ زمزم:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زمزم پر تشریف لائے۔ ایک ڈول کنویں سے نکالا۔ ایک گھونٹ پیا، دوسری بار نوش فرمایا اور یہ گھونٹ ڈول میں واپس ڈال دیا۔ اس ڈول کو کنویں میں دوبارہ ڈال دیا۔ (مسند احمد، طبرانی المعجم۔ البدایہ والنہایہ بلوغ الامانی)

یہ برکت بالائے برکت، شفا بالائے شفاعت، نور بالائے نور، طہور بالائے طہور ہے۔

فیضانِ نبوت ہے، طعام طعم ہے۔ بھوک مٹاتا ہے بحوالہ بخاری، جامع الاحکام القرآن۔ فتح الباری۔ اس میں ہر مرض کے لئے شفا ہے، بہترین پانی ہے، بھوک میں بطور کھانا ہے، ہر مرض کی شفا ہے (صحیح ابن حبان، جامع الصغیر۔ طبرانی فی الکبیر۔ ترغیب وترہیب)

ہر مرض کے لئے شفا ہے۔ خواہ فالج ہو، خواہ بینائی جاتی رہی ہو، زبان بندی مین شفا، بخار کا حتمی علاج، نفاق، دردِ سر، روشنی چشم کا شافی علاج ہے۔ تجربہ شدہ اور آزمودہ ہے۔ زمزم چہرے پر ملنا اور سر پر ڈالنا سنت ہے۔ (مسند امام احمد)

درج ذیل مقامات نہایت مقدس ہیں اور ان کے پاس عائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

مطاف، صفا و مروہ ارکانِ کعبہ (چاروں کونے)، ارضِ کعبہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات، مصلّٰی جبریل علیہ السلام، مصلّٰی سیدنا سردارِ دو عالم ﷺ مسعیٰ حجرات، مسجد خیف، مسجد عقبہ، مسجد الکبش،

حجر اسود:

حجر اسود دورانِ محاصرہ اور آتش زدگی کے واقعات سے تین حصوں میں پھٹ گیا

تھا۔ اسے نکال کر چاندی سے اصلاح کی گئی۔ ریشم میں رکھ کر ایک صندوق میں مقفل کر کے دارلندوہ میں رکھوادیا گیا۔ یہ عام پتھروں سے قطعی مختلف ہے۔ نہ پانی میں ڈوبتا ہے۔ نہ آگ سے گرم ہوتا ہے۔ یہ سرخ مائل سیاہ ہوتا ہے۔ ارشادِ عالی شان پیارے ملجاو ماویٰ رسول معظم ﷺ دہی کی طرح سفید تھا۔

مسِ مشرکین کی وجہ سے رنگ تبدیل ہوا۔ عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ

تعمیر عبداللہ بن زبیرؓ کے وقت اندر سے سفید تھا۔ قرامطہ اسے لے گئے تھے۔ اندر سے سفید تھا۔

پہلا حادثہ (حجر اسود کے ساتھ):

64ھ میں حصن بن نمیر کندی (بد بخت: راقم) نے جبل ابوقبیس سے مسجد الحرام کو سنگباری کا نشانہ بنایا برائے قتل عباللہ بن زبیرؓ۔ حجر اسود کو نقصان پہنچا تھا۔ تین ٹکڑے ہو گیا تھا۔

دوسرا حادثہ:

317ھ میں ابوطاہر قرامطی نے مکہ شریف میں حج کے موقع پر لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا اور حجر اسود کو اپنے ساتھ لے گیا۔ 339ھ میں اس سے واپس لیا گیا۔

363ھ میں ایک رومی نے اسے نقصان پہنچایا۔ 413ھ میں ایک مصری ملحد نے حجر اسود پر ضربات لگا کر نقصان پہنچایا۔ 990ھ (پانچواں حادثہ) ایک عراقی عجمی نے دبوس سے ضرب لگائی۔ چھٹا حادثہ 1301ھ۔ افغانی پارسی نے بھی نقصان پہنچایا۔

اس طرح حجر اسود کی مسلسل اصلاحات اور عطر و بخورات سے کیت، طول وعرض، حجم میں تغیرات آئے "یہ جنت کا یاقوت ہے" (ترمذی۔ صحیح ابن خزیمہ) جنت سے آیا ہے۔

یہ یمین اللہ ہے (اللہ کا دایاں ہاتھ) عن ابن عمرؓ ازرقی۔ (مستدرک صحیح ابن خزیمہ) اللہ کا دایاں ہاتھ۔ اپنے بندوں سے ہاتھ ملاتا ہے۔" استلام سے خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ ترمذی صحیح ابن حبان مسند احمد)

"اس کے قیامت کے دن ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے جس سے سلام کرنے والوں کی گواہی دے گا"

"جبل احد کے برابر ہوگا" (مسند احمد۔ بیہقی) اس کے قریب دعا قبول کرنا اس طرح سریع الاثر ہے۔ جس طرح بجلی کی تیز رفتاری۔

"روز ازل جب اللہ نے اپنے بندوں سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تو اس اقرار کو کتاب میں درج کرلیا۔ اور اسے حجر اسود میں محفوظ کرلیا۔ بروز قیامت یہ گواہی دے گا" (عن سیدنا علیؓ مستدرک، اشعۃ اللمعات)

"یہ جنت کا ایک دروازہ ہے" "رکن یمانی بھی" اسی طرح میزاب رحمت پر دعا قبول۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بوسہ یا اس پر اپنی پیشانی رکھی تو آپ دیر تک گریہ کناں رہے۔ پیچھے سیدنا عمرؓ بھی آب دیدہ تھے۔ (بخاری، مستدرک، ابن ماجہ) "یہ نور عظیم ہے" "اگر اللہ اس کے نور کو نہ چھپاتا تو مشرق و مغرب نور سے معمور ہو جاتے۔ (اخبار مکہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فی درمنشور)

"ہر شخص کو پہچانتا ہے جو سلام کرتا ہے"

ملتزم:

حجر اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان۔ چار ہاتھ کی جگہ۔ بمعنی چمٹنا۔ دعا قبول ہوتی ہے۔

یا اللہ انت غفور الرحیم، غفار الذنوب۔ میرے گناہ بلکہ پوری امت مسلمہ کے گناہ معاف فرمادے۔ تیری رحمت، تیرا رحم و کرم ہمارے گناہوں پر بھاری ہے۔ یا اللہ! معاف فرما۔ آج تیرے محبوب بے مثل حبیب نبی و رسول ﷺ بلکہ نبی الانبیاء، رحمت دو عالم سید المرسلین ﷺ کی امت مسلمہ کا حال ناگفتہ بہ ہے۔ براہے مولانا حالی کی طویل مناجات کے ایک شعر پر ختم کرتا ہوں:

اے خاصۂ خاصانِ رسل۔ وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

نوٹ:

قیامت سے پہلے حجر اسود، اور قرآن حکیم کو اٹھالیا جائے گا۔ اور آپ ﷺ کا خواب میں آنا بند ہوجائے گا۔ (عن عثمان غنیؓ ازرقی) رکن ایمانی بھی اٹھالیا جائے گا (احمد والشاعۃ، اشراط

الساعۃ) لوگ ایک رات طواف کر رہے ہوں گے۔ اور صبح دیکھیں کہ حجر اسود اٹھ چکا ہوگا۔ (عن عائشہؓ۔ اذرقی) کعبہ شریف (آل عمران۔ 97-96)

(معجن: گڑھا جسے بند کر دیا گیا) متصل باب کعبہ۔ مطاف میں ''خضرہ'' دروازے کے ساتھ اندر کی طرف (خزانہ الکعبہ) معجن بمعنی برتن اور چھڑی۔

حضور ختمی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہاں کہاں نماز ادا فرمائی:

1۔ باب کعبہ کے سامنے، قدرے دائیں جانب
2۔ مقام ابراہیم کے عقب میں
3۔ مصلّٰی جبریل علیہ السلام کی جگہ پر
4۔ حجر اسود کے سامنے
5۔ رکن شامی کے قریب
6۔ میزاب رحمت کے نیچے
7۔ رکن یمان اور حجر اسو کے رمیان (جب قبلہ بیت المقدس تھا)
8۔ کعبہ شریف کے اندر

شاذروان:

مطاف اور دیواروں کے نچلے جوڑ کی جگہ کو بھر کر سنگ مرمر لگا کر شاذروان ڈھلوان بنایا گیا ہے اور کہیں سطح۔ مقام ابراہیم کا پتھر بھی جنت سے آیا ہے۔ اسی پر کھڑے ہو کر حج کا اعلان فرمایا تھا۔ اللہ کی کھلی نشان ہے۔ (سورۃ حج: 32) مقام عظیم ترین شعائر ہے۔

مقام یہ بھی قیامت سے قبل اٹھا لیا جائے گا۔ (تمام مقامات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

مستجار:

جس جگہ ملتزم ہے۔ اسی طرح پشت کعبہ پر رکن یمانی سے پہلے ملتزم کے عین نیچے کے حصے کو مستجار کہا جاتا ہے۔ قبولیت دعا کے باعث اسے ''مستجاب'' بھی کہا گیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں نعوذ باللہ من النار فرماتے۔ (ابوداؤد)

رکن یمانی:

رکن یمانی پر میں نے ہمیشہ دوران طواف جبریل علیہ السلام کو پایا۔ ارشاد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو وہاں سلام کرنے والوں کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے تھے۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

بین الرکنین

بین الرکنین رکن یمانی تا حجر اسود ملائکہ کا اژدھام رہتا ہے۔ جو ہر دعا کرنے والے کی دعا پر آمین کہنے کے لیے ہیں'' یہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے'' یہاں 70 انبیاء کی قبور ہیں۔ (رسالہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ)

بارش کے دوران میزابِ رحمت کے نیچے بدن کو بھگونا حصولِ رحمت و مغفرت کا ذریعہ ہے۔ (مسلم)۔ بارش کے دوران یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ میزاب کے نیچے بھی قبولیت دعا ہے۔

حطیم اور حجر میں جنت سے روح پرور ہوا کے جھونکے آتے ہیں۔ حطیم کے دونوں دروازوں پر فرشتے ہمیشہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ جو شخص حطیم میں دو رکعت نماز ادا کرے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حطیم ہی میں قبر اسماعیل علیہ السلام ہے۔ اور سیدہ ہاجرہؓ کی بھی قبرِ انور یہاں بکریوں کا باڑہ بھی تھا۔ (عن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ)

کعبہ شریف کی چھت کے نیچے اندر ایک اور چھت بھی ہے۔ تین ستون ہیں۔ 1996ء میں بھی چھتوں کو بوقت ضرورت تبدیل کیا گیا۔ تمام کارکنان باوضو ہوتے ہیں۔ درجِ کعبہ (ایک زینہ بھی بنا ہوا ہے) لکڑی کا ہے۔ مگر سونے کا دبیز پتر اس پر چڑھا ہے۔ یہ اندر ہے۔ ایک کوٹھڑی بھی ہے۔ جس میں غلاف کعبہ سے متعلقہ سامان رکھا جاتا ہے۔ کعبہ شریف ذاتی تجلی گاہ ربانی ہے۔ اندر جانے والے کو ہوش نہیں رہتا۔ سجدہ ریزی ہوتی ہے۔ پھر کام جو کرنا وہ کیا جاتا ہے۔

مسجد خیف (منٰی کے قریب):

بہت بابرکت ہے۔ ستر 70 انبیاء یہاں مدفون ہیں۔ نماز پڑھنا سعادت ہے۔ مسجد عقبہ والی جگہ پر انصار سے بیعت کر لی گئی تھی۔

مسجد الکبش:

مسجد الکبش جہاں قربانی کا واقعہ پیش آیا تھا۔ کبش بمعنی مینڈھا۔ وادی محسر (وادی النار) معذب جہاں اصحاب فیل کا واقعہ پیش آیا تھا۔ وادی محصب اب بستی ہے جہاں رکنا سنت ہے۔

مکہ معظمہ میں جہاں درخت نے اطاعت کی تھی وہاں مسجد تعمیر کی گئی ہے نام مسجد شجرہ ہے۔ جنت المعلیٰ مکہ معظمہ کا قدیم ترین قبرستان ہے۔ فضائل سے بھرپور ہے۔ یہاں سے 12 کلومیٹر پر وادی فاطمہ میں سرف نامی علاقہ ہے جہاں مین روڈ پر مدینہ شریف کی طرف سڑک کے عین کنارے پر سیدہ میمونہؓ کا مزار شریف ہے ایک چاردیواری کے اندر ہے۔ راقم نے مع دخترم قمر النساء اور فرزندم محمد احمد زیارت کی ہے۔ راقم نے کئی بار سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے مزارات پر حاضری دی ہے۔ گنج شہیداں: جہاں عمارؓ، سمیہؓ دفن کیے گئے۔ مسجد صدیقیہ کعبہ شریف کے ملبہ سے تعمیر شدہ ہے۔ جبل ثور (غار ثور) میں راقم نے مع اہل وعیال حاضری دی ہے۔ غار ثور میں حاضری کے وقت راقم کی بیٹی سلمہ اور عزیز عبدالمجید سلطان بھی ہمارے ہمراہ تھے۔

مدینہ منورہ:

خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است
ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید، جنید و با یزید اینجا

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

لے سانس بھی آہستہ یہ دربار نبی ہے
خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کا

(اگر بے ادبی ہوئی تو ساری عمر کے نیک اعمال اکارت ہو جائیں گے۔ بحوالہ قرآن مجید۔ راقم) سورۃ الحجرات کی ابتدائی آیات مع ترجمہ وتفسیر پڑھنے کی استدعا ہے۔

مولایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ)

مدینہ طیبہ کی حاضری نیک بختی ہے۔ یا اللہ! بندۂ ناچیز کو نویں بار حاضری نصیب و عنایت فرما۔ خصوصاً رمضان المبارک میں۔ 1433ھ کے دوران یہ وہاں حاضر ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔ ربّ رحیم و کریم جل شانہ نے درخواست قبول فرمالی۔ بندۂ حقیر قریباً 42 ایام دربارِ مقدس حرم نبوی شریف ہی میں رہا۔ حرمین شریفین میں یہ درخواست عاجزانہ کرتا رہا کہ ہر سال دو تین بار حاضری عطا فرمادیا کریں۔ آمین ثم آمین

النساء آیت 64: ترجمہ "اور اگر گنہ گار لوگ آپ ﷺ کے پاس آکر مغفرت چاہتے تو آپ بھی ان کے لیے مغفرت چاہتے (چاہیں) تو وہ اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا مہربان پاتے (پائیں گے)

واقعہ از تفسیر معارف القرآن جلد دوم و دیگر بے شمار کتب:

"ہم رسول اللہ ﷺ کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو تین روز کے بعد ایک گاؤں والا آیا۔ قبر شریف کے پاس آکر گر پڑا۔ اور زار و قطار روتے ہوئے مذکورہ آیت کریمہ کا حوالہ دیتے ہوئے عرض کیا" میں اسی آیت کریمہ کے پیش نظر حاضر ہوا ہوں۔ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں" (مفہوم) روضہ شریف سے آواز آئی کہ "قَدْ غُفِرَ لَکَ" تیری مغفرت کر دی گئی۔ معارف القرآن جلد دوم)

حافظ ابن کثیر دمشقی نے اپنی تفسیر جلد دوم میں، ابوحیان اندلسی نے اپنی تفسیر المحیط جلد سوم، اور عالم اسلام کے بے شمار مفسرین نے ایسے واقعات لکھے ہیں۔

مدینہ منورہ میں حاضر نہ ہونا جفا ہے:

روضہ انور کی زیارت بھی سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہے۔ (مشکوٰۃ، بیہقی)

روضہ انور کی زیارت بھی موجب شفاعت ہے" (دار قطنی، بزاز، فتح القدیر)

پڑوسی ہونے کی نوید:

پڑوسی ہونے کی نوید بھی حدیث میں موجود ہے۔ (مشکوٰۃ، شعب الایمان)

"جو میری زیارت کے لیے آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا"

"مدینہ طیبہ حرمِ نبوی ﷺ ہے" (بخاری و مسلم)

''مرنے کی آرزو'' پر بھی شفاعت ہے (ترمذی)

مسجد نبوی میں 40 نمازیں لگاتار ادا کرنے پر دوزخ سے برأت، ہر عذاب سے نجات اور نفاق سے نجات ہے (احمد، طبرانی)

مدینہ شریف میں جمعہ کی فضیلت بھی نہایت زیادہ ہے۔ (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ امام عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ)

مدینہ شریف کا رمضان المبارک بھی نہایت افضل ہے۔ (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ امام عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ)

مسجد نبوی میں نماز کا ثواب بمنزلہ حج ہے۔ (امام نوی۔ المسہودی)

مسجد نبوی افضل ترین مقام ہے۔ مہبط وحی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام بار بار آتے رہے۔ ہمہ وقت نزول ملائکہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ تسبیح و تہلیل، صلوٰۃ والسلام، تلاوت جاری رہتی ہے۔

جسد اطہر کی موجودگی (مقصورہ شریف) ہر مقامِ ارض و سماوات سے افضل ہے۔

سوئے خیر الانام ﷺ بعد از تحیۃ المسجد نبوی روضہ مبارک کی طرف صلوٰۃ والسلام پڑھتا ہوا جائے۔ کمال ادب کے ساتھ

بقول سعدی رحمۃ اللہ علیہ و شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

یا صاحب الکمال و یا سید البشر
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات 2)

مفہوم: اپنی آوازوں کو نبی معظم ﷺ کی آواز مبارک سے بلند نہ کیجیے۔ (مفہوم)

☆ دیگر بحوالہ الاحزاب: 6: ''مومنوں کو نبی ﷺ ان کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں اور آپ ﷺ مومنوں کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔''

در دل مسلم مقامِ مصطفےٰ ﷺ است

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ'' (قرآن مجید)

ہیں جس قدر بھی نعمتیں، انہی پہ سب تمام ہیں

بہر حال آداب زیارت ملحوظ خاطر رہیں

شمال میں جبل ثور جنوب میں جبل عیر (حدود حرم ہیں) جبل ثور جبل احد ہی کا تتمہ ہے۔

''جبل احد مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں'' (بخاری و مسلم)

جبل عیر دوزخ کا ایک دروازہ ہے۔ ذی الحلیفہ کے قریب طریق مکہ معظمہ پر ہے۔ (طبرانی فی الکبیر، الاوسط و بزار)

بوقت ہجرت مدینہ عربوں کے 80 قبائل اور یہودیوں کے 20 مدینہ شریف میں آباد تھے۔ اوس اور خزرج یمنی النسل تھے۔

عرب قبائل کا تعلق نوح علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ یہود کا تعلق ہارون علیہ السلام سے۔

سفر ہجرت کا آغاز 27 صفر 13 نبوی۔ 10 ستمبر 622ء بروز جمعرات بعد مغرب ہوا۔ اتوار تک غار ثور میں رہے۔ یکم ربیع الاول بروز پیر غار ثور سے روانہ ہے۔ آٹھ روز کے بعد قبا شریف پہنچے۔

قبا کے قریب عمرو بن عوف کے ایک ضعیف العمر خوش قسمت کلثوم بن الہدم رضی اللہ عنہ کا مکان تھا جنہیں میزبانی کا شرف ملا۔ پاس ہی سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کا مکان ہے۔ اسی مکان میں بھی رہے ''میری اس اونٹنی کو لے جاؤ جہاں بیٹھ جائے وہیں مسجد (قبا) تعمیر کرلو''۔ سورۃ التوبہ: 108 میں ذکر ہے۔ اونٹنی کو بھی علم ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تعمیر کے لیے بھاری بھاری پتھر اٹھاتے۔ ایک انصاری شاعر کام کے دوران شعر پڑھتے۔ آپ ﷺ بھی قافیہ سے قافیہ ملاتے

وہ کامیاب ہوا جو مسجد تعمیر کرے
اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھے
اور رات سو کر نہ گزارے

(وفاء الوفاء)

مسجد قباء کا ممبر 998ھ سے یہیں ہے۔ جسے 10 سال مسجد نبوی میں رکھنے کے بعد یہاں منتقل کردیا تھا۔ موجودہ محراب حکومت تیونس کا عطیہ ہے۔

998ھ میں سلطان مراد کا بنوایا ہوا ممبر مسجد نبوی میں رکھا گیا تو مذکورہ ممبر قبا کی سجدہ گاہ میں رکھ دیا گیا جو کہ سلطان قاتیائی نے بنوایا تھا۔

فضائل (مسجد قبا):

سرکار دو عالم ﷺ ہر ہفتہ کے دن پا پیادہ یا سوار ہو کر مسجد قباء تشریف لے جاتے۔ دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، سنن الکبریٰ۔ (ابن حجر))

محلہ بنی نجار پہنچے۔ بچیاں دف بجاتی گاتی تھیں۔

نحن جوار من بنی نجار
یا حبذا محمداً من جار

ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں۔ ہم کیسی خوش نصیب ہیں کہ محمد ﷺ ہمارے ہمسائے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا "کیا تم مجھے چاہتی ہو" سب نے کہا "ہاں خدا کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ" تین بار جواب دہرایا۔ آپ نے بھی جواباً فرمایا: انا واللہ احبکم" میں بھی خدا کی قسم تم سب کو چاہتا ہوں۔

ناقہ بیٹھ گئی۔ سلیط بن قیسؓ نے ننھیالی حیثیت سے میزبانی پر اصرار کیا۔ فرمایا "دیکھیں یہ ناقہ کہاں بیٹھتی ہے یا مامور ہے" یہ اس لئے ہوتا رہا کہ آپ ﷺ کا انکار کسی کی دل شکنی کا باعث نہ ہو۔ بنی مالک بن النجار کے احاطے میں اونٹنی بیٹھ گئی۔ جہاں آج باب جبریل ہے۔ پھر اٹھی ایک حصہ کا چکر لگا پھر وہاں بیٹھی جہاں حجرہ عائشہ تعمیر ہوا۔

اونٹنی پھر اٹھی۔ اور اس حصے کا چکر لگا کر بیٹھی۔ گردن زمین پر رکھ دی۔ یہ جگہ ریاض الجنۃ تھی۔ دار ابوایوب انصاریؓ۔ آپ ﷺ اترے۔ یہیں میرا قیام ہوگا۔ "میرے رشتہ داروں میں سے کسی کا مکان قریب ہے" یہ باتیں باب جبریل کی جگہ ہوئیں۔ جانب جنوب خالد بن زیدؓ' ابوایوب انصاریؓ کا مکان تھا۔ وہ بولے: انا یا نبی اللہ! اے اللہ کے نبی! میں حاضر ہوں یہ رہا میرا مکان اور یہ ہے اس کا دروازہ"

آپ اس مکان میں اس وقت تک رہے جب مسجد نبوی سے ملحقہ حجرات کی تعمیر نہ ہوئی۔ تقریباً سات ماہ کا عرصہ۔ مسجد قبا کی طرح یہاں بھی قبلہ کا تعین جبریل علیہ السلام نے کیا: 35 میٹر' 30 میٹر کے رقبہ میں مسجد نبوی کی پہلی بنیاد رکھی گئی۔ مٹی گوندھ کر اینٹیں بنائی جاتیں۔ حرہ سے پتھر لائے جاتے۔ مٹی بنوحنیفہ کے جناب طلقؓ گوندھتے۔ آپ ﷺ بھی پتھر اور اینٹیں لاتے۔ زبان اقدس پر یہ شعر ہوتے۔

ترجمہ: یہ حمال (ڈھوائی) ہے نہ کہ خیبر کی ڈھوائی۔ اے رب یہ زیادہ نفع بخش ہے اور صاف ستھری ہے۔ اے اللہ! بھلائی تو آخرت ہی کی بھلائی ہے۔ پس مغفرت فرما انصار و مہاجرین کی"

جواباً صحابہؓ بھی عرض کرتے: ترجمہ: نبی کام کرے۔ ہم بیٹھے رہیں۔ یہ تو خیر سے محرومی کی بات ہوگی۔ بخاری۔ وفاء الوفاء قبلہ بیت المقدس کی جانب تھا۔ موجودہ باب جبریل سے آپ کا آنا جانا تھا۔ تعمیر کے بعد حجرات طاہرات بنائے گئے۔ (ریاض الجنہ۔ گھر اور ممبر کے درمیان) بخاری و مسلم 330 مربع میٹر کا رقبہ (توکلی! ہمیشہ ریاض الجنہ میں بیٹھو۔ راقم)

آگے اسطوانوں کا بیان ہے۔ راقم: اسطوانوں کا بیان یہاں نہیں لکھ سکا۔ دوسری کتاب "حرمین شریفین" لکھا ہے۔

پہلا مصلّی النبی ﷺ اسطوانہ عائشہؓ کے عقب میں ہوتا تھا۔

15 شعبان 2ھ ظہر کے وقت بیت المقدس کی بجائے قبلہ کعبہ کو قرار دیا گیا۔ تو مصلّی جنوب میں منتقل ہو گیا۔ تحویل قبلہ کے بعد پہلے دس دنوں تک مصلّی ٹھیک اسطوانہ عائشہؓ پر رہا۔ اس کے بعد آخر تک وہاں رہا۔ جہاں موجودہ محراب ہے۔ ہذا مصلّی النبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہونے سے اب نمازی کی پیشانی وہاں آئے گی جہاں سرکار دو عالم ﷺ کے قدوم مبارک ہوا کرتے تھے۔ خواجہ حافظ شیرازی:

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بُوء
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بُوء

محراب کے اندر پورا مصلّی چھپا ہے بے ادبی نہ ہو۔

محراب و مشہد عمرؓ:

22 ذی الحجہ 23ھ کو نماز فجر کی امامت کے دوران ابولؤ فیروزی مجوسی نے آپؓ پر زہر آلود خنجر سے حملہ کیا۔ یہ محراب رقم کیا گیا جب 29ھ موجودہ محراب عثمانیؓ کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اسے بعد میں 888ھ میں بادشاہ (ملک) اشرف قاتیبانی نے تعمیر کروایا۔ محراب سلیمانی جس پر کچھ نہیں لکھا ہوا۔

امامت مالکی ائمہ کیا کرتے تھے۔ ساتویں صدی ہجری میں سلاطین مصر نے تبدیلی کرائی کہ صرف نماز فجر۔ پہلے شافعی امام پڑھائے گا پھر مالکی امام۔ نویں صدی ہجری سے آئمہ احناف مستقلاً اپنی نماز کی جماعت مسجد نبوی میں محراب سلیمانی میں کرانے لگے۔ (اسے محراب حنفی بھی کہتے ہیں)۔ 1303ھ میں جماعت اولیٰ و کبریٰ احناف کے حصے میں آ گئی۔ شوافع بعد میں کرانے لگے۔ موجودہ محراب 960ھ میں تعمیر ہوئی۔ محراب حنفی۔

محراب فاطمہؓ:

مقصودہ شریف کے اندر بیت فاطمہؓ کے گھر کی جنوبی یوار سے متصل جہاں عائشہ صدیقہؓ نماز ادا فرماتیں محراب فاطمہؓ ہے۔ (اخبار مدینہ)

محراب تہجد بھی ہے۔ بالمقابل چبوترہ اصحاب صفہؓ۔

ممبر شریف:

"میرا ممبر میرے حوض پر ہے" (بخاری و مسلم)

میرا ممبر جنت کے دروازے پر ہے۔ (احمدؒ ابو یعلی)

"ممبر کی سیڑھیاں جنت کے مراتب ہیں۔" (طبرانی فی الکبیر)

منبر شریف:

"جو شخص میرے منبر کے پاس کسی معمولی سی چیز کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا (ابوداؤ۔ ابن ماجہ) عہد رسالت سے منبر کا مقام یہی ہے جہاں آج ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تیسرے زینے پر کھڑے ہوتے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ دوسرے پر۔ حضرت عمرؓ پہلے پر۔ حضرت عثمانؓ 6 یا 7 سال تک پہلے درجے پر پھر تیسرے زینے پر۔ (تاریخ مدینہ میں

تفصیل ہے)

صفہ کا چبوترا (مختلف قسم کے لوگوں کا مجموعہ: اوفاض ان اصحابؓ کو سرکار دو عالم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

دو ممتاز اسطوانے (کھجور کے پتوں جیسا ڈیزائن) جہاں ان اصحابؓ کے لئے کھجوریں رکھا کرتے تھے۔

دکۃ المؤذنین (مؤذن اور مکبّر کی جگہ بھی ہے) اب لاؤڈ سپیکر کا نظام نہایت مستحسن ہے۔ ترکی تعمیرات کا وصف قابل ستائش ہے کہ انہوں نے جدید تعمیرات کے دوران سابقہ کے نشانات قائم کر دیئے تھے۔ ستونوں کے راستے مصلّٰی یا منبر پر آپ تشریف لے جاتے تھے۔

مرمریں ستون 31 ہیں۔

فرش الحجرات:

متصورہ شریف کے شرقی جانب کھڑکی کے بالائی حصہ پر مع بسم اللہ یہ آیت لکھی ہوئی ہے۔ الاحزاب: 56 بابت درود و سلام۔ جبرائیل دو بار اسی کھڑکی کی جگہ سے آئے تھے۔ اس وقت حضرت جبریل ابلق گھوڑے پر سوار تھے۔ فرمان سنایا بنی قریظہ پر چڑھائی کیجئے "میں اور میری جماعت وہیں پہنچ رہی ہے" یہ 5ھ کا واقعہ ہے۔

حجرہ مطہرہ:

آرام گاہ ہے۔ حجرہ مطہرہ میں ایک اور قبر کی جگہ باقی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور بعد وفات ان کی تدفین اس خالی جگہ یعنی حضرت عمرؓ کے برابر ہوگی۔ یہ تینوں قبور مطہرہ کچی ہیں۔ کوہان نما ہیں۔ آس پاس کا فرش بھی کچا ہے۔ (وفاء الوفاء)

چار دیواری مٹی کی اینٹوں سے بنی ہے۔ ان میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔ 88ھ میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ مقدسہ کو چاروں طرف سے سیاہ پتھر کی دیواروں سے گھیر دیا۔ ان میں دروازہ نہیں رکھا۔ پھر اس پر مسجد کے علاوہ ایک اور چھت قائم کر دی گئی۔ بعد ازاں حجرہ کے اطراف میں مخمس شکل کی چار دیواری مزید قائم کی گئی۔ اندر جانے کا دروازہ نہیں رکھا گیا۔

ٹوٹے ہوئے دل جوڑتی ہے جس کی کرامت
اس شہر محبت میں وہ آئینہ گر ﷺ ہے

حجرہ مطہرہ پر غلاف مبارک:

ہر جگہ غلاف کی غایت ایک ہی ہے۔ تعظیم ہے۔ حظیرہ شریفہ پر پہلا غلاف خیزران امام ہارون رشید نے چڑھایا یہ دیباج کا تھا۔ پھر خلیفہ ناصر نے دیباج اسود کا غلاف چڑھایا۔ پھر چھ سال تک مصر کے دیباج کا غلاف آتا رہا۔ پھر آل عثمان سے۔ اب حکومت سعودیہ کی طرف سے غلاف چڑھایا جاتا ہے۔ (اخبار مدینہ۔ درثمین)

بیت فاطمہؓ:

دروازہ شرقی جانب ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصلیٰ جنوبی دیوار کے ساتھ تھا۔ جہاں محراب فاطمہؓ ہے۔ محراب تہجد شمالی دیوار کے عقب میں ہے۔ متصل ایک چبوترہ ہے جسے قبر فاطمہؓ کہتے ہیں۔ دراصل یہ آپؓ کی آرام کی جگہ تھی۔ کیونکہ آپؓ کا مزار بقیع شریف میں ہے۔

مقصورہ شریف:

عمر بن عبدالعزیزؒ نے تمام حجرات منہدم کرائے تھے۔ اہل مدینہ سخت رنجیدہ ہوئے۔ 668ھ والی مصر نے مقصورہ کے گرد لکڑی کی خوبصورت درابزین لگوائیں۔ 694ھ میں سلطان زین الدین کتبغانے درابزین کو چھت تک اونچا کر دیا۔

887ھ میں سلطان قاتیبائی نے مواجہ شریف کے حصے میں پیتل کی جالیاں اور باقی تینوں حصوں میں لوہے کی جالیاں لگوائیں۔ مقصورہ کے اوپر حجرہ شریفہ کی قوس نما محرابوں میں پیتل کی جالیاں لگوائیں۔ (فصول تاریخ مدینہ۔ وفاء الوفاء)

مقصورہ شریفہ کے دروازے:

مواجہ شریف کی جالیوں میں بڑا سوراخ ہے۔ جو چہرۂ انور سراجاً منیرا ﷺ کے محاذ کو ظاہر کرتا ہے۔ بڑے اور دو چھوٹے سوراخوں کے درمیان ایک دروازہ ہے۔ جسے باب توبہ کہتے ہیں۔ کسی اہم موقعہ پر یہ کھولا جاتا ہے۔ شیخ الحرم اندر داخل ہو کر اجتماعی دعا کرتا ہے۔

مقصورہ کا دوسرا دروازہ ریاض الجنہ میں اسطوانہ حرس اور وفود کے درمیان ہے۔ یہ باب النبی ﷺ یا باب الدخول ہے۔ یہ کھولا نہیں جاتا۔ چوتھا دروازہ مغربی جانب ہے باب

فاطمہؓ۔ اسے کسی اہم مہمان کے لیے کھولا جاتا ہے۔ اغوات رات کے وقت اندر جا کر صفائی کرتے ہیں۔

محراب فاطمہؓ کے دائیں بائیں دو دروازے ہیں۔ دائیں دروازے سے مہمان کو اندر لے جاتے ہیں۔ بائیں جانب کے دروازے سے واپس لاتے ہیں۔ اندرونی فرش مرمریں ہیں۔ مسطوعین کا پہرہ رہتا ہے۔

شیخینؓ کے اجساد واطہر کو چرانے کی کوشش کی گئی۔ والی مصر مجوسی النسل نے بعض زندیقوں کے مشورے پر یہ اجساد مبارک مصر منتقل کرنے کی کوشش کی۔ وفد بھیجا۔ ناکامی ہوئی۔ (وفاء الوفاء)

ان کی تفصیل راقم نے اپنی کتاب "بے مثل ولادتِ وسیرت طیبہ" میں لکھی ہے جو کہ زاویہ پبلشرز لاہور نے شائع کی ہے۔

شیعی شازش:

حلب کے شیعہ فرقے سے وابستہ چالس افراد اس دور کے ایک شیعہ امیر مدینہ منورہ سے ساز باز کر کے باب السلام سے اندر داخل ہوئے۔ کھدائی سے متعلقہ تمام سامان تھا۔

امام شیعہ خمینی کے پروگرام تحریری رپورٹ جو عام ہے اس میں بھی ہے۔ حجاز پر غلبہ کے بعد شیخینؓ کے اجساد قبروں سے نکال کر مدینہ منورہ میں بر سر عام لٹکایا جائے گا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

الغرض جونہی مذکورہ گروہ جب محراب سلیمانی سے ذرا آگے پہنچا۔ زمین شق ہوگئی۔ سارے زندہ در گور ہو گئے۔ فرش مطہرہ مسجد پر اس واقعہ کا نشان یادگار ہے۔ (وفاء الوفاء)

(یہ نشان چوہدری عبدالرشید (ر) ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن حفظ اللہ (راقم کے افسر بھی رہے) رہائش گلستان کالونی 1 متصل رہائش گاہ راقم نے اپنی آنکھوں سے دوران حاضر دیکھی تھی اور راقم کو سیاہ نشانات بتائے مگر اب قالین اٹھا کر نشانات کو ہر ایک کے لیے دیکھنا ممکن ہے۔

ابوابِ مسجد نبوی شریف:

41 دروازے ہیں۔ قدیم دروازے بھی ہنوز محفوظ ہیں۔ (باب النبی ﷺ کا نام باب جبریل) ایک دن آپ ﷺ مع صحابہؓ مسجد کے اندر تشریف فرماتے۔ جبریل انسانی شکل میں

آئے حدیث جبریل یا حدیث احسان میں یہ ذکر ہے۔ باب النبی ﷺ سے یہ آئے اور گئے اس لئے اس کا نام باب جبریل رکھ دیا گیا۔

باب عاتکہ کو باب رحمت کہا جاتا ہے۔ باب النساء عہد فاروقی میں تھا۔ حال میں باب 23,18,12 تا 30 کے تمام ابواب ابواب النساء کہلاتے ہیں۔

باب السلام توسیع عمرؓ کے وقت قائم ہوا تھا۔ باب بقیع (ماضی قریب میں قائم کیا گیا)

غربی جانب باب ابوبکر صدیقؓ ہے جہاں آپؓ کا مکان تھا۔ ''سوائے خوخہ ابوبکرؓ کے تمام کھڑکیاں اور دروازے جو مسجد کی جانب میں بلند کردیئے جائیں۔'' فرمانِ مصطفےٰ ﷺ۔ خوکہ: کھڑکی

مینارات:

خلافت راشدہ تک مساجد پر مینار قائم کرنے کا رواج نہ تھا۔ 91ھ میں عمر بن عبدالعزیز ؒ نے چار مینار قائم کرکے عالم اسلام کو اس عظیم شعارِ اسلامی سے متعارف کرایا۔ جدید چھ مینار بھی ہیں۔ گنبد خضرا سے متصل مینارہ مینارہ رئیسہ کہلاتا ہے۔ 892ھ میں بنا۔

تعمیرات وتوسیعات:

تعمیرات وتوسیعات کے نتیجہ میں قریباً 5 لاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ سنگ مرمر والی چھت پر مزید نوے ہزار نمازی آسکتے ہیں۔ پوری عمارت مکمل ائیر کنڈیشنڈ ہے۔ 27 ایسے گنبد ہیں جو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔ صرف ایک منٹ لگتا ہے۔ لاؤڈ سپیکر کا سسٹم بے مثل ہے۔

گاڑیوں کی پارکنگ کے لیے دو منزلہ زیر زمین عمارتیں ہیں۔ وضو اور استنجا خانوں کے زنانہ و مردانہ حصے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ یہ بھی زیر زمین ہیں۔ صفائی اور دیکھ بھال کے لیے ہر طرح کا سٹاف حسب ضرورت موجود ہوتا ہے۔ 550 متحرک اور غیر متحرک کیمرے بھی نصب کیے گئے ہیں۔

مظلاتِ صحن:

چھتریاں لگائی گئی ہیں۔ بند ہوں تو چھوٹے میناروں کا روپ دھار لیتی ہیں۔ ان کے کھلنے کا منظر بھی دیدہ زیب اور دلکش ہے۔

مسجد قبلتین قابل زیارت ہے۔

مشتاق کا ایمان تو بہزاد ہے اتنا
کعبہ کو بھی سمجھا ہے بعنوانِ مدینہ

مسجد فتح' سبعہ مساجد۔ غزوہ احزاب کے موقعہ پر آپ ﷺ نے مسجد فتح کے مقام پر طویل دعا مانگی تھی۔ جو مسند احمد میں درج ہے۔ (وفاء الوفاء میں بھی ہے)

جبل احد شریف' معرکہ احد سرفروشی کا عظیم واقعہ ہے۔

یہاں شہداء کے مزارات (روضے) ہیں۔ بقیع الغرقد' مسجد اجابہ' مسجد غمامہ' مساجد خلفائی راشدینؓ' مسجد فضیح مسجد ابوذر غفاریؓ کو مسجد سجدہ' مسجد خیرہ' مسجد ناقلہ' مسجد طریق الساقلہ بھی کہتے ہیں۔

مسجد مستراح (غزوہ احد کے موقع پر یہاں قیام فرمایا تھا)۔ مسجد بنی ظفر مسجد ذوالحلیفہ بھی ہیں۔ (ماخوذ ''ارض الحج والحرمین الشریفین مرتبہ جناب شفیق احمد فاروقی۔ ہدیۂ عقیدت طیب گروپ آف انڈسٹریز فیصل آباد)

''ارض الحج'' پر راقم کا تبصرہ: نہایت شاندار' معیاری مواد' مستند بیان اور ہر بارے میں مکمل تفصیل موجود ہے۔ (راقم)

جلوۂ حرمین سے ملتا ہے ہر دل کو سکون
طیبہ کی طرف ہے عزم سفر گنبد خضرا کے پیش نظر

حرمین شریفین ہمارا دینی مرکز اور عظیم سرمایہ ہے۔

ملفوظات بحوالہ لیل ونہار:

☆ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو، ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائیگی۔ (الانفال: 46)

☆ عالم وہ ہے جو اللہ سے بے دیکھے ڈرے جو اللہ کو پسند ہے اس کی طرف راغب ہو اور جس چیز سے اللہ ناراض ہو اس سے دلچسپی نہ رکھے (خواجہ حسن بصری ؒ)

☆ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور انبیاء کسی کو درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے علم کا

وارث بناتے ہیں۔ (حدیث)

☆ انسان کا حسن اس کی زبان میں ہے۔ (قول)

وہی دن ہے ہماری عید کا دن
جو تیری یاد میں گزرتا ہے

(محمد علی جوہرؔ)

☆ ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔ (فاروقِ اعظمؓ)

مدینہ منورہ کی بے مثل شان و مرتبہ

حضور خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری بوقت ہجرت:

مدینہ شریف کو عرب شریف کے نقشے پر ثریا کی روح' کہکشاں کا جمال' چاند کی چاندنی' ستاروں کی تابانی' پھولوں کی مہک' غنچوں کا تبسم' کلیوں کا نکھار' آبشاروں کا ترنم' ملنے والا تھا۔ قیامت تک چہار دانگ عالم میں اس کی شوکت و عظمت کا غلغلہ ہونے والا تھا۔ خاک کو خاک طیبہ کا خطاب ملنے والا تھا۔ گھر گھر' گلی گلی' فرد فرد کی زبان پر یہی تذکرہ تھا کہ جلد ہی خدا تعالیٰ کا آخری مقدس رسول ﷺ رونق افروز ہونے والے ہیں (ہمیشہ ہمیشہ کے لئے)

ایک دن ان کے سوکھے کانوں پر یہ خبر پہنچی:

''انسانیت کا نجات دہندہ ابو بکرؓ کی رفاقت میں مکہ شریف چھوڑ چکے ہیں بالآخر رحمتوں کا سویرا ہوا۔ بچے بوڑھے مرد عورت کی خوشیوں کا ٹھکانہ ہی نہیں بلکہ معصومانہ بچیاں بھی بول اٹھیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع

چودھویں کا چاند ثنیات الوداع (لوگوں کے رخصت کرنے کی جگہ) سے طلوع ہوا۔ یثرب مدینۃ النبی ﷺ سے بدل گیا۔

آرزوئے جنت الماوئی بروں کر دن ز دل
جنتم ایں بس کہ برخاکِ درت ماوٰی کنم

(مولانا جامی ؒ)

خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ درِوے دلبر است

(علامہ اقبال ؒ)

بحوالہ حدیث صحیحہ:

طیبہ میں مر کے سیدھے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

(اعلحضرت ؒ)

مر کے جیتے ہیں جو تیرے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

(حسنؔ)

مدینہ کی زمین بھی کیا زمیں معلوم ہوتی ہے
لئے آغوش میں عرش بریں معلوم ہوتی ہے

(محدث سید محمد کچھوچھوی ؒ)

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی شفا خانہ

(ایضاً)

حریم کعبہ میں بھی یاد آئی طیبہ کی
کہ بارگاہِ حرم میں کو بہ کو تیری

(عبدالمعلےٰ اعظمی)

یہ کعبہ ہے یہاں دیوانگی بھی حسن ایماں ہے
اگر طیبہ میں دامن ہاتھ سے چھوٹا تو سب چھوٹا

(ہیکلؔ)

تلاشِ نقشِ پائے مصطفٰےؐ کی قسم
چنے ہیں آنکھوں سے ذرات خاکِ کوئے رسول ﷺ
(اعلحضرت ؒ)

اد پائے نظر ہوش میں آ کوئے نبیؐ ہے
آنکھوں سے یہاں چلنا بھی بے ادبی ہے
مدینہ جاؤں پھر آؤں اور پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے
یہ ارضِ مقدس ہے یہ طیبہ کی زمیں ہے
جنت بھی یہیں مالکِ جنت بھی یہیں ہے
(چندر پرکاش ہندو)

اے خاکِ مدینہ تیرے اعزاز کے صدقے
جو عرش نشیںؐ ہے وہ یہاں فرش نشیں ہے
(جوہر بجنوری)

دل محو ہے ہمارا مدینے کی سیر میں
گھر بیٹھے ہو رہی ہے زیارت رسول کی
(ایک ہندو۔ الہ آبادی)

درِ رحمت پہ حاضر ہیں شفاعت چاہنے والے
بڑی حسرت اور شفاعت لے کے آئے ہیں
(ایک ہندو طرز)

جی چاہتا ہے کوچۂ انوار میں چلوں
اُچے رسول پاک ﷺ کی سرکار میں چلوں
(پنڈت ہری کشور شرما نظر)

(ماخوذ: بھیگی پلکوں کا بوجھ۔ مصنف حضرت محمد وارث جمالی قادری ناشر شبیر برادر)

عقیدت ہو تو ایسی ہو!!

سلطان غیاث الدین بلبن کا فیاض، بہادر بیٹا بغرا خان مشکل ترین مہم کی کامیابی پر جشنِ بنگال منا رہا تھا۔

طوطیِ ہند خاقانِ زماں، بلبلِ خوشنوا خسرو ؒ نے بھی اپنا قصیدہ پیش کیا تو

پھر اس کے بعد چراغوں کی روشنی نہ رہی۔ شہزادی نے امیر خسرو کو ؒ کو پانچ لاکھ کی دولت عطا کی۔ امیر خسرو ؒ گراں قدر انعام کو خچروں پر لاد کر شاہی لشکر کے ہمراہ دلی واپس روانہ ہوئے۔ اچانکہ آپ ؒ نے سواری روک لی۔ فرمایا "بوئے شیخ می آید" گھوڑے سے اُترے۔ ایک سرائے کی طرف لپکے۔ سرائے میں کوئی خاص بات ہے!

کوچے کوچے میں مہکتی ہے یہاں بوئے قمیص
یوسف ستاں ہے گوشۂ کنعانِ عرب یہاں بوئے قمیص

سرائے کا مالک جاگتا تھا۔ فوجیوں کی دستک سے دروازہ کھولا۔ امیر خسرو ؒ کی ایک غریب مسافر پر نظر پڑی۔ اُسے جگایا۔ پوچھا "کہاں سے آرہے ہو" مسافر نے کہا۔ دلی سے۔ کیا تم بارگاہِ نظام الدین اولیاء ہیں گئے تھے؟ مسافر بولا۔ جی ہاں! ہم بڑی امیدوں کے ساتھ گئے تھے۔ مگر خالی ہاتھ واپس ہوئے۔ (بہت غریب تھے) (رخصت لے کر) سرکار نے فرمایا "فی الحال میں تمہاری کوئی خدمت نہ کرسکا۔ ایک جوڑی پرانی جوتی ہے۔ اگر قبول کرلو مجھے مسرت ہوگی۔ میں نے یہ جوڑا لیا اور یہاں پہنچا۔ امیر خسرو ؒ نے فرمایا کیا تم اس نعلین کو مجھے فروخت کردو گے؟ کیا لو گے؟ مسافر بولا "آپ مذاق تو نہیں کررہے"۔ فرمایا: ایسا نہیں۔ یہ خزانہ پانچ لاکھ کا لے لو۔

عرض کیا میں کیسے اس قدر وزن اٹھاؤں گا؟ راستے میں چور ڈاکو ہوں گے "فوج کی حفاظت میں یہ ساری دولت پہنچادی جائے گی۔ مسافر نے مقدس نعلین کو دیا۔ اور خزانہ لے لیا۔ جو گھر پر پہنچا بھی دیا گیا۔ امیر خسرو ؒ نے نعلین شریف لے لی۔ اپنی دستار میں اسے لپیٹ کر سر پر باندھا۔ سلطان المشائخ کی بارگاہ میں دلی حاضر ہوئے۔

حضرت محبوب الٰہی کی خدمت میں وہی جوتی پیش کردی۔ فرمایا "بسیار ارزاں خریدہ

ای'' اہل خانقاہ یہ ماجرا معلوم کر کے حیران رہ گئے۔ فرماتے ہیں کبھی اس ترک (خسرو) سے تنگ نہیں ہوتا۔ میں قیامت کے دن عرض کروں گا ''مولا! میں تیرے لئے اس ترک کے سینے کا سوز لایا ہوں'' ''میں جنت میں اس ترک کے بغیر قدم نہیں رکھوں گا''۔ بلبل شیراز سعدیؒ آپؒ سے ملے۔ ہندوستان آئے تھے۔ (حضرت خضرؑ نے اپنا لعاب سعدیؒ کے منہ میں ڈالا تھا)

حضور محبوب الٰہی نے بھی اپنا لعاب دھن خسرو کے منہ میں ڈالا۔ اسی لئے سعدیؒ بھی اور خسروؒ بھی شیریں گفتار تھے۔

تو آں شا ہے کہ بر ایوانِ قصرت
کبوتر گر نشیند باز گردد

سلطان الاولیا' خیر الاذکیا' امام الاصفیا حضرت سید و مولانا محمد نظام الحق والشرع والدینؒ کا مقام بہت بلند تھا۔

جناب امیر خسروؒ:

بلخ میں 1220ء میں 1200 مساجد تھیں۔ چنگیزی عقاب نے ہندوستان کو پناہ گزینوں کا مرکز بنا دیا تھا۔ ان کے لئے شمس الدین التمشؒ کے دروازے کھلے تھے۔ ان میں سیف الدین محمودؒ بھی تھے جو بلخ ہی سے آئے تھے۔ انہیں ایک جاگیر عطا ہوئی۔ ان کی شادی ہندوستان امیر عماد الملک کی بیٹی دولت ناز سے ہوئی۔ ان سے چار بیٹے تولد ہوئے۔ یمین الدین محمود ان میں منجھلے تھے۔ 1252ء 651ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے تخلص اور موروثی خطاب ''امیر'' کی بدولت ''امیر خسروؒ'' کہلائے۔ اس طرح ہندی الاصل بھی ہوئی۔

امیر خسروؒ 70 سال سیکرٹری محکمہ بخشی گری رہے۔ دو سو ترک غلام' دو دو ہزار پیدل غلام' دو ہزار سوار ان کے جھنڈے تلے رہتے تھے۔ (حاکم حماد الملک کا دور)۔ 50 آدمی ان کے پان دان' خاصان پر مقرر تھے۔ مخیر اور حاتم تھے۔ 20 سال سے کم عمر میں ایک دیوان ''تحفہ القاری'' لکھا۔ سلطان بلبن کے بھتیجے علاؤ الدین عرف ملک چھجو کی ملازمت کی۔ پھر بغرا خان کی مصاحبت میں رہے۔ بنگال گئے پھر دلی گئے۔

ملتان علوم و ادب و فنون کا مرکز تھا۔ شہزادہ سلطان محمد خان کے دربار میں رہے۔ دوسرا دیوان ''وسط الحیوۃ'' مرتب کیا۔ 32 قصیدے سلطان محمد پر لکھے۔ پھر دہلی آگئے۔ اودھ میں بھی رہے۔ پھر دلی میں سلطان معز الدین کیقباد کے دربار میں رہے۔ تین ہزار نو سو چوالیس اشعار پر مشتمل مثنوی لکھی۔ ''قران السعد''۔

جلال الدین خلجی کے دربار میں آ گئے اور سلطان الاولیا نظام الدینؒ کی خدمت اور صحبت میں بھی رہنے لگے۔ پکے سچے عاشق بن گئے۔ 16 رمضان 695ھ بروز بدھ بوڑھے نرم رو' نرم خو' کرم کشا خوش خصال' سلطان جلال الدین خلجی کو اس کے سگے داماد اور بھتیجے نے دھوکے سے قتل کر دیا۔ اور خود بادشاہ بنا۔

اس کے ہاں بھی خسروؒ کا منصب اور وظیفہ برقرار رہا۔ درباری زینت بنے رہے۔ عہد علائی میں بارہ برس تک رہے۔ ''خزائن الفتوح'' مکمل فرمائی۔ اور ''افضل الفوائد'' مکمل فرمائی۔ قطب الدین مبارک بادشاہ بنا۔ تغلق خاندان کا دور آیا۔

غیاث الدین تغلق سلطان الاولیاء نظام الدین اولیاءؒ سے بدظن ہوا (علماء کے بہکانے پر کہلوایا۔ بادشاہ بنگال کی مہم پر 1324ء میں گیا۔ کہلوا بھیجا کہ میری واپسی تک دلی چھوڑ دیں۔ خسرو بھی سلطان کی ہمراہ تھے۔ پھر پیغام ملنے پر سلطان الاولیاءؒ نے فرمایا: ''ہنوز دلی دوراست''۔ یہ تاریخی جملہ ہے۔

گفتہ و گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

سلطان کی بنگال کی فتح کے بعد واپسی پر بیٹے نے برائے استقبال ایک لکڑی کا شاندار محل بھی بنوایا۔ کھانے کے دوران محل کی چھت زمین بوس ہوئی۔ غازی ملک تغلق مر گیا۔ اس نے محبوب الٰہی کی دل آزاری کی تھی۔

نہ پوچھ ان فرقہ پوشوں کو ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

آپؒ نے اپنا جانشین سید نصیر الدین چراغ محمودؒ بنایا۔ اور وصال فرمایا۔ اس وقت امیر خسروؒ بادشاہ کے ہمراہ بنگال میں تھے۔ وصال کی خبر سن کر خلافت سے مستعفی

ہو گئے۔ دلی پہنچے۔ فرماتے کیسی عجیب بات ہے کہ آفتاب زیر خاک سو گیا اور امیر خسرو زندہ ہے۔ سر کو پتھروں سے ٹکراتے رہے۔ چھ ماہ اسی طرح رہے۔ دن رات روتے۔ قبر انور پر سر رکھا۔ سرد آہ کھینچی۔ فرمایا:

گوری سوئی سیج پر منہ پر ڈالے کیس
چل خسرو گھر اپنے سانجھ بھئی چو دیس

وصال فرما گئے۔ پہلے خسرو رحمۃ اللہ علیہ پر اور پھر جناب نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریف پر حاضری ہوتی ہے۔ (ماخوذ: بھیگی پلکوں کا بوجھ)

اہم نوٹ: نماز تو نماز' جماعت تو جماعت' بات تو جب ہے کہ تکبیر اولیٰ نہ چھوٹے۔

مزید بیان مدینہ منورہ:

ابھی یاد آ رہا ہے مجھے گلشنِ مدینہ

فضائل:

راوی سیدنا سعدؓ: خلاصہ: مدینہ منورہ کی تکلیف پر جو ثابت قدم رہے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا۔ جو اہل مدینہ شریف کے لئے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ اسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے سیسہ یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

☆ "جس سے ہو سکے مدینہ ہی میں مرے۔ جو یہاں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا" (حدیث) (مسلم شریف)

☆ "مدینہ شریف کی برکتیں مکہ شریف سے دو چند ہوں" مفہوم حدیث (مسلم شریف)

☆ مفہوم حدیث: راوی عبداللہ بن عمرؓ "جو اہل مدینہ کو ایذا دے گا اللہ اسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کا نہ فرض قبول ہو گا نہ نفل۔ (طبرانی کبیر)

☆ "جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے"۔ مفہوم حدیث مبارکہ

نہ چھیڑو ابھی حور و جنت کی باتیں
خیال رسالت مآبؐ آ رہا ہے

☆ بحوالہ پ 5 رکوع 6۔ آیت کریمہ۔ ترجمہ: "اور اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ اور اے حبیب ﷺ آپ بھی ان کے لئے استغفار کریں تو اللہ کو توبہ قبول فرمانے اور رحم کرنے والا پائیں گے۔"

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

☆ ستر ہزار ملائکہ نت درود و سلام پڑھتے رہتے ہیں۔ برکات حاصل کرنے کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

صبح ستر ہزار ملائکہ رب تعالیٰ کے حکم سے روضہ شریف پر حاضر ہوتے ہیں اور سارا دن درود و سلام پڑھتے ہیں۔ یہ با اجازت واپس جاتے ہیں اور ستر ہزار ملائکہ با اجازت شام تا صبح حاضر رہتے ہیں۔ روزانہ۔ جو ایک بار آئیں دوبارہ قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔ اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک ہر ایک فرشتہ کی حاضری نہ ہو جائے۔ (تلخیص۔ مفہوم حدیث۔ مشکوٰۃ شریف)

ہستی ان کی رحمت عالم
ہیں وہی بس دو جگ کا سہارا

☆ قرآن و حدیث سے ثابت ہے قبل ہجرت مکہ معظمہ افضل تھا اور بعد ہجرت مدینہ منورہ افضل ترین۔ اللہ تعالیٰ نے اس شہر مکرم کی قسم کھائی ہے جس میں سرکار دو عالم ﷺ تشریف فرما ہوں۔ آپ ﷺ اب بھی مدینہ منورہ میں جلوہ گر ہیں۔ چونکہ آپ ﷺ نے دوبارہ دعا فرمائی: حرمِ مدینہ منورہ میں دعائے خلیل علیہ السلام سے دگنی برکات کا نزول ہو۔ اس لیے مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف کی ایک نیکی کا ثواب چار لاکھ بنتا ہے۔ (مفہوم حدیث کے حوالے سے)

کرم کی نظر تاجدار مدینہ
دکھا دیجئے پھر بہار مدینہ
وہ جنت کی رعنائیوں سے سوا ہیں
جو دل میں ہیں نقش نگار مدینہ

ملیں اپنے رُخ پر غبارِ مدینہ
یہ ابر و چمن چاند سورج ستارے
یہ ہیں سب کے سب جاں نثارِ مدینہ
گہر بار ہوتی ہیں کوثر کی آنکھیں
جب آتی ہے یادِ دیارِ مدینہ
دکھا دیجئے اب بہارِ مدینہ

☆☆☆☆☆☆☆

آؤ میرے پاس آؤ مدینہ کی ہواؤ
تم رحمتیں برساؤ مدینہ کی ہواؤ
نسیما جانب بطحا گذر کن
ز حوالم محمد را خبر کن

☆☆☆☆☆☆☆

ببر ایں جانِ مشتاقم دراں جاں
نثارِ روضۂ خیر البشر کن
خدارا ایں کرم بارِ دگر کن

(مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ)

☆☆☆☆☆☆

باغِ طیبہ بسا جن کی آنکھوں میں
نیند کیوں ان میں رات بھر آئے

بارگاہِ رحمت میں:

جن کی نظروں کو درِ پاک نظر آ جائے
بس انہیں منزلِ افلاک نظر آئے
مل گیا ان کو دو عالم کا خزانہ جن کو

روضۂ صاحبِ لولاکؐ نظر آئے
یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کے ہستیم بیان دو کریم

(راقم)

یہ وہ کریم ہیں جو مانگو وہی ملے
اے سائلو چلو تو دعا لے کے سامنے
ان کا احسان ہے زمانے پر
یادِ طیبہ ہی لے کے آتی ہے
ہر مرض کی شفا مدینے سے
آج عالم میں گونجتی ہے وہی
جو اٹھتی تھی صدا مدینے سے
ہم غلاموں کو دیکھتے ہیں حضور ﷺ
وہ حبیبِ خدا مدینے سے
سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے ان اونچوں سے اونچا ہمارا نبی ﷺ

(مخلوق میں۔ راقم)

گدائی کی خاطر ہے یہ آستانہ
یہاں دیکھ جھکتا ہے سارا زمانہ
جو ساعتیں مدینہ میں گزریں
وہی سرمایہ حیات و سرمایۂ اُخروی ہیں

☆☆☆☆☆

پہاڑوں کی کنکریاں موتیوں کی مانند نظر آتی ہیں، تمام اخروٹ نہایت مزیدار ہوتے ہیں۔

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولیٰ تیری رحمت برستی ہے

یہ شعر راقم کی اہلیہ حمیدہ بی بی مرحومہ و مغفورہ (وفات 25 ربیع الثانی 1496ھ مد
قبرستان منصور آباد۔ بالمقابل ''باب محبوب'' ڈبلیو ایس 3 گلستان کالونی 1 یہیں راقم کے والد
کرام (جناب مولوی کریم بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ مریم بی بی رحمۃ اللہ علیہا مدفون ہیں) اکثر و بیشتر
پڑھتی رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ خطائیں معاف فرما کر مغفرت فرمائے، درجات بلند
فرمائے۔ جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ سیدنا شفیع المذنبین ﷺ کی خصوصی شفاعت میں
شامل فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

جنت البقیع:

یہاں خزانہ الٰہی کے لعل و گوہر پنہاں ہیں۔ دس ہزار صحابہ کرامؓ، امہات المومنین
سیدنا امام حسنؓ، سیدہ طیبہ طاہر خاتونِ جنت زہرا بتول جناب فاطمہؓ سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ
دائی حلیمہؓ، ہزاروں لاکھوں صالحین امت رحمۃ اللہ علیہم۔

پنہاں ہیں تیری خاک میں کتنے ولی شہید
پنہاں ہیں تجھ میں لعل و گہر جنت البقیع
آیا جو تیری گود میں پہنچا بہشت میں
تجھ کو عطا ہوا یہ اثر جنت البقیع
سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ
گنبد سبز کے بسنے والے ماہ رسالت کے دو ہالے

آگے اسطوانوں کا بیان ہے۔

گنبد خضریٰ:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
تاج شاہی مرے قدموں میں چلا آتا ہے
سبز گنبد سے جو ٹکرا کے ہوا آتی ہے

یا رحمت دو عالم! یا سرکار دو عالم! یا سراجا منیرا ﷺ!!! اب تو راقم سیاہ کار گنہگار کا ت

الحروف محمد عبدالخالق توکلی کو لازماً بار بار اپنے بے مثل روشن، معطر، افضل، منور، مطہر، منبعِ فیوضات،
برکات، مصدرِ ایمان، مصدرِ انوارات ایمان و یقین مدینہ شریف اور اپنے پسندیدہ قبلہ کعبہ شریف
میں نت حاضری و سلام کے مبارک مواقع عنایت فرماتے رہا کریں۔

نہ آخر رحمتہ للعلمینی
چرا ز محرومان فارغ نشینی

آمین ثم آمین

آگے مساجد کا بیان ہے۔ مسجد جمعہ، مسجد قبا، مدینہ طیبہ کی سہانی صبح، اجابہ، مسجد مشربہ
ابراہیم علیہ السلام مسجد البقیع، مسجد حدیلہ، مسجد الفتح یا مساجد اربعہ، مسجد خاتونِ جنت، مسجد عمرؓ غمامہ،
(مسجد فاطمہ کو مسجد علی بھی کہتے ہیں) مسجد قبلتین، مشہور کنوئیں بیر السیا، خاتم، بیر غرس جس کے
پانی سے جناب رسالت مآب ﷺ کو غسل دیا گیا تھا (سات مشک پانی لاکر) بیر عھن، بیر بصہ،
بیر حا (بیر ابو طلحہؓ) بیر بضاعہ، بیر رومہ، ان میں سے ہر ایک کنوین کے پانی سے آپ ﷺ نے غسل
فرمایا۔ یا وضو فرمایا یا پیا۔ یا کسی پر تشریف لے گئے۔ نماز ادا فرمائی۔ آگے جبل احد کا ذکر خیر ہے۔

مجھ سے چھٹتا ہے مدینہ
پھٹ رہا ہے اپنا سینہ
یا شہنشاہِ مدینہ
پھر بلا لینا مدینہ
دل مدینہ ہے جاں مدینہ ہے
میری روح رواں مدینہ ہے

آب زم زم:

جس کے پیتے ہی کھلیں اسرار حیات
وہیں ابراہیم کی وہ مے اسی زم زم میں ہے

آب زمزم میں بے شمار معدنی اجزاء ہیں۔ ایک مصری ڈاکٹر نے طبی اور سائنسی تحقیقات
کی روشنی میں یہ معدنی اجزاء معلوم کیے ہیں۔

1- میگنیشیم سلفیٹ:

اس سے گرمی دور ہوتی ہے، قے، متلی، دردسر کے لیے مفید ہے۔ استقا (جلندھر) کی بیماری کے لئے اکسیر ہے۔ مُضر اجزائے جسمانی ختم کرتا ہے۔

2- سوڈیم سلفیٹ:

قبض دور کرتا ہے، وجع مفاصل (گٹھیا) میں مفید ہے، شوگر، خونی پیچش، پتھری، قوت ہاضمہ، جلندھر میں بہت مفید ہیں۔

3- سوڈیم کلورائیڈ:

سانس کی صفائی کرتا ہے، ہاضم ہے، دردِ شکم اور آنت، ہیضہ میں مفید ہے۔ کمزوری اعضاء دور کرتا ہے۔

4- کیلسیم کاربونیٹ:

ہاضم ہے، پیشاب صاف ہوتا ہے، پتھری توڑتا ہے، گٹھیا میں مفید ہے، جلن ختم ہوتی ہے۔ گرمی زائل ہوتی ہے۔

5- پوٹاشیم نائٹریٹ:

زمزم کی ٹھنڈک اسی کی وجہ سے ہے۔ مفرح ہے۔ پیشاب کی کثرت میں مفید ہے۔ دمہ دور ہوتا ہے۔

6- ہائیڈروجن سلفر:

تمام جلدی امراض دور ہوتی ہیں۔ کنٹھ مالا، جلن، زکام میں مفید ہے۔ جراثیم کش ہے۔ ہیضہ اور جراثیم شکم ختم ہوتے ہیں۔ قوتِ حافظہ بڑھاتا ہے، ہاضم ہے، بواسیر میں مفید ہے۔ وجع مفاصل میں اکسیر ہے۔

درج بالا فوائد زمزم شریف پینے سے حاصل ہوتے ہیں۔ دراصل آبِ زمزم کو سیدنا ذبیح اللہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ایڑھیاں لگی ہیں۔ سیدہ ہاجرہؓ کے دستِ مبارک بھی لگے، خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام پیتے رہے اور انبیاء علیہم السلام کے امام، ہر عالم کے مربی و رحمت حضور سید

البشر ﷺ نے ڈول میں منگوایا۔ زمزم نکلوایا۔ تھوڑا سا پیا اور بقیہ سارا زمزم واپس چاہِ زمزم میں انڈیل دیا۔ یعنی زمزم میں شفا در شفا، جملہ امراضِ جسمانی، قلبی، روحانی کو شفا بخشنے کی خاطر اپنا جوٹھا مبارک چاہِ زم زم میں ڈالا۔ آپ ﷺ ہی کا ارشاد پاک ہے کہ "مومن کے جوٹھے میں شفا ہے"۔ اب یہاں راقم ناکارہ کیا عرض کرے "جب مومن کے جوٹھے میں شفا ہے" تو جو سرکارِ دو جہاں ہیں جن کے لعاب مبارک کے ہزاروں معجزات و خصوصیات ہیں۔ اور جن کا فضلات امت مسلمہ کے لیے اکسیر ہیں۔ شافی و کافی ہیں (بمطابق قرآن و حدیث) جن کے خون مبارک، بول شریف، لعاب مبارک میں لاکھوں بلکہ ان گنت خصوصیات ہیں۔ ان کے جوٹھے اور بچے ہوئے سارے پانی کی جملہ خصوصیات و کمالات و انوارات و خیرات و برکات و تجلیات چاہِ زمزم میں گئیں اب غور و خوض فرمائیے کہ زمزم شریف ہر مرض کے لئے کیوں نہ باعث شفا ہو۔

مدینہ میں مجھ کو بلالو نبی جی۔ مجھے اپنے پاس سلالو نبی جی
تاکہ یہ نکما گنہ گار زمزم شریف پیتا ہی رہے

زمزم شریف کے فوائد حضور پرنور ﷺ نے آج سے ہزاروں سال پہلے ہی ارشاد فرمادیئے تھے جو آج بے شمار حکماء و ڈاکٹر صاحبان بعد از تحقیق و تجربات ثابت کررہے ہیں۔ ہر بارے میں رب تعالیٰ نے آنجناب سرورِ کائنات ﷺ کی شان میں فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

تعلیم جبریل امیں تھی برائے نام
حضرت وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے

(پارہ 5 رکوع 13 آیت ....)

جس طرح حضور سید البشر ﷺ شب معراج وہیں گئے تھے جہاں سے آئے تھے۔ کہاں سے آئے؟ من اللہ۔ جہاں خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات۔ کہاں گئے؟ جہاں رب علا کی ذات برکات الی اللہ صفات تک ہرگز نہیں بلکہ ذات تک ذاتِ رب ذوالجلال والاکرام تک آپ ﷺ کے سوا کوئی نہ پہنچا نہ پہنچے گا۔

نہ رسد ہیچ نبی بمقائے کہ تو رسیدی
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا

بلغ العلےٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ والہٖ

جس تیز رفتاری سے آپ ﷺ شب معراج جا رہے تھے انبیاء علیہم السلام کے قیاس اور غور و فکر کی دوڑیں جواب دے گئیں۔

بلند کس قدر ہے مقامِ محمد ﷺ

☆☆☆☆☆☆

ہمہ انبیاء در پناہِ تو اند
مقیم در بارگاہِ تو اند
تو مہر منیری ہمہ اختر ند
تو سلطانِ ملکی ہمہ چاکر ند

☆☆☆☆☆

اُمی و دقیقہ دانِ عالم
بے سایہ و سائبانِ عالم

راقم کا ذہن و قلم اصل عنوان سے قدرے دور رہا۔

میدان عرفات

یہیں حج ہوتا ہے، جبلِ رحمت یہیں ہے۔ مسجد نمرہ بھی۔ مزدلفہ: یہاں حاجیوں کا آنا جانا بھی دیدنی ہوتا ہے۔ منیٰ جہاں تمام حاجی پہلے دن جاتے ہیں۔ اور براستہ مزدلفہ بھی واپس یہیں آتے ہیں۔

نہر زبیدہ:

خلیفہ ہارون رشید کی اہلیہ محترمہ زبیدہ خاتون کا زندہ جاوید کارنامہ ہے۔ یہ صاف شفاف پانی کا خزانہ رہا ہے۔ تمام جہان کے حجاج نے پیا ہے۔ فائدہ اٹھایا ہے۔ اب یہ نہیں ہے اور نہ ہی ضرورت ہے۔ البتہ نشانات باقی ہیں۔

اے کاش پھر دکھا دے مکہ مجھے الٰہی
مکہ معظمہ وہی شہر پر انوارات و برکات و خیرات ہے

جہاں بیت اللہ شریف پر اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجلی وارد ہوتی رہتی ہے۔ جس پر حقیقت محمدیہ ﷺ آنجناب رسالت مآب ﷺ عاشق تھی اس لئے اسے قبلہ بنایا گیا۔

جناب مصنف کا ایک شعر:

علامت عشق کی آخر کو ظاہر ہو کے رہتی ہے
جبیں سے رنگ سے پژمردگی سے چشم گریاں سے

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے پر وعید ہے۔ چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (حدیث شریف)

"انوار البشارۃ فی مسائل الحج و الزیارۃ" یہ رسالہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیف کردہ ہے۔"

آدابِ سفر و مقدماتِ حج:

1۔ پہلے اگر کسی کا قرض ہو۔ یا امانت ہو وادا کر دے۔ یا معاف کرائے۔
2۔ ارکان اسلام (عبادات) جو ذمے ہوں ادا کرے۔ توبہ کرے۔
3۔ جس کی اجازت ضروری ہو اس سے اجازت لے۔
4۔ مقصود صرف اللہ و رسول کریم ﷺ ہیں۔
5۔ عورت بغیر محرم سفر نہ کرے۔ (محرم: جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو)
6۔ سفر مال حلال سے ہو۔
7۔ خیرات کرے بمطابق اپنی مالی ہمت کے۔
8۔ متعلقہ کتب کا مطالعہ کرے۔
9۔ مناسب سامان ساتھ لے۔
10۔ جاتے وقت جملہ اقارب و احباب سے ملے۔ سب سے دعا لے۔
11۔ چار رکعت نفل پڑھے۔ یہ رکعتیں واپسی تک اہل عیال، مال کی محافظ ہوں گی۔
12۔ جمعرات، ہفتہ، پیر کے دن سفر کرے صبح کا وقت افضل ہے۔
13۔ دروازے سے باہر نکلتے وقت دعائیں پڑھے...... چلتے وقت بھی دعائیں پڑھے۔

14۔ حرمین شریف میں سب کے لئے دعائیں کرے۔

15۔ جہاز پر سوار ہوتے وقت دعائیں پڑھے۔

16۔ اہل عرب کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔

17۔ احباب کے لئے تحفہ لائے۔

18۔ گھر پر داخلہ سے قبل دعائیں کرے۔ (بہار شریعت 6 میں حج کا بیان ہے)

(میلن تلفظ ہے) سبز نشانات میلین اخضرین (سعی دوڑنے کی جگہ) رَمَل (جلد جلد چھوٹے قدم رکھنا) ہر مقام پر درود و سلام پڑھیں۔

عاصیو تھام لو ان کا دامن یہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے
کیا پتہ کب ڈوب جائے آفتابِ زندگی
کیا ٹھکانا ٹوٹ جائے کب حباب زندگی

سیرت رحمۃ للعلمین ﷺ مرتبہ حضرت نعیم اللہ خان قادری ناشر فیضان مدینہ جامعہ مسجد عمر روڈ۔ کامونکی 2004ء

عطیہ از مدینہ منورہ

کیوں کہوں یہ عطا وہ عطا چاہئے

نہایت اعلیٰ التجا روضہ شریف مدینہ منورہ کے لئے

آپ جیسے ہیں ویسی عطا چاہئے
اور آپ کو معلوم ہے مجھ کو کیا چاہئے

دیگر اہم بات

کیا فکر کی جولانی کیا عرض ہنر مندی۔ توصیف پیغمبر ہے توفیق خداوندی

لباس خضر میں کچھ رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر ہے جینا تو کچھ پہچان پیدا کر

کلام از حضرت امداد اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ:

کہے ہے شوقِ نبی یہ آکر چلو مدینے چلو مدینے
میں ہوں گا دل سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے
صبا بھی لانے کو ہے اب تو نسیم طیبہ نسیم طیبہ
کہے ہے شوق اب ہوا میں اڑ کر چلو مدینے چلو مدینے
شہر شہر کیوں پھرے مارا جو دونوں عالم کی چاہے دولت
تو سر قدم ہو کے ورد یہ کرو چلو مدینے چلو مدینے
ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوجِ عصیاں نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے

☆☆☆☆

تو رہا لاہور میں اور دل مدینے میں رہا

(جناب احمد علی لاہوری)

کلام از شاہ حکیم محمد اختر صاحب آف کراچی:

جی بھر کے دیکھ لو یہ جمالِ جہاں افروز
پھر یہ جمالِ نور دکھایا نہ جائے گا

☆ اللہ کے نام کی لذت دائمی ہے اس سے فانی شے باقی بن جاتی ہے۔ بڑھاپے میں بھی جوانی۔

☆ آنکھوں کا زنا نظر بازی ہے (بخاری شریف)

☆ غسل جنابت میں سارا جسم کیوں دھویا جاتا ہے؟ دل سے خون سارے جسم میں جاتا ہے جسم پلید ہوتا ہے۔

(دورانِ قیام مدینہ منورہ اگست 2001)

سیدنا ابوبکر صدیق اکبرؓ کے بارے میں:

1 رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبرؓ کا

2 لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبرؓ کا

3 مرتبہ حضرت صدیقؓ کا ہے یہ سید
بر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سوا

(نوٹ: یہ کلام غالباً محدث پھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے)

(فرمودہ: از حضرت خواجہ محمد امین طاہر صاحب۔ دامت برکاتہم العالیہ خلیفۂ خاص حضرت خواجہ شاہ احمد نورانی قدس سرہ العزیز)

نعتیہ اشعار (نہایت اہم):

☆ تیرے بغیر ہو نہ سکی رونق چمن
پھولوں کو لاکھ بار سجایا بہار نے
عشق سرکار کی اک شمع جلا لو دل میں
بعد مرنے کے قبر میں بھی اجالا ہوگا

☆ می توانی منکر یزداں شدن
منکر شانِ نبی نتواں شدن
لی مع اللہ شانِ خود فرمودہ ای
من ندانم بندہ ای یا حق توئی

☆ مغز قرآں روحِ ایماں جانِ دیں
من ندانم بندہ ای یا حق توئی

انوارالحج زیارۃ:

1 غور سے سن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھ
وفد عاشقوں کے کدھر جا رہے ہیں
جو جنت کا در ہے اُدھر جا رہے ہیں

2 جہاں پر فرشتوں کی جھکتی جبیں ہے

وہاں پر جھکانے یہ سر جا رہے ہیں

3 نبی کی محبت میں سرشار کرنے
لئے اپنے قلب و جگر جا رہے ہیں

4 عاشقوں کا وفد سوئے بطحا چلا
حاصلِ زندگی جس کی زیارات ہے

5 روضہ انور اور منبر کی درمیانی جگہ
اس کو حضرت ﷺ نے جنت کی کیاری کہا

6 مواجہہ اقدس سرکارؐ کا سامنا
وہاں پر بارش نور دن رات ہے

7 مدینہ راجدھانی ہے اسلام کی
اس کی زیارت کریں یا خدا ہم سبھی

8 خدایا دکھا ہم کو مکہ مدینہ
جہاں سے یہ حاجی گزر کے آئے ہیں

9 شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جانِ فلاح و ظفر کی ہے

10 ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

11 ثابت ہوا جملہ فرائض فروع میں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

12 مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

13 ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم تر کی ہے

14 معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک در کی ہے
15 محبوب آپ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیقؓ ، عمرؓ کی ہے
16 ستر ہزار صبح میں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رُخ آٹھ پہر کی
17 جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے پس اس قدر کی ہے
18 معصوموں کو ہے عمر میں ہے صرف بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے
19 اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
20 خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل
خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں سلام
21 طیبہ کے ماہِ تمام جملہ رُسل کے امام
نوشہ ملک خدا تم پہ کروڑوں سلام
22 تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں سلام
23 کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں سلام
24 ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرور تم پہ کروڑوں درود

(ماخوذ: انوار الحج والزیارۃ از خلیفہ تاجدار اہلسنت الحاج مفتی انوار الحق بریلوی)

توہین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

(وقت پھر قابل فخر غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر ہے)

تلخیص:

کون محمد ﷺ؟ وہ رسولِ محترم جو دنیا کے سب سے عظیم ترین انسان، جو صورت میں (سب سے) اجمل، سیرت میں (سب سے) اکمل، نبیوں رسولوں کے سردار، مقام محمود پر فائز ہونے والے، اسراء اور معراج سے مشرف ہونے والے، جن کے اشارے سے جنت کے دروازے کھلتے ہیں۔ جو دنیا میں نور کا سا چشمہ بن کر آئے، اور ساری کائنات کو کتاب و سنت کے نور سے منور فرما گئے۔ جن کی ذات اقدس ہمارے لئے محور ایمان، مرکز اطاعت، محبت اور مرجع ہدایت ہے۔

کوئی دم بریدہ سگِ کوئے غلاظت آپ ﷺ کی شان میں ہرزہ سرائی اور دشنام طرازی کرے اور مسلمان چین کی نیند سوئے یہ ممکن نہیں۔ اس لیے بیچارے مسلمان کی تو دین و دنیا کی بھلائی آپ ﷺ کی ذات بابرکات سے وابستہ ہے۔ وہ آپ ﷺ کی ناموس (عزت) کے تحفظ کے لئے کوئی بھی انتہائی قدم اٹھا سکتا ہے۔ (آج غیر مسلموں کو معاذؓ، ومعوذؓ ننھے مجاہدوں جیسا کوئی مجاہد مسلمانوں کی صفوں میں نظر نہیں آرہا) (اللہ کے بندو! یاد رکھو گستاخانِ رسول اللہ ﷺ کا علاج کل بھی جہاد تھا اور آج بھی جہاد ہے۔

حدیث مبارکہ بحوالہ صحیح بخاری شریف: ترجمہ: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بھرپور تمنا رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاؤں، پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہو جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر (چہار بارہ) زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہو جاؤں'' غزوہ احد میں سیدہ ام عمارہؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دفاع کیا۔

توجہ طلب:

یہ واقعہ سنو اور آؤ ہم سب مل کر اپنی بزدلی اور کم ہمتی پر روئیں: عیسائیوں نے ہلاکو خان کے دور میں منگولوں کے ایک سردار کے عیسائی بننے پر ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد کیا۔ ایک

پادری نے حضور نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں وہ نازیبا کلمات کہنے شروع کر دیئے۔ پاس ہی بندھا ہوا کتا اس پر جھپٹ پڑا۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے بچاؤ کرا دیا۔ ایک شخص اس پادری سے کہنے لگا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے یہ کتا تم پر حملہ آور ہوا ہے۔

پادری نے طنزاً کہا۔ نہیں یہ کتا بڑا خوددار ہے۔ اس نے میرے ہاتھ کے اشارے کو دیکھ کر یہ خیال کیا کہ شاید میں اسے مارنا چاہتا ہوں۔ اسلئے بھونکنا شروع کر دیا۔ پھر اس عیسائی نے پہلے سے زیادہ بدگوئی (شانِ اقدس میں) شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر کتا اپنی رسی توڑ کر شیر کی طرح جست لگا کر عیسائی پادری پر جھپٹا۔ کتے نے اپنے نوکیلے دانت اس کی گردن میں گاڑ دیئے۔ نتیجہ وہ شخص جہنم واصل ہوا۔ اس منظرِ عجیب کو دیکھ کر چالیس ہزار منگول حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ (الدر المنثور لابن حجر ؒ جلد دوم)

کتا حضور سرکار دو عالم ﷺ کی توہین پر غضبناک ہو گیا۔ آج ہماری غیرت کہاں رخصت ہو گئی۔ (مسلم ممالک کے حکمرانو جاگو! ورنہ ملیامیٹ ہو جاؤ گے! راقم)

اللہ کی قسم جمادات، حیوانات، پیغمبر اسلام ﷺ کے دیدار کے شوق میں تڑپئے۔ کیا آج یہ شوق ہمارے اندر سے بالکل ختم ہو چکا ہے۔ جبکہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ہمارے ساتھ ملاقات اور ہمیں دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

راوی سیدنا ابو ہریرہؓ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "میں چاہتا ہوں اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا: تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ وہ جو بن دیکھے ایمان لائے۔ (صحیح مسلم شریف)

عالم اسلام کے مسلم حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لیتے ہوئے اسلامی غیرت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ہر مصلحت اور مفادات سے بالاتر ہو کر ان ممالک کا مکمل سفارتی اور معاشی بائیکاٹ کرنا چاہئے (جو جناب رسالت مآب ﷺ کی توہین کے مرتکب ہوں) بحوالہ خطبہ از امام کعبہ ہفت روزہ ایشیا 24 فروری تا 02 مارچ 2011ء۔ لاہور۔ راقم نے تلخیص/مفہوم لکھا ہے۔ مکہ معظمہ میں ایک ہوٹل کے انچارج نے یہ رسالہ راقم کو دیا تھا۔

قانونِ توہین رسالت مآب ﷺ

1 22 ہجری میں غزوہ بدر سے واپسی پر سرکار دو عالم ﷺ کی نظر نضر بن حارث پر پڑی۔ یہ اسیرانِ جنگ میں شامل تھا۔ یہ وہ شخص تھا جو متعدد مرتبہ توہین رسالت کا مرتکب ہوا۔ آپ ﷺ کے حکم پر حضرت علیؓ نے اس شخص کو فوری طور پر قتل کر دیا۔

2 اس سفر کے دوران عرق ظبیہ کے مقام پر آپ ﷺ ایک اور قیدی عقبہ بن ابی معیط کو دیکھتے ہیں یہ شخص بھی آپ ﷺ کی توہین وایذا رسانی کا مجرم تھا۔ حضرت علیؓ نے اس شخص کو بھی آپ ﷺ کے حکم پر جہنم رسید کر دیا۔

3 3ھ میں توہین رسالت کے مرتکب متعدد افراد کو آپ کے حکم پر قتل کیا گیا۔ عصما نامی یہودی عورت، ابو عفک اور ابو عزہ جمحی ان مقتولین میں شامل تھے۔ یہ تینوں اپنے اشعار کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی توہین کیا کرتے تھے۔ یہودی سردار کعب بن اشرف اور اس کا مددگار تاجر ابورافع بھی توہین رسالت کے سنگین جرم کی پاداش میں اسی سال قتل کیے گئے۔

4 سنن ابوداؤد میں روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی نے اپنی لونڈی کو اس بنیاد پر قتل کر دیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ہجو کرتی تھی۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا "دیکھو! گواہ رہنا" "ان و مہاھدر" اس کا خون رائیگاں گیا" یعنی توہین رسالت کے جرم میں وہ واجب القتل ہو گئی تھی۔

فتح کے موقع پر نبی رحمت ﷺ نے عام معافی کا اعلان کیا تھا مگر چند لوگ اس حکم سے مستثنیٰ تھے۔ غلافِ کعبہ سے لپٹے ہوئے توہین رسالت کے مجرم عبداللہ بن خطل کو حرم کے اندر قتل کیا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ اس کام کے لیے حرم مکہ کو اس ساعت میں حلال قرار دے دیا گیا تھا۔ ابن خطل کی دو ہجو گو لونڈیاں ارتب اور ام سعد بھی توہین رسالت کے جرم میں قتل کی گئیں۔ ہجو گو شاعر حارث بن طلال فتح مکہ کے موقع پر واجب القتل افراد میں شامل تھا۔

یہ کوئی ڈھکے چھپے واقعات نہیں ہیں۔ صحیح بخاری، سنن ابو داؤد طبقات (ابن سعد)، المصنف (عبدالرزاق بن ہمام) اور الشفاء (قاضی عیاض اندلسی) وغیرہ میں بکثرت ایسے واقعات موجود ہیں۔

خلافت راشدہ کے دور میں:

قانون توہین رسالت خلافت راشدہ میں برقرار رہا اور توہین رسالت کے مرتکب متعدد افراد کو موت کی سزا دی گئی۔ طبقات (ابن سعد) میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں گستاخی کی۔ حضرت ابو برزہؓ کی خواہش تھی کہ اس شخص کو قتل کر دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس موقع پر جو جواب دیا وہ قرآن وسنت کی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا "رب ذوالجلال کی قسم یہ مرتبہ محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی شخص کی توہین کرنے والے کو قتل نہیں کیا جاسکتا چاہے وہ خلیفہ وقت اور صحابی رسول ﷺ ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کوفہ کے قاضی تھے۔ آپؓ کی عدالت میں کچھ مرتدین پیش کیے گئے جنھوں نے توبہ کرتے ہوئے معافی کی درخواست کی۔ زیادہ تر افراد کو معاف کر دیا گیا مگر ایک شخص عبداللہ بن النواحہ کو توبہ کے باوجود موت کی سزا دی گئی کیونکہ یہ شخص ارتداد کے ساتھ توہین رسالت کا بھی مجرم تھا۔ فقہاء کا اجماعی موقف ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کو توبہ کے باوجود قتل کیا جائے گا۔

بنوامیہ کے دور میں:

یہ وہ زمانہ تھا کہ جب خلافت ملوکیت میں تبدیل ہو چکی تھی اور حکمرانوں نے شاہانہ اطوار اختیار کر لیے تھے مگر اس کے باوجود عدالتوں میں شرعی قوانین نافذ تھے۔ اس دور میں بھی توہین رسالت پر موت کی سزا برقرار رہی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہد میں خلافت راشدہ کی جھلک پھر سے نظر آئی اور اسلامی اقدار کا احیاء ہوا۔ امام ابن حزم نے اس دور کا ایک واقعہ تحریر کیا ہے۔ کوفہ کے گورنر نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروقؓ کو گالی دی ہے کیا اسے قتل کر دیا جائے۔ اس کے جواب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے دوٹوک انداز میں جواب دیا کہ اس کی سزا موت نہیں کیونکہ صرف شاتم رسول ﷺ ہی کو موت کی سزا دی جاسکتی ہے۔ (ابن حزم۔ المحلی)

بنوعباس کے دور میں:

عباسی حکمرانوں کے طور طریقے بھی شاہانہ تھے مگر عدالتی فیصلے اسلامی قوانین کی روشنی

میں کیے جاتے تھے۔ شاتم رسول ﷺ کے لیے موت کی سزا بنوعباس کے پورے دور میں برقرار رہی ایک موقعہ پر خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ شاتم رسول ﷺ کو کیا سزا دی جائے۔ امامؒ نے غضب ناک ہو کر فرمایا "اس امت کو جینے کا حق ہی نہیں جو اپنے نبی ﷺ پر سب وشتم برداشت کر لے۔ ایسے شخص کو قتل کر دیا جائے اور جو صحابہؓ کو گالی دے اسے کوڑے مارے جائیں۔" (قاضی عیاض اندلسی۔ الشفاء)

خلافت عثمانیہ کے دور میں:

بنوعباس کے زوال کے بعد پہلی مرتبہ خلافت عربوں کے اتھ سے نکل کر ترک حکمرانوں کے پاس آ گئی۔ یہ وہ دور تھا جب نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی اور قسطنطنیہ پر مسلمانوں کا اقتدار قائم ہو گیا۔ عثمانیوں کے پورے دور حکومت میں عدالتی فیصلے فقہ اسلامی کے مطابق کیے جاتے تھے اور توہین رسالت پر موت کی سزا کا قانون باقاعدہ طور پر موجود تھا۔ کمال اتاترک کے عہد میں اسلامی قوانین کو ترک کر دیا گیا اور سیکولر طرز حکومت اختیار کر کے یورپی قوانین نافذ کر دیے گئے۔ یہ سانحہ چودھویں صدی ہجری کے وسط میں رونما ہوا اور یوں لادینی قوتوں کو توہین رسالت کے قانون کے خاتمے کے لیے تیرہ صدیوں تک انتظار کرنا پڑا۔

یہاں مناسب ہوگا کہ دو ایسے ملکوں کا بھی تذکرہ کیا جائے جہاں مسلمان اقلیت میں تھے مگر اس کے باوجود طویل عرصے تک ان کی حکومت قائم رہی۔ پہلا ملک اسپین (اندلس) ہے جہاں آٹھ سو سال تک مسلمانوں نے حکومت کی جبکہ دوسرا ملک ہندوستان ہے جہاں مسلمانوں کے اقتدار کا سورج تقریباً ہزار سال تک چمکتا رہا۔

اندلس میں قانون توہین رسالت:

آٹھویں صدی سے لے کر پندرہویں صدی عیسوی تک اندلس پر مسلمانوں نے حکومت کی۔ اندلس کی عدالتوں میں اسلامی قوانین نافذ تھے اور توہین رسالت پر سزائے موت دی جاتی تھی۔ ملک بھر میں عیسائیوں کے ساتھ رواداری کا سلوک کیا گیا اور انہیں پوری مذہبی آزادی حاصل تھی۔ عیسائی عوام کو بھی مسلم حکمرانوں سے شکایت نہیں ہوئی اسی لئے متعصب عیسائی پادریوں کی کوشش کے باوجود وہ حکومت کے خلاف اٹھنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ قرطبہ کا

ایک انتہا پسند راہب یولوجیس اسلام دشمنی میں اس حد تک چلا گیا کہ اس نے اہانت رسول کی باقاعدہ تحریک برپا کر دی۔ اس تحریک کے دوران عیسائی نوجوان سرعام نبی کریم ﷺ کی ذات کو سب وشتم کا نشانہ بناتے تھے۔ یہ تحریک 850ء میں شروع ہوئی اور 860ء تک جاری رہی۔ اس دوران توہین رسالت کے مجرموں کو شریعت کے مطابق موت کی سزا سنائی گئی۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق 53 افراد کو اس تحریک کے دوران اہانت رسول ﷺ کے جرم میں قتل کیا گیا۔ یہ تحریک شدت پسند راہبوں اور پادریوں تک محدود رہی اور عیسائی عوام توہین رسالت کے قبیح فعل سے دور ہے۔

ہندوستان میں مسلم حکمرانوں کا دور:

ہندوستان میں کبھی مسلمانوں کی اکثریت نہیں رہی مگر اس کے باوجود تقریباً ایک ہزار سال تک یہاں مسلمان حکومت کرتے رہے۔ مسلمانوں کے دورِ حکومت میں شرعی قوانین نافذ تھے اور توہین رسالت پر موت کی سزا کا قانون موجود تھا۔ مغلوں نے ایک طویل مدت تک اس ملک پر حکمرانی کی اور ان کا دورِ اقتدار تین سو سال سے اوپر چلا جاتا ہے۔

مغل دور حکومت میں توہین رسالت کے دو مقدموں کی خاصی شہرت حاصل ہوئی۔ پہلے مقدمے کا تعلق جلال الدین اکبر کے عہد سے ہے۔ اکبر ہندو مؤرخوں کا پسندیدہ حکمران ہے اور وہ اسے سیکولر حکمران کا درجہ دیتے ہیں۔ اکبر بڑی حد تک ہندو بیگمات کے زیر اثر تھا اور بے دین قسم کی درباریوں نے بھی اسے گھیر رکھا تھا۔ اس کے دور میں ایک مالدار ہندو برہمن کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا جس نے نبی کریم ﷺ کی ذات کو سب وشتم کا نشانہ بنایا تھا۔ ہندو بیگمات اور خوشامدی درباریوں نے مجرم کو بچانے کی انتہائی کوشش کی مگر شیخ عبدالغنی (قاضی القضاء) نے اس بدبخت کو قتل کرنے کا حکم دیا اور شہنشاہِ اکبر نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس فیصلے کو قبول کیا۔ ملا عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں بڑی تفصیل سے اس واقعے کو ذکر کیا ہے یہ تو مغلوں کے عروج کا دور تھا ان کے دورِ زوال میں بھی ایسا ایک واقعہ پیش آیا۔ ذکریا خان (1707ء۔1759ء) پنجاب کے گورنر کے عہدے پر فائز تھا۔ 1734ء میں سیالکوٹ کے ایک کھتری نوجوان حقیقت رائے نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ لاہور میں عدالتی کارروائی ہوئی اور حقیقت رائے کو موت کی سزا دینے کا فیصلہ ہوا۔ پنجاب کے ہندو افسران متحرک

ہو گئے اور ذکریا خان پر دباؤ ڈالنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ذکریا خان نے ہر سفارش کو ماننے سے انکار کر دیا اور بالآخر مجرم کی گردن اڑا دی گئی۔ ہندو مورخ ڈاکٹر بی ایس نجار نے اس واقعے کی تفصیلات بیان کی ہیں اور اس کے کہنے کے مطابق پنجاب میں بسنت کا تہوار اسی رائے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

تیرہ صدیوں کی شہادتیں یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ مسلمان حکمرانوں کے دور میں دنیا بھر میں توہین رسالت کا قانون بھرپور انداز میں نافذ رہا ہے اور ایک دن کے لیے بھی اس میں تعطل نہیں آیا۔ آج اگر کچھ دانشوروں پر خداوندان مغرب کی جانب سے وحی کا نزول ہوتا ہے اور وہ یہ فرمانا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ قانون انسانوں کا بنایا ہوا ظالمانہ قانون ہے اور ایک فوجی آمر نے اسے قوم پر مسلط کر دیا تو ایسے لوگوں کی عقلوں پر صرف ماتم کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ توہین رسالت کا قانون ایک زندہ حقیقت کا نام ہے۔ یہ دھند میں لپٹی ہوئی اساطیری تاریخ کا کوئی گم شدہ باب نہیں ہے۔ یہ چمکتی دوپہر کی طرح روشن اسلامی تاریخ کا حصہ ہے۔ (ہفت روزہ ایشیاء 24 فروری تا 20 مارچ 2011ء)۔

یہ کیسا روح پرور جانفزا نامِ محمد ﷺ ہے

تیری ذاتِ گرامی ہے کہ ہے اک ظِلِ رحمانی
وجودِ پاک تیرا سربسر ہے نورِ یزدانی
یہ کیسا روح پرور جانفزا نامِ محمد ہے
اسے سے دل کی تابانی اسی سے کیفِ روحانی
تیرا اسم مبارک گونج اٹھا اقصائے عالم میں
تیرے خورشید عالم تاب سے ہر گوشہ نورانی
تیری ہمت فلک پیما ہے تُو مصداقِ "اَوْ اَدْنٰی"
یہ تیری شان ہے اعلیٰ کہ ہے محبوبِ سبحانی
تیری انگشت کی جنبش اشارہ دستِ قدرت کا
تیرا ہر کلمہ ہے نطقِ الٰہی ۔ وحیِ ربانی

نعتیہ اشعار:

☆ نامِ احمد لیا تو لگے جھولنے عاشقوں کے قرینے کی کیا بات ہے
بن کے سائل وہاں انبیاء بھی کھڑے ہمسفیر د مدینے کی کیا بات ہے

☆ جس نے مانگا اُسے مل گئی زندگی مُشک و عنبر میں کہاں ایسی تازگی
سات پُشتوں تلک خوشبو بڑھتی گئی مصطفٰے کے پسینے کی کیا بات ہے

☆ جس کو ختمِ نبوت کا خلعت ملا جس کی ضو سے سارا جہاں منور ہوا
دونوں عالم کو جس نے منور کیا آمنہؓ کے نگینے کی کیا بات ہے

☆ بھیک لیتے ہیں یہاں سے شاہ و گدا جو مدینے میں ہر دم ہے رہتا کھلا
اس عطاؤں کے مرکز پہ قربان میں اس کرم کے خزینے کی کیا بات ہے

☆ جس نے روشن صائم دونوں جہاں کر دیئے علم جس میں خدا نے بھی بھر دیئے
مصطفٰے ﷺ کے چہرے کی کیا بات ہے کملی والے کے سینے کی کیا بات ہے

راہ میں کانٹے جس نے بچھائے گالی دی پتھر برسائے
اُس پر چھڑکی پیار کی شبنم ﷺ

سرزمین مدینہ منورہ:

مدینہ کی زمیں بھی کیا زمیں معلوم ہوتی ہے
لئے آغوش میں عرش بریں معلوم ہوتی ہے
ترے جو دو کرم کی ہر ادا میں یا رسول اللہ
نمود شان رب العلمیں معلوم ہوتی ہے
تعالیٰ اللہ اے ارض مدینہ تیرا کیا کہنا
بلندی عرش کی زیر زمیں میں معلوم ہوتی ہے
سراپا حق سراپا نور بے سایہ ز سر تاپا
بشر کہنے کی کچھ صورت نہیں معلوم ہوتی ہے
سیہ کاران امت کے لئے زلف سیاہ ان کی

سراسر رحمتہ اللعلمیں معلوم ہوتی ہے
گنہ گاروں سے پوچھو زاہدو رتبہ محمد ﷺ کا
انہیں قدر شفیع المذنبیں معلوم ہوتی ہے
خدا جانے کہ سودا سر میں ہے یا درد ہے دل میں
مگر اک چوٹ سی مجھ کو کہیں معلوم ہوتی ہے
نتیجہ یہ ہوا اس آستاں پہ جبیں سائی کا
بجائے سنگ در میری جبیں معلوم ہوتی ہے
نگاہ یار کی تاثیر سید ہے بڑی انمٹ
جہاں پر تھی کسک اب تک وہیں معلوم ہوتی ہے

جناب شاہ سید ابوالحامد محمد

جشنِ میلاد النبی ہے کیوں نہ جھومیں آج ہم
مسکراتی ہیں بہاریں سب فضا پُر نُور ہے
سُنا ہے آپ ﷺ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ

کلام حضرت سیدنا گولڑوی۔ وصال حضرت مہر علی شاہ 1356ھ

اس صورت نوں میں جان آکھاں جاناں کہ جانِ جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان توں شاناں سب نبیاں
یہ صورت ہے بے صورت تھیں بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دِسے اس مورت تھیں وچہ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں
یہ صورت شالا پیش نظر رہے وقت نزع تے روزِ حشر
وچہ قبر تے پُل تھیں جد ہوسی گذر سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں
حُجرے تھیں مسجد آؤ ڈھولن توری جہات دے کارن سارے سکن
دو جگ رکھیں راہ دا فرش کرن سب انس و فلک حوراں پریاں

سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

☆☆☆☆☆

اک نام سجن دا گا رہی رگ رگ تے لوں لوں ساہاں نال
کراں یاد میں سوہنی جھات نوں اُس سفر عرب والی رات نوں
اُس حمرا وادی گھات نوں یا لیتنی یوم الوصال
دل لگڑا بے پرواہاں نال جتھے دم مارن دی جھال نہیں
ربی الٰہی صمدی صل وسلمہ علی النبی
فاطمہ الزہراؓ علیؓ حسینؓ جگ دی پناہاں نال
مہر علیؓ ہے حُب نبیؐ حُب. نبیؐ ہے مہر علیؓ
لحمک لحمی جسمک جسمی فرق نہیں مابین پیا

متفرق نعتیہ اشعار

عنوان (فرمودہ دنوشتہ از مولانا بشیر احمد کوٹلی لوہاراں)

خدا کے سب ہیں بندے پر خدا ملتا نہیں ان کو
خدا ملتا ہے ان کو جو بنے بندے محمد کے
بشیر ان کی ثنا کرتے ہوئے گر تیرا دم نکلے
فرشتے غسل دیں لاشے تیرے کا آب زمزم سے
رخ مصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا کوئی اور آئینہ
نہ ہماری چشم خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں
یا خدا جسم میں جب تک کہ مری جان رہے
تجھ پہ صدقے تیرے محبوب کے قربان رہے
کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ
نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

(ماخوذ: وعظ حصہ اول)

پھول وعظ و نصیحت کے میں چنتا رہا
کوئی سمجھا رہا تھا میں سنتا رہا

(راقم)

شمائل ترمذی شریف سے بعض درخشندہ باتیں:

(مولف امام المحدثین حافظ محمد بن عیسیٰ بن سودۃ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ مع اردو شرح وخصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جناب محمد زکریا سہارنپوری)

1۔ بہترین صلہ رحمی والد کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک ہے۔

(رواہ مسلم)

2۔ نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کشی (حلیہ مبارک کی) قابو سے باہر ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا جمال ظاہر نہ کیا گیا ورنہ آدمی آپ کو دیکھنے کی طاقت نہ رکھتے۔

(امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ)

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
حیا سے سر جھکا دینا ادا سے مسکرا دینا
حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا

باب 2 مہر نبوت۔ پہلے باب میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے 40 احادیث لیں۔ دوسرے میں 18 احادیث ص 28 ف۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات پاک ہیں۔

ص 29: سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ عرش بھی روح کی خوشی میں جھوما۔ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے اسلام لائے۔ وصال 5ھ بعمر 37 سال۔ ستر ہزار فرشتے جنازہ میں شریک ہوئے۔ حدیث میں ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے قبر کی تنگی ان کے لئے بھی پیش آئی۔ (بے شمار کتب حدیث میں یہ روایت ہے۔ بالکل درست ہے۔ حضور خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک متغیر ہوا۔ فرمایا۔ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تسبیحات پڑھیں۔ پھر آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے۔ (راقم الحروف)

اے توکلی! قبر سے غافل نہ ہو یادالٰہی میں شب وروز بسر کر (راقم)

باب 4۔ کنگھا کرنا مستحب ہے۔ حدیث میں ترغیب بھی فرمائی گئی ہے۔

باب 5۔ حدیث میں سیاہ خضاب کی ممانعت ہے۔

باب 8۔ لباس کے بارے میں 16 احادیث ہیں۔ کرتہ مبارک صرف ایک ہی تھا۔ صبح کے کھانے سے شام کے لئے بچا کر رکھنا معمول نہ تھا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی کوئی شے بھی دو عدد نہ تھی۔ (کرتہ مبارک نصف پنڈلی تک: علامہ شامی ؒ) ص 57: یحیٰ بن معین ؒ حدیث کے امام نے دس لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے لکھیں۔ موت حیات کا اعتبار نہیں۔

باب 7۔ گیروی رنگ آپ ﷺ نے پہنا ہے۔ (کتان بمعنی السی) ص 64 شمائل ترمذی مذکورہ۔

باب 11۔ نعلین شریف۔ ص 68 میں بحوالہ رسالہ زاد سعید از جناب تھانوی۔

آنجناب ﷺ کی نعلین شریف کی زیارت سے آپ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے' ظالموں سے نجات ملتی ہے' ہر دل عزیزی ملتی ہے۔ ہر مقصد میں اس کے توسل سے کامیابی ہوتی ہے۔ 11 احادیث۔

امام الانبیاء ﷺ ہر اچھے کام کی ابتداء دائیں ہاتھ سے فرماتے۔ پیتل اور لوہے کی انگوٹھی حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔ آپ ﷺ کی انگوٹھی مبارک شیخین ؓ (ابو بکرؓ و عمرؓ) نے پہنی۔ حضرت عثمان ؓ سے بیر اریس میں گری اور نہ ملی۔

ص 87: روافض کے کفر میں اختلاف ہے۔ مگر فاسق ہونے میں نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ ص 90 پر ہے کہ امام محمد باقر ؓ امام حسنین کریمین ؓ بائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔

باب 17: عمامہ شریف چھ ہاتھ لمبائی کا: امام نوی ؒ۔ منادی ؒ: سات ہاتھ کا بھی تھا۔ ملا علی ؒ: ایک بارہ ہاتھ کا بھی تھا۔ صاحب مدخل: سات ہاتھ کا۔ عمامہ باندھنا سنت مستمرہ عمامہ باندھنے کا حکم بھی ہے حدیث میں۔ فتح الباری میں ہے: "عمامہ باندھا کرو"۔ حدیث ابن عمر ؓ نے فرمایا عمامہ باندھنا سنت ہے۔ (عینی) عمامہ اسلام کا نشان ہے۔ (غزوہ بدر میں جو ملائکہ تشریف لائے عمامے باندھے ہوئے تھے) توکلی! تو بھی اس سنت پر عمل کر!

آپ کا پاجامہ پہننا مختلف فیہ ہے۔ یہ محقق ہے کہ پاجامہ شریف موجود تھا۔ بوقت

وصال بعد از وصال ترکہ میں بھی تھا۔ ابن قیم نے لکھا کہ آپ نے پاجامہ خریدا تھا۔ صحابہ کرام ؓ اجازت لے کر پہنا کرتے تھے۔ اہل کتاب پاجامہ پہنتے تھے اس لئے مخالف کا حکم بھی دیا۔ پاجامہ ٹخنوں کے نیچے ہونے پر سخت وعید آئی ہے۔ (حدیث مبارکہ) "وہ حصہ آگ میں جلایا جائے گا"۔ نصف ساق تک رکھے۔ بمطابق سنت۔

"پاؤں گھسیٹ کر چلنا منع ہے" مرد کے لئے۔ ص 106 مذکورہ کتاب حدیث۔

باب 20۔ قناع: وہ کپڑا جو سر مبارک پر عمامہ کے نیچے رکھتے۔ (راقم: مثل ٹوپی) ص 112: علامہ ذہبی ؒ نے 40 گناہِ کبیرہ لکھے ہیں۔ ابن حجر مکی ؒ نے 467۔ ملا علی قاری ؒ نے اغلام بازی' فرض نماز کو وقت کے آگے پیچھے پڑھنا، رحمت سے نا امید ہونا بھی ان میں شامل کیا ہے۔ سیدنا سرورِ کائنات' باعث تخلیق کائنات' سرچشمۂ انوار' مصدرِ ایمان شیخ معظم حبیب محتشم ﷺ ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرماتے۔ ص 112

باب 24۔ حضور نور علی نور ﷺ انگلیاں تین مرتبہ چاٹ لیا کرتے تھے۔ بعد از طعام۔ راوی کعب بن مالک ؓ چھوٹا چھوٹا لقمہ لیتے تھے۔ جو کا بن چھنا آٹا ہوتا۔ میدہ کی روٹی کبھی نہ کھائی۔ میز پر نہ کھایا بلکہ دستر خوان پر۔ فرمایا: سرکہ اچھا سالن ہے۔ جلالہ جو مرغی گندگی کھاتی ہے مکروہ ہے۔ زیتون کا تیل پسند فرمایا "کھاؤ اور مالش کرو"۔ درخت کی عمر ایک ہزار سال ص 120 (توکلی! مظاہر حق جلد 1-4، اور تفسیر حقانی بھی خریدیئے) "کدو عقل اور دماغ کو تقویت دیتا ہے" سیدنا عثمان غنی ذوالنورین مظلوم شہید مدینہ منورہ ؓ آٹے' شہد' گھی کا حلوہ بنا کر لائے۔ ص 132 چاقو سے کاٹنے کی ممانعت آئی ہے۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

لبیں کاٹنے کا حکم فرمایا۔ کھجور سے بھی رحمۃ اللعلمین سید المرسلین ﷺ روٹی کھائی۔ بعض علماء: لبیں (مونچھیں) منڈوانا سنت بعض علماء: کٹوانا سنت۔ پیالہ مبارک لکڑی کا تھا۔ بعد میں آٹھ لاکھ درہم میں فروخت ہوا۔ نضر بن انس ؓ کی میراث میں تھا۔

نسخہ: نبیذ کیا ہے؟ کھجور' سوگی پانی میں بھگولیں۔ اثر نکلنے پر پی لیں۔ مقوی اور مفرح ہے۔ ککڑی تازہ کھجور کے ساتھ کھائی۔ (حدیث)۔ خربوزہ تازہ کھجور کے ساتھ کھایا۔ تربوز تازہ کھجور کے ساتھ کھایا۔ (حدیث)

☆ جو دعا سیدنا خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ معظمہ کے لئے کی وہی دعا دو چند مدینہ منورہ کیلئے کرتا ہوں۔ راوی سیدنا ابو ہریرہؓ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ: میٹھی اور ٹھنڈی شے پسند تھی۔ اس سے ثابت ہوا مدینہ شریف کی برکات مکہ معظمہ سے دو چند ہیں۔ راقم

☆ بحوالہ حدیث خوشبو کی اصل جنت سے نکلی ہے اس لئے انکار نہ کرنا چاہیے۔ دودھ اور تکیہ کا بھی۔

جناب سید المرسلین ﷺ کا اجمل المخلوقات اور بدر البدور ہونا مسلم ہے۔ ص 172

باب 34۔ گفتگو میں جلدی نہ فرماتے۔ تین تین بار بھی فرماتے۔

باب 35۔ ہنسا صرف تبسم ہی ہوتا۔ طبعاً آنکھیں سرگیں۔ دائم الفکر' پے در پے مغموم رہتے صحابہؓ کی دالداری کے تبسم فرماتے۔

نوٹ: میرا بیٹا محمد احمد بعض وجوہ کے باعث لاپتہ ہوتا۔ مزارات پر رہ کر واپس آتا۔ خصائص لکھنے کے دوران راقم نے لکھا: یا اللہ یہ عظیم ترین نیک کام ہے۔ شمائل ترمذی سے لکھ رہا ہوں۔ اس کے طفیل میرا بیٹا محمد احمد واپس لوٹا دے۔ مجھے دے دے۔ جس رات یہ لکھا۔ محمد احمد دیپالپور آستانہ رزاقیہ خالقیہ پر تھا۔ صاجزادہ محبوب خالق صاحب کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔ صاحبزادہ صاحب نے راولپنڈی صاحبزادہ (ر) کرنل الطاف محمود ہاشمی صاحب کو فون کیا" آپ کا ایک مرید یہاں ہے" کرنل صاحب نے بات کی۔ معلوم کر کے کہ محمد احمد ہے مجھے فون کیا۔ راقم نے دیپالپور صاحبزادہ صاحب سے کہا" اسے اپنے پاس رکھیو" محمد سلیم اختر نے گاڑی کروادی میں جا کر لے آیا۔ اور میں نے نذر مانی تھی کہ اسے لے کر دربارِ عالی مدینہ منورہ میں حاضر ہوں گا۔ مارچ 2011ء میں پاسپورٹ جمع کروا دیئے۔ برائے حاضری و سلام و عمرہ حرمین شریف۔ مع دخترم ساجدہ جو کہ لاہور شہر میں مقیم ہے۔

ص 183۔ ایک ماہ کے سفر کی دوری تک آنجناب سید المرسلین ﷺ کا رعب جاتا تھا۔ اگر آپ ﷺ تبسم نہ فرماتے تو حاضرین کو رعب کی وجہ سے پاس رہنا مشکل ہوتا۔ رحمت عالمیان ﷺ امت کی ہر سہولت کا دروازہ کھول گئے۔ آپ کا مزاح کیسا ہوتا؟

مثال: سیدنا انسؓ کو ایک بار فرمایا: "یا ذوالاذنین" اے دو کانوں والے' ان کے

کانوں میں کوئی امتیازی خصوصیت ہوگی۔ (مترجم و شارح) نغیر ایک جانور مثل بلبل۔ ابو عمیرؓ نے ایک جانور پالا ہوا تھا۔ وہ مر گیا۔ فرمایا" اے ابو عمیرؓ! نغیر کہاں جاتی رہی؟ راوی انسؓ۔ اس حدیث سے بعض علماء نے سو سے زائد مسائل نکالے۔ (حاصل کئے)۔ آپ کے مذاقی فقرے میں بھی سو سو مسائل و نکات۔ اللہ تعالیٰ علماء کی قبور سراپا نور بنائے جنہوں نے دین کی خدمت کی۔

☆ راوی حسن بصریؓ: "جنت میں بوڑھی عورت داخل نہیں ہو سکتی" وہ عورت روتی ہوئی لوٹنے لگی۔ تو فرمایا "بوڑھی عورتوں کو کنواریاں بنا کر جنت میں داخل کریں گے" حدیث نمبر 6۔

نوٹ: راقم گنہگار رب العلمین رحیم و کریم جل جلالہ کے حبیب رحیم و کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شمائل و خصائص مبارکہ fair کر رہا ہے۔ ان کے وسیلہ سے یہ درخواست ہے بدرگاہ الٰہ

بہر حق سوئے غریباں یک نظر
غریبم یا رسول اللہ غریبم
ندارم دو جہاں جز تو حبیم
یا سیدنا ملجا و ماویٰ حبیب اللہ
لگا تکیہ گنہاوں کا پڑا دن رات سوتا ہوں
مجھے اس خوابِ غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ ﷺ
محبت غیر سے میری چھڑا دو یا رسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

☆☆☆☆

آ محبوبا کر روشن خانہ ہوون دور انھیرے
چڑھ چندا کر روشن خانہ ہوون دور انھیرے
وچہ اڈیکاں راہی تکن شوق جہاں نوں تیرے
بخشو ایسی نظر اے پیارے

دیکھاں ہر جا میں تیرے نظارے
ہے یہ میری امنگ اپنی الفت دا رنگ
آ چڑھانا میری بگڑی نوں آ کے بنانا

باب 37۔ شعر میں صحیح مضمون ہو تو اچھا ہے۔ راوی عائشہ صدیقہ کائنات سلام اللہ علیہا: سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا شعر آپ ﷺ پڑھ لیا کرتے تھے۔ (سیدنا حسان رضی اللہ عنہ سے نعتیہ اشعار سماعت فرمایا کرتے تھے۔ راقم) "ہر تکلیف کا ثواب ہوتا ہے" بشرطیکہ صبر کیا جائے۔ (راقم)

معجزہ:

غزوہ حنین میں مٹی اور کنکریاں اٹھا کر "شاہت الوجوہ" فرما کر کفار پر پھینکیں۔ کافر بدحواس ہو گئے۔

نوٹ: صرف ایک واقعہ سے اشکال (شک وغیرہ نہ کرنا چاہیے جب تک بے شمار روایات کسی بارے میں معلوم نہ ہوں۔

فرمایا: عمرۃ القضا میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے شعر تیر برسانے سے زیادہ سخت ہیں۔ آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا: جب تک فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شعر پڑھنے سے روکا تھا۔ یہ لسانی جہاد ہے۔

باب 38۔ "خرافہ ایک شخص تھا جسے جنات پکڑ کر لے گئے تھے۔ کافی عرصہ رکھا۔ پھر لوگوں میں چھوڑ گئے۔" یہ آنجناب رسالت مآب ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے۔

باب 39۔ سوتے وقت دائیں رخسار تلے دایاں ہاتھ رکھتے۔ پھر دعا پڑھتے: "رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك" "اے اللہ مجھے قیامت کے دن عذاب سے بچائیو۔ حضور شفیع المذنبین ﷺ یہ دعا پڑھتے اور ہم مسلمان ایسی دعائیں کتنی بار پڑھتے ہیں؟ غور و فکر فرمائیے۔

راوی سیدنا براء بن عاذب رضی اللہ عنہ۔ اظہار عبدیت کے لیے فرماتے۔ حالانکہ معصوم ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: "بندہ کا تقاضا مانگنا ہی رب سے تعلیم امت کے لیے"

نوٹ از مترجم و شارح: اطباء نے بائیں طرف کروٹ لے کر سونا اچھا بتایا کہ ہضم بہتر ہوتا ہے۔ اطباء صحیح یا سیدنا محبوب خدا تعالیٰ ﷺ۔ بائیں طرف منہ کر کے سونے پر جسم کا وزن دل پر

نقصان دہ ہوتا ہے۔ اخلاص و معوذتین تین بار پڑھ کر سونے سے فرشتہ بطور محافظ ساری رات کے لیے ہوتا ہے۔ مسبحات (سورتیں) بھی تلاوت فرماتے۔ کافرون سورۃ بھی۔ تواضع کا مفہوم ہے اپنا کام خود کرنا۔ ہزاروں واقعات ہیں۔

باب 30۔ رب کا شکر کرنا لازم ہے۔

باب 40۔ حضور سید الاولین و آخرین ﷺ کی ہر حرکت اور سکون عبادت ہے۔ ہر کلام اور خاموشی ذکر ہے۔ (مغفرت و مراتب اعلیٰ ترین کا پروانہ ہونے کے باوجود)

مودبانہ و عاجزانہ التجا: یا ملجاو ماویٰ یا دلیل المتحیرین یا غیاث المستغیثین یا امان الخائفین یہ بندۂ ضعیف و ناتوان و پر تقصیر جو لکھ رہا ہے شرف قبولیت بخش دیں۔

بندہ گنہگارم شرمسارم تو رحم کن رحیما
زکردہ خویش حیرانم سیاہ شد روزِ عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیمان یارسول اللہ ﷺ

آمین۔ ثم آمین۔ محمد عبدالخالق توکلی

راقم کو یہاں بہت رونا آیا۔ اسے بھی قبول فرمالیجیے۔ ساری اولاد کو صراط مستقیم پر چلا دیجیے۔ سبھی کے مصائب و آلام دور فرما دیجیے۔ اس عبد ذلیل کو نفس امارہ اور مکروہات دنیاوی سے ہمیشہ کے لیے بچائیے۔

ممبر تیرا عرش بریں
یا رحمۃ للعٰلمین ﷺ
رب سلم علیٰ رسول اللہ
مرحبا مرحبا یا حبیب اللہ

یہ درود و سلام دورانِ تقریر حضرت خواجہ اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ خواصپوری پڑھایا کرتے تھے۔

حدیث مبشرہ:

فرائض کی قدرے کوتاہی نوافل سے پوری کر دی جائے گی۔ بروز قیامت (مفہوم)۔ ابوداؤد شریف "قیامت کو انگلیوں کا محاسبہ ہوگا کہ اپنے اعمال بتائیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ عابدہ راکعہ ساجدہ قائمہ صائمہ معظمہ مکرمہ مفسرہ محدثہ عالمہ مجتہدہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ آل عمران کے آخری رکوع کی آیات پر ساری رات گریہ فرماتے رہے۔ (روتے رہے) (نماز کے ہر رکن پر)۔ ''میں شکر گزار بندہ نہ ہوں''

نماز تراویح پر پوری امت کا متفقہ اجماع ہے۔ ص 229 ائمہ اربعہ: رکعات بیس 20 البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مشہور قول کے موافق 36 رکعات خلیفہ کے حکم پر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تخفیف نہ کی۔ فقہ حنبلی کی کتاب مغنی میں 20 رکعات۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ: 20 رکعات رحمۃ اللہ علیہ

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: 20 رکعت

حنفیہ کے علاوہ دوسرے امام وتر کی ایک رکعت پڑھتے۔ حالانکہ حدیث میں ایک رکعت پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ ص 221

باب 41۔ صلوٰۃ الضحیٰ پر 19 صحابہ رضی اللہ عنہم راوی۔

باب 42۔ گھر میں نوافل لازماً پڑھیں۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کے 500 اسمائے گرامی نقل فرمائے ہیں۔

باب 43۔ سرکار دوجہان علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت روزے رکھتے۔ پیر اور جمعرات کا خصوصاً۔

باب 44۔ قرأت۔ ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ صاف صاف حرفاً حرفاً فرماتے۔

باب 46۔ ''مجھے دنیاوی راحت و آرام سے کیا کام'' قابل توجہ!!

نوٹ: صالحین 39 رکعت پڑھتے تھے۔ (دراصل ہر چار رکعت کے بعد چار نفل پڑھتے تھے۔

باب 49: حیا کے سینکڑوں واقعات بے مثل سیرت طیبہ سے ملتے ہیں۔) آج کل ہماری اکثریت مجسمۂ بے حیائی ہے۔ ہم نے حیا و شرم کا جنازہ نکال دیا ہے۔ راقم

امام ابن عربی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے ایک ہزار نام مبارک نقل فرمائے۔

انسانی جسم کے جوڑ ہیں۔ ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہے۔ روزانہ صدقہ اس لئے کہ رب نے صحیح سلامت رکھا۔ خندہ پیشانی' خوش خلقی بھی صدقہ ہے۔ سبحان اللہ کہنا بھی صدقہ ہے۔ اللہ اللہ کہنا بھی صدقہ ہے۔ راقم۔

باب 54۔ وصال پاک کا ذکر۔ باب 55۔ میراث۔ متروکہ مال صدقہ ہے۔ جو وارثوں میں تقسیم نہ ہوگا۔

باب 56۔ زیارت خواب میں۔ راقم عرض کرتا ہے: حضور سرورِ انبیا ﷺ جسے چاہیں اپنی زیارت سے مشرف فرمادیں۔ ایسے سینکڑوں واقعات ہیں۔ راقم نے بھی چند ایک کا ذکر اپنی کتاب ''بے مثل ولادت و سیرت طیبہ حضرت محمد ﷺ صفحات 520ء میں کیا ہے جسے زاویہ پبلشرز لاہور نے شائع کیا ہے۔ درود شریف بھی آنجناب رسالت مآب ﷺ کی بے حد صفت' شان اور مدح ہے۔

☆ آخری صحابی ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کا وصال 110ھ میں ہوا۔

☆ سرکار دوعالم ﷺ کے فضلات امت کے لیے پاک ہیں۔

☆ سید المرسلین ﷺ کے مذاقی فقرے میں بھی سو سو مسائل ہیں۔

(ماخوذ: شمائل ترمذی۔ مترجم و شارح جناب محمد زکریا سہانپوری)

☆ مترجم و شارح شمائل ترمذی کے الفاظ: نورِ مجسم ﷺ کی تصویر کشی قابو سے باہر ہے۔''

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سماں بقعۂ نور:

راقم بحوالہ کتاب شب حسین بہ عرش بریں مصنف حضرت خواجہ محبوب عالمی ہاشمی سیدی علیہ الرحمۃ عرض کرتا ہے جب سراجاً منیرا ﷺ براق پر سوار ہونے لگے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا۔ اے جبریل علیہ السلام میرے محبوب ﷺ کے جسم اطہر پہ جو ستر ہزار (بہ روایت دیگر، شاید 1 ہزار) پردے حجاب رکھے ہیں ان میں سے ایک حجاب اتارتا کہ محبوب ﷺ کا حسن و جمال ظاہر ہو۔ چنانچہ تعمیل حکم ہوئی۔ آپ کے جسم اطہر سے ایسا نور نکلا جو کہ 1 لاکھ ساٹھ ہزار ملائکہ کے نور پر غالب آ گیا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک نوری شمع تھی جو کہ کرسی کے نور سے روشن کی گئی تھیں اور براق کے آگے ایک شمع تھی جو کہ نورِ عرش سے روشن کی گئی تھی۔ بطحا کا میدان بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ آنجناب رسالت مآب ﷺ کا نور سبھی پر غالب آیا۔ سبحان اللہ۔ یہ تمام حجاب قیامت کے دن اتارے جائیں گے اور آپ ﷺ کی شانِ اقدس جمیع مخلوق پر ظاہر ہوگی۔

نور نبی دا چمکاں مارے جاوے طرف آسماناں
اجے ستر ہزار پردیاں اندر چمکے نبی یگاناں

زریں کلام:

حضرت ام الکتاب و عقل کل
شہسوارِ لا مکاں ختم رسل
(رومی ؒ)

روئے محبوبِ حقیقت میں وہ آئینہ ہے
اپنی ہستی کا کیا جس میں نظارہ حق نے۔
(اعظم چشتی ؒ)

اے ہزاراں جبرائیل اندر بشر
بہر حق سوئے غریباں یک نظر
(رومی ؒ)

مثنوی شریف آف رومی ؒ دراصل پہلوی (فارسی) زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اور مفہوم ہی ہے۔اسی لئے اسے

ہست قرآن در زبانِ پہلوی

جناب رومی ؒ نے فرمایا ہے:

با محمد بود عشق پاک جفت
بہر عشق او را خدا لولاک گفت
(رومی ؒ)

مفہوم:

جب خدا تعالیٰ جل جلالہٗ کو شانِ محمدیت میں ظاہر ہونے کی خواہش ہوئی تو فرمایا اے محبوب! اگر تو نہ ہوتا میں اپنی شانِ ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا۔

"لولاک لما خلقت الافلاک" یہ حدیث بالکل درست ہے۔آج تک لاکھوں علمائے

حق نے اسے نقل فرمایا ہے۔آج کے دور میں بعض جہلاء اسے صحیح نہیں جانتے۔(راقم الحروف)

محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی
(اسرارِ معرفت از امانت علی چشتی ؒ مزار مجاہد آباد لاہور)

اس کے مصنف حضرت سید مہر علی گولڑوی علیہ الرحمتہ ہیں۔اس کتاب سے درج ذیل قیمتی جواہرات نکالے:

حضرت گولڑوی ؒ کی کتب دیکھ کر راقم یہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ ؒ علوم کے سمندر ہیں۔

ایک آرزو:

بار بار وقت لائے خدا، جائیں دربار پر

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا کا مفہوم: "یا اللہ مجھے عذاب سے بچا" یہ دراصل حضور خیر البشر ﷺ نے تعلیم امت کے لیے فرمایا ہے۔(راقم)

تیری کس کس آن پر کوئی مرے

سرکارِ دو عالم ﷺ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔اور ہر ماہ کی 13,14,15 تاریخوں کو روزے رکھنے کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے۔

"مشعل راہ"

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

حضرت گولڑوی ؒ نے ابتداء میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے مثل حیات طیبہ تحریر فرمائی ہے۔سبز کپڑے کو آپ ﷺ نے پسند فرمایا ہے۔جمعہ کے روز سرخ چادر آپ ﷺ کے پاس ہوتی۔(سرخ لکیروں والی) خوشبو اور اثمد سرمہ کا استعمال فرماتے۔رات کو تین بار مسواک فرماتے۔سونے سے قبل، بوقت تہجد، سونے کے بعد۔

اسامی بمعنی نام، اعمال (چچے) عمات (پھوپھیاں)

نوٹ: سرکار دو جہان ﷺ نے صرف چند مکتوبات شریف غیر مسلم حکمرانوں کو ارسال نہیں فرمائے بلکہ مکتوبات شریف بے شمار ہیں۔ (علامہ مجاہد الحسینی فیصل آبادی)

جس نے مدینے جاناں کر لو تیاریاں
بیڑا محمد والا لینداں پیا تاریاں
رب دا حبیب اوتھے سب دا طبیب اوتھے

مفہوم حدیث مبارکہ:

1۔ "عبث اور فضول چیزوں کو چھوڑنا آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں ہے"۔

2۔ "حیا سب بھلائیوں کا مجموعہ ہے"۔

3۔ علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بہتر ہے (قرآن مجید کے حوالہ سے تخلیق آدم علیہ السلام کے وقت ملائکہ نے عرض کیا تھا ہم عابد ہیں۔ رب نے اپنے خلیفہ ابوالبشر علیہ السلام کو علم عطا فرمایا) صاحب علم ابوالبشر علیہ السلام کے سامنے فرشتے بھی سجدے میں گئے۔

4۔ "اہل وعیال کی تادیب وتہذیب میں غفلت نہ کرو"

5۔ "اپنی لاٹھی اپنے اہل وعیال سے نہ اٹھا"

6۔ "اپنے آپ کو اصحاب قبور میں شمار کر"

7۔ صرف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت شدہ احادیث 104 حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے مع متن اور ترجمہ تحریر فرمائی ہیں۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت شدہ 97 تحریر فرمائی ہیں۔

8۔ "سورج اور چاند کی طرف منہ مت کر بلکہ پیٹھ کر۔ منہ کرنا بیماری ہے"۔ مفہوم

9۔ سورۃ یٰسین کی تلاوت بکثرت کر' آیۃ الکرسی' سورہ حشر' سورۂ ملک' سورۂ اخلاص' سورۃ البقر کی بھی تلاوت بکثرت کرو

10۔ دھوپ میں بیٹھنا بہت مضر ہے۔

11۔ "روغن زیتون کھاؤ اور مالش کرو"

12۔ طعام نمک سے شروع کرو اور نمک پر ختم کرو"

13۔ اے علیؓ! "چاند کی پہلی اور درمیانی رات اپنے اہل کے قریب مت جا" اس سے مولود

پر جنون کا خطرہ ممکن ہے۔ "جنات ان راتوں میں محبت کرتے ہیں اپنی عورتوں سے"

14۔ نیا کپڑا پہنو تو پرانا فقیر (غریب) کو دے دو (مفہوم)

15۔ سفید سر اور دم کتا سانپ معلوم ہو تو مار دو۔ یہ شیطان ہوتا ہے"۔ (کالا کتا بھی شیطان: راقم)

16۔ "اکیلا سفر نہ کر"

17۔ وہ بدترین ہے جس سے اچھائی (بھلائی) کی امید نہ ہو۔

18۔ "ستر سال والے کو آسمان اور زمین والے دوست رکھتے ہیں"۔

19۔ اسی سال عمر پر گناہ صاف ہو جاتے ہیں۔ نوے سال عمر پر سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ سو سال عمر والا زمین میں خدا کا جلیسی ہوتا ہے۔ (تحقیق الحق فی کلمۃ الحق)

راقم: پھر قیامت کے دن کا حساب کہاں گیا/ رہا؟؟؟؟ مفہوم یہی ہوگا کہ وہ یادِ الٰہی میں رہنے والا ہو۔ تبھی جلیسِ رب العزت ہوگا۔

برائے طالبین آخرت:

قدم بوسی پیر دی کر لے جے جنت جاوناں
ہو دیوانہ پیر دا جے فیض رحمت پاوناں
حبشی بلالؓ وانگ توں بھی ہو جا دیوانہ پیر دا
وانگ پر وانے توں بھی جان نوں جلاوناں
مائی سمیہؓ دے وانگ توں بھی عاشق ہو جا پیر دا
خطرہ نہ رکھیں جان دا جے ساتھ اس دے جاوناں
ٹکٹ لے توحید دی ناواں لکھا لے پیر دا
قدم پھڑ لے پیردے جے پار پل تھیں جاوناں
جے خواہش رب دے دیدار دی جے خواہش نبی رسول دی
دیکھ مکھڑا پیر دا جے نوری جلوہ پاوناں
صدقہ حسنؓ و حسینؓ دا صدقہ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ دا

توں رکھ لے قدماں وچ اسانوں اسیں نال تیرے جاوناں
نام میرا رشید عاجز لکھ لویں اپنے دفترے
محشر میں گنہ گار نوں قدماں دے کول بٹھاوناں
(صاحبزادی رشیدہ بی بی ؒ مزار میاں چنوں)

نوٹ: پیر سے مراد وہ مردِ حق ہے جس کا کوئی قول اور فعل شریعت و طریقت کے خلاف نہ ہو۔ راقم۔ بلکہ جس پر انوار کا ورود ہو اور اسرار کا انکشاف ہو۔ راقم

فی البدیہہ ان اشعار کا پس منظر:

راقم کے والد ماجد جناب مولوی کریم بخش توکلی ؒ (مدفن قبرستان منصور آباد) کے شیخ طریقت کا نام خواجہ اللہ رکھا خواصپوری ؒ ہے۔ یہ بزرگ خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدی ؒ سے موضع بھروال ضلع امرتسر میں بیعت ہوئے جبکہ خواجہ صاحب سیدی ؒ اپنے تبلیغی دورہ پر وہاں مقیم تھے۔ ان کے وصال کے بعد جہان خیلاں شریف نزد ہوشیار پور میں شمس الکونین یتیم پرور خواجہ عبدالخالق ؒ کی صحبت و خدمت میں جا کر فیض و برکات منازل سلوک طے کرتے رہے۔ خواجہ خواصپوری ؒ (وصال 26 رجب 1949ء۔ مزار قبرستان میاں چنوں نزد مسعود آباد بستی، نزد غریب آباد (چمرنگ بستی)) کی ایک صاحبزادی رشیدہ بی بی صاحبہ نہایت کامل اکمل ولیہ کاملہ تھیں۔ خواجہ صاحب خواصپوری ؒ کے وصال کے وقت کوئی عقیدت مند مرید آپ کے پاس نہ تھا۔ آپ کے بیٹے غلام نبی مرحوم نہایت چھوٹے بچے ہی تھے۔ یہی صاحبزادی صاحبہ اوائل عمر ہی سے نت ریاضت، مجاہدہ، ذکر الٰہی، اوراد و وظائف میں مشغول رہتی تھیں۔ بوقت وصال خواجہ صاحب ؒ نے انہیں ہی باطنی نعمت سے مالا مال فرمایا۔ یہ صاحبزادی صاحبہ نہایت باکمال صاحبِ کشف و کرامت تھیں۔ ان کے کشف سے متعلقہ بے شمار واقعات راقم کو ذاتی طور پر معلوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں قلمبند کرنے کا ارادہ ہے۔ صاحب کشف ہونے کے علاوہ اکثر و بیشتر استغراق و سکرت کی حالت میں بھی رہتی تھیں۔ خواجہ خواصپوری ؒ کے اکثر مریدین اور عقیدت مندوں کو فیض سے نوازتی رہیں۔ راقم پر بھی خصوصی نظر کرم رہی۔ راقم کو کئی سال متواتر کافی کافی عرصہ آپ کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا۔ مختلف تبلیغی دورہ پر بھی کئی

مقامات مثلاً راولپنڈی، لاہور، گوجرانوالہ، چنیوٹ، فیصل آباد کے شہروں اور کئی دیہاتوں میں جانے کا موقع ملتا رہا۔ وعظ کرنے میں بھی بدرجہ اتم باکمال تھیں۔ (خواتین کی محفل میں) ایک بار ہمارے ہاں گئی۔ 202R.B میں تشریف لائیں۔ عجیب انوارات و کیفیات کا سماں تھا۔ طریقت پر گفتگو فرما رہی تھیں۔ راقم نے کہا:

ہادی جو بولے خدا بولتا ہے

اس پر صاحبزادی صاحبہ نے کئی اشعار فی البدیہہ ارشاد فرمائے۔ راقم نے نوٹ کر لیے تھے۔ درج بالا اشعار خود ہی پڑھنے لگیں۔

ایک درخواست جو کہ علامہ اقبال ؒ نے جناب داتا گنج بخش علی ہجویری ؒ کی بارگاہ میں کی تھی۔

بِگرد تو گردد حریم کائنات
از تو خواہم یک نگاہِ التفات

بادشاہا بارِ گناہ آوردہ ام۔ بر درت ایں بار را بر پشت دوتا آوردہ ام۔ یا شفیع المذنبین بارِ گناہ آوردہ ام (جامی ؒ)

معلوماتی نوٹ متعلقہ مسجد قرطبہ:

مسجد قرطبہ میں سونے چاندی کے کیل لگائے گئے۔ تعداد ستون 140 ساڑھے 7 ہزار چراغ روزانہ جلائے جاتے۔ بارہ ہزار مزدور۔ آٹھ سال میں مکمل ہوئی۔ 36 سیر تیل (روغن زیتون) استعمال ہوتا رہا۔ (بحوالہ شرح بال جبریل مصنف جناب سلیم چشتی صاحب)

☆ جناب رسالت مآب ﷺ دنیا میں تشریف لائے تاکہ کل عالم پر رحمت کریں۔ (تفسیر روحِ صدق ج چہارم ص 107)

اُن کے در کا جو ہوا خلق خدا اس کی ہوئی
ان کے در سے جو پھرا اللہ اس سے پھر گیا
میرے خیالوں میں سما جائے مدینہ
جس سمت نظر اٹھے نظر آئے مدینہ

راقم یہ کہے گا کہ اپنے دل کو مدینہ شریف بنا لو تا کہ مدینہ منورہ والی سرکار روحِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دل میں آ جائیں۔

حریم ناز حسن میں عجیب بندو بست ہے
بشرؐ ہے اس مقام پر کہ جس سے عرش پست ہے

میری درخواست:

چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

جناب امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عرض کی:

ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

متفرق بہترین اعلیٰ ترین نصائح:

آنکھیں تو کھول شہر کو اندھیرا لے گیا

(صحیح تلفظ۔ واقعہ حرہ جو مدینہ منورہ میں ہوا۔ یزید پلید، فاجر، فاسق کے دور میں)

چاہتا ہوں منیر اس عمر کے انجام پر
ایک ایسی زندگی جو اس قدر مشکل نہ ہو

(منیر نیازی)

ادب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (اب بھی اس طرح جس طرح 12 ربیع الاول 11ھ سے پہلے حکم خداوندی تھا۔ خواجہ فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ (برادر شیخ الاسلام قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ) نے کیا خوب فرمایا ہے

1 باپ جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخر کہتے ہوئے جبریلؑ کو یوں پایا گیا

2 اپنی پلکوں سے درِ یار پر دستک دینا
اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا

3 توحید تو یہ ہے خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے ہے فقط میرے لئے

ادھر بھی آیا کرو میری جاں کبھی کبھی

(حضرت محمد عمر بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جملۂ محبت و انس میرے حضرت صاحب جناب خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ایک مکتوب گرامی میں لکھا تھا۔ راقم)

خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم (لازماً پڑھ کر لطف و سرور حاصل کیجئے!)

مہک رہا ہے نظامِ ہستی، دمک اٹھا ہے شعورِ انساں
حضورؐ کے نقشِ پا کا صدقہ، سجی سجی سی ہے بزمِ امکاں
نہ ہوگا اب ایک بھی ایسا جو تشنۂ نورِ زندگی ہو
نہ ہوگی اب کوئی عقل جس کو ملا نہ ہو روشنی کا ساماں
نہیں ہے ہلکا سا ایک دھبہ بھی روئے ہستی پہ تیرگی کا
حرا کی محراب سے ابھر آیا صدق کا نیر درخشاں
نکھر گیا زندگی کا جوبن، چمک اٹھا کائنات کا رخ
جبینِ آدم میں جو پنہاں تھا وہ نور اب ہوگیا نمایاں
ملا ہے رحمت کا وہ سہارا فلک سے آنکھیں ملا رہی ہیں
وہ پستیاں جن کی ظلمتوں میں سسک رہا ہے وقارِ انساں
چلتی ہیں وہ پیار کی ہوائیں، چمن سے تفریق مٹ گئی ہے
اگر شگوفوں سے پر ہیں شاخیں، تو خار و خس بھی ہیں گل بداماں
مرا غرور اور بے نیازی نہیں کچھ بے سبب تو زیدی
غلام بے دام ہوں نبیؐ کا، میرے خدا کا ہے خاص احساں

(ہفت روزہ ایشیا)

نعت:

توجہ فرمائیے! ایسے کام کیجئے جن سے آپ ان اشعار کے مصداق بن جائیں۔

ان کو دل میں بسا لیا ہم نے

دل مدینہ بنا لیا ہم نے
مل گئے وہ تو پھر کمی کیا ہے؟
دونوں عالم کو پا لیا ہم نے
اُن کے نام مبیں کا شام و سحر
اِک وظیفہ بنا لیا ہم نے
تاجور بھی جہاں کے سائل ہیں
ایسا دربار پا لیا ہم نے
ان کے دامن سے ہو کے وابستہ
سب سے دامن چھڑا لیا ہم نے
نقشِ پائے حضور انور کو
اپنا کعبہ بنا لیا ہم نے
اُن کا ملنا سکندر ایسا ہے
جیسے خالق کو پا لیا ہم نے

اسلام علیك ایها النبی ورحمة الله و بركاته
السلام علینا وعلی عباده الصالحین

ایک نعت شریف کے چند اشعار:

1 تیری رحمتوں کا دریا سرِ عام چل رہا ہے
مجھے بھیک مل رہی ہے میرا کام چل رہا ہے
2 میرے دل کی دھڑکنوں میں ہے شریک نام تیرا
اس نام کی بدولت میرا نام چل رہا ہے
3 سرِ عرش نام تیرا سرِ حشر بات تیری
کہیں بات چل رہی ہے کہیں نام چل رہا ہے
4 اُسے چاہتی ہے دنیا اُسے ڈھونڈتی ہے منزل

رہِ عشق مصطفےٰ ﷺ پہ جو غلام چل رہا ہے
5 چاند اور ستارے یہ سلسلے جہاں کے
تیرے قدموں کی بدولت یہ نظام چل رہا ہے
6 یہ کرم ہے خاص تیرا کہ سفینہ زندگی کا
کبھی صبح چل رہا ہے کبھی شام چل رہا ہے
(قاسم شاہ جہانگیری)

ایک مسلمہ حقیقت: کیا فائدہ؟؟؟

اگر تیرا دل ہی شقاوت پسند
تو حج کی سعادت سے کیا فائدہ؟
اگر تجھ کو عرفانِ کعبہ نہیں
تو حج کی مشقت سے کیا فائدہ؟

کلام میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ متعلقہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

خلفائے راشدینؓ:

پیرؒ مرید صدیق اکبرؓ سن پہلے یار پیارے
حق جہاں دے ثانی اثنین از ہما فی الغارؓ
یار دو جا فاروق عمرؓ سی عدلی کیتا جس چھڑ کے
ایہ شیطان رجیم رلایا نچے اندر پھڑ کے
شب بیدار غنیؓ بھی تریجا جامعہ جو قرآنی
عثمان ذوالنورینؓ پیارا مہتر یوسف ثانیؓ
چوتھا یار پیارا بھائی خاصہ دل دا جانی
دلدل دا اسوار علیؓ ہے حیدر شیر حقانیؓ
جمدیاں سن جس دے آگے بتاں سیس نوائے

خیبر کوٹ کفار گرائیوس ڈنکے دین بجائے
حسنین امامین ہوندی قوت زور نہ لایا بیٹھے من رضائیں
پانی باجھ پیاسے چلے دین دنی دے سائیں
آل اولاد تیری دا منگتا میں کنگال زبانی
پاؤ خیر محمد تائیں صدقہ شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
آل نبی ﷺ اولادِ علیؓ دی سیرت شکل اوناں دی
نام لے آں پاپ نہ رہندے میل اندر نہ رہندی

رب تعالیٰ کا فرمان برائے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام و سیدنا ہارون علیہ السلام:

وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي

ترجمہ: سستی نہ کرنا میری یاد میں۔ (طٰہٰ: 42)

مفہوم:

ذکر رب العزت میں کوتاہی نہ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ فرمایا جا رہا ہے۔ کیونکہ ذکر الٰہی ہی سب مشکلات کی کلید (چابی) ہے۔ یہی وہ چشمہ ہے جس سے عزم و ہمت کے فوارے پھوٹتے ہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم ص 113 مصنف حضرت محمد کرم شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ)

ارشادِ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم:

''موت زندگی کی سب سے بڑی محافظ ہے'' کوئی دوسرا زندگی کو نہیں بچا سکتا۔

اسلامی معلومات:

پہلی ویلفیئر سوسائٹی خلافت راشدہ کے دور ہی میں بنی تھی۔

شاندار رباعی:

اے زلفِ سیاہ تو بلائے دلِ من
زِ لعلِ لبت گرہ کشا دلِ من
من دل ندہم بکس برائے دل تو

تو دل ندہی بکس برائے دل من

حضرت محمد الیاس قادری مدظلہ فرماتے ہیں: (بابت میلاد النبی ﷺ)

جب تلک چاند تارے جھلملاتے جائیں گے
تب تلک جشنِ ولادت ہم مناتے جائیں گے
تم کرو جشن ولادت کی خوشی میں روشنی
وہ تمہاری گور تیرہ جگمگاتے جائیں گے
ذکرِ میلاد مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا
جس کا کھاتے ہیں انہیں کے گیت گاتے جائیں گے

نعتیہ کلام متفرق:

وہ دیکھ شہزاد اُن کا روضہ ریاض جنت سے متصل ہے
بہشت بھی فیض پا رہی ہے شہرِ مدینہ کے گلستان سے

استدعا:

ز مشک نعتِ پیغمبر معطر کن وہانم را
(آمین۔ثم۔آمین)

چلتا نہیں وہ جادۂ اہل فرنگ پر
سلطان انبیاء کی جسے رہگزر ملے
شہزاد مدینہ کے مناظر میں مجھ کو
عکس شہہ کونین جھلکتا نظر آیا

نماز:

معراجِ بندگی کا ذریعہ نماز ہے

واضح رہے! راقم فقط خوشنودئ حق تعالیٰ کے حصول کے لئے ہر ایک کتاب سے اپنے مذاق کے مطابق نوٹس لیتا ہے۔ جو اسے اچھے لگے نہ کہ حصولِ زر کے لیے۔ قارئین کرام بھی دلی و ذہنی سکون حاصل کریں گے۔

رہے شہزاد کی نسبت سدا شیخ مجددؒ سے

(حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ کس کا نام ہے گونجا خدا کے نام کے ساتھ
مرے حضورؐ کا ہاں ہاں میرے حضورؐ کا ہے

درخواست بدرگاہِ علیٰ جناب رسالت مآب ﷺ از جناب شہزاد۔ (راقم)

یا نبی اس طرف پھر چشم کرم ساری امت کا رہ جائے آقا! بھرم
دستِ اغیار میں ہے کلید حرم نرغۂ کفر میں ہے نظام آپ ﷺ کا

خود سنور جائیں گے حالات مدینے چلئے
آپ بن جائے گی ہر بابت مدینے چلئے

نسبت سرور کونین ﷺ پہ ہے فخر مگر
اپنے اعمال کو دیکھوں تو حیا آتی ہے

دکھاتی ہیں شہزاد اہل جہاں کو
رہِ علم و عرفاں مدینے کی گلیاں

اللہ رے وہ عنبر و عجوہ کی حلاوت
کیا خوب ہیں شہزاد مدینہ کی کھجوریں

بلاشبہ' لاریب جناب شہزاد صاحب کی مذکورہ کتاب بے مثل اور روحانی فیض رساں ہے۔ راقم
ماخوذ تحیت از جناب شہزاد مجددی۔ دارالاخلاص گلی 19-9 4 ریلوے روڈ لاہور۔
042-7234068

ذکرِ حبیب ﷺ از جناب آصف علی واصف:

درخواست:

نبیؐ کی آل کا خادم بنا دے
مسلمانوں کو سیدھی راہ دکھا دے
صحابہؓ کی عقیدت مانگتے ہیں

غنا ' صدق و عدالت مانگتے ہیں

عہدِ ماضی میں جو امت تھی چٹان
آج وہ گرتی ہوئی دیوار ہے

کرم کی ایک نظر ہو جانِ عالم یا رسول اللہ ﷺ
تیری امت پہ ہے اُفتاد پیہم یا رسول اللہ ﷺ
سفینہ آپ کی امت کا گردابِ بلا میں ہے
نہ مونس ہے نہ کوئی اور ہمدم یا رسول اللہ ﷺ

حضور ﷺ ہی کا تصور میری عبادت ہے
حضور ﷺ ہی کے وسیلے سے ہے نجات میری

استدعا:

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعٰلمین
یا سراج العارفینؐ یا نورِ اولین
السلام اے وجہِ تخلیقِ جہانِ رنگ و بو
السلام اے ابتداء و انتہائے مرسلینؐ
اے شبِ اسریٰ کے دولہا صد درود و سلام
اک نگاہ واصف پہ بھی رکھے لا مکانوں کے مکین

دیدارِ ذاتِ پاک ہے چہرہ حضورؐ کا
کعبے سے کم نہیں ہے مدینہ حضور ﷺ کا
واصف کسے خبر ہے نبی کے مقام کی
جبریل سا فرشتہ ہے بردہ حضور ﷺ کا

دلوں کو نور دینے کے لیے نور مبین آئے
مبارک ہر جہاں کو رحمۃ للعٰلمین آئے
امام الانبیاء ہیں ' نور ہیں ' انسان کامل ہیں

"خدا خود میر مجلس ہے محمد شمعِ محفل ہیں"

☆ انوار برستے رہتے ہیں اُس پاک نگر کی راہوں میں
اک کیف کا عالم ہوتا ہے طیبہ کی مست ہواؤں میں

☆ اُس نامِ محمد کے صدقے بگڑی ہوئی قسمت بنتی ہے
اس کو بھی پناہ مل جاتی ہے جو ڈوب گیا ہو گناہوں میں

☆ جس کی خلت سے بنے حضرت صدیقِ اکبرؓ
جس کی طاعت سے بنے حضرت فاروقِ اعظمؓ
حافظِ دینِ مبیں جامعِ قرآن عثمانؓ
قوتِ بازوئے حیدرؓ سے درِ خیبر خم

☆ جس سے تابناک امروز جس سے کامراں فردا
وہ حضور ﷺ کی سنت اور اہتمام اس کا

خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبرؓ

☆ پہلوئے آفتاب میں سویا ہے ماہتاب
صد مرحبا دوامِ حضور و تجلیات
کس سے بیاں ہو بنت ابو بکرؓ کا مقام
ہر لفظ جس کا فقہ میں سرمایۂ ثقات

ہوں کیسے رقم محامدِ پیغمبرؐ
عاجز بشر ادراکِ بشر عاجز تر
مدحت کے لئے چاہیے فکرِ جبریلؑ
درکار ہے مداح کو عمرِ خضرؑ

نوٹ: اس کتاب کا کلام اول تا آخر نورٌ علیٰ نور ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت فقیر کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

ماخوذ: جانِ جہاں (نعتیہ مجموعہ) از جناب حافظ محمد افضل فقیر)

شانِ رسالت مآب ﷺ (نعت گوئی)

دین اسلام میں صلواۃ وسلام کی اہمیت قرآن مجید میں بیان فرمادی گئی۔ یہی وہ شغل ہے جس میں رب ذوالجلال والاکرام، تمام ملائکہ، مومنین اور جملہ مومنین اپنی اپنی حیثیت اور اعتبار سے شریک ہیں۔ اسی لیے وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ○ ارشاد ہوا۔ واقعی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و ہمت کے مطابق ہی ذکر النبی ﷺ بلند فرمانا تھا۔ ہر زبان میں نعتیہ کلام کا خاصا ذخیرہ موجود ہے۔ نعت گوئی بھی دینِ اسلام کی بڑے خدمت ہے۔ سیدنا حسانؓ کی مدح سرائی کو دربارِ رسالت مآب ﷺ میں کس قدر نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ نعت سے دلوں کی آبیاری ہوتی ہے۔ صرف برصغیر پاک و ہند ہی میں آج لاکھوں کتابچے متعلقہ نعت (منظوم) شائع کیے جا چکے ہیں۔ نعت مصطفےٰ مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بے بہا بے مثل گرانمایہ انعامات بھی ملتے ہیں۔ صرف ایک مثال عرض کی جاتی ہے کہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصید بردہ شریف بزبان عربی منظوم لکھا جس پر روحِ دو عالم سید عالم سردارِ دو عالم حبیب الہ ﷺ نے خود تشریف فرما کر نہ صرف دست رحمت و شفا آپ کے جسم پر پھرا بلکہ ایک بردیمانی بھی عنایت فرمائی جب وہ خواب سے بیدار ہوئے ان کا فالج دُور ہو چکا تھا اور مبارک چادر بھی جسم پر موجود پائی۔ جب شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نعتیہ رباعی کہی:

بلغ العلےٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ وآلہ

تو سرکارِ دو جہان ﷺ نے زیارت سے مشرف فرمایا اور بلاشبہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی اول الانبیاء ﷺ کے قدموں تک رسائی ہوگئی۔ اس پر نوٹ متعلقہ نعت گوئی ختم کیا جاتا ہے۔

اب چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

سلام:

السلام علیک یا خیر الانام — السلام علیک یا بدر التمام
السلام علیک یا نور الظلام — السلام علیک یا کل المرام

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

(تحفۂ محمدی ﷺ حصہ چہارم)

آمد مبارک:

1۔ شہ مُلکِ رسالت صاحب تاج و سریر آمد — ضیا بار و جہاں افروز چوں مہر منیر آمد
رسولِ ہاشمی خیر الوریٰ صل علیٰ احمد — کریم، صادق، نور، نذیر، بشیر آمد
خوشا پیغمبر برحق کہ بہر ما گنہ گاراں — روف الرحیم آمد۔ کفیل والنصیر آمد

(عثمان۔ سلطان العلوم آصف سابع خرد دکن)

2۔ شہنشاہِ اعظم تولد ہوئے رسول مکرم تولد ہوئے
تولد ہوئے اتمائے قدیم قسیم جسیم نسیم وسیم
تولد ہوئے بحر فیض عمیم شفیع مطاع نبیِ کریم

(غلام امام شہید)

☆☆☆☆☆

انیس محفلِ شاہ و گدا سلام علیک
جلیس مسند عرشِ علیٰ سلام علیک
طبیب خلق حبیب خدا سلام علیک
دوائے دردِ دل مبتلا سلام علیک
غریب پرور و بیکس نواز رحمت کل
پناہِ عام شفیع الوریٰ سلام علیک

☆☆☆☆☆

(دیگر)

السلام اے مظہر انوارِ حق
السلام اے مصدرِ اسرارِ حق

السلام اے پیشوائے انبیاء
السلام اے مقتدائے اولیا

(شہید)

(دیگر)

السلام اے چشمۂ آبِ حیات
السلام اے نورِ تو ہر شش جہات
السلام اے روئے بدرِ منیر
السلام اے بوئے تو مشک و عبیر

(عبدالرحیم ہادی)

گر نامِ محمد را نہ آوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت شوکت
نہ عیسیٰ آں مسیحا دم نہ موسیٰ آں یدِ بیضا

(مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ)

پس اولین و آخرین اور وہ شفیع المذنبین
وہ رحمۃ العلمین ابرِ سخا یہ ہی تو ہیں

(شبریز)

دارم زِ غم بیمارئے بیمارِ غم را یاریئے
گر تو کنی غمخواریئے از تمم چہ باک اے نازنین

(مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ)

(دیگر)

یا رب ایں خورشید تابانی ست یا ماہِ تمام
یا فرشتہ یا پری یا شوخ بے پروا است ایں

کوئے تو کعبہ ست یا فردوس یا خلدِ بریں
یا گلستانِ ارم یا جنت الماویٰ است ایں
(جامیؔ رحمۃ اللہ علیہ)

حالِ جامیؔ راچہ پُرسی تیر خوردہ در جگر
گاہ اُفتاں گاہ خیزاں از نگاہِ مست تُو
(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

نہ من برآن گلِ عارض غزل سرایم دبس
کہ عندلیبِ تُو از ہر طرف ہزار اند
(حافظؔ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ)

خطِ سرمدیٔ خُوباں ز رُخِ تُوشد نمایاں
پئے خاتمِ رسالت تو چہ خوشِ نما نگینی
(مفتی محمد نورالضیاء الدین ضیاؔء حیدرآبادی۔ یار جنگ بہادر)

کلام نیاز احمدؔ نیاز:

دِلا خاکِ رہِ کوئے محمد شَو محمد شَو
زِ ہر سُوئے بیا سُوئے محمد شو محمد شو
بہردم سجدۂ جاں سوئے ابروئے محمد کن
بردئے قبلہ روئے محمد شو محمد شو
با خلاقِ الٰہی متصف بودن اگر خواہی
سراپا سیرت و خوئے محمد شو محمد شو

☆☆☆☆☆

کیا مرا منہ ہے مری مدح نگاری کیا چیز
جب خدا خود ہی ثنا خواں ہے رسولِ عربی
(حافظ محمد حسین ضیاؔ میرٹھی)

یا رسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلالِ پاک بے ہمتا توئی
نازنینِ حضرت حق صدرِ بدرِ کائنات
نورِ چشمِ انبیاء چشمِ چراغِ ما توئی
یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجزاند
عاجزاں راہ رہنما و پیشوئے ما توئی

☆☆☆☆☆☆

شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ (مدفن لاہور):

گر نبودے یا رسول اللہ ذاتِ پاکِ تُو
ہیچ پیغمبر ندیدے دولتِ پیغمبری
ایں جہاں و آں جہاں فارغ نہ ای از امتاں
ہیچ پیغمبر نہ کردہ چوں تو امت پروری

☆☆☆☆☆☆

محمدؐ سے ازل کی آب اور تاب
محمدؐ سے ابد جلوہ فشاں ہے
محمدؐ سا ہوا کوئی نہ ہوگا
محمدؐ سا کدھر ہے اور کہاں ہے
(ضیاؔء میرٹھی)

سیفؔ ایمان نہیں آپ کی الفت کے بغیر
یہ تو مضمون ازل ہی رکھا ہے
کچھ عجب نامِ محمد میں مزا رکھا ہے
جس نے اِک خلق کو شیدائی بنا رکھا ہے
(محمد شریف سیفؔ ٹونکی)

یا رب صلِ علیہ وسلم
اسلام کا پرچم عالم پر اُڑ دا دیا کملی والے نے
اللہ اَحد کا نقارہ بجوا دیا کملی والے نے
(مولانا عبدالقدیر حسرت حیدرآبادی)

شفاعت پہ دامن جو گردان لیں گے
تو بڑھ کر وہ بخشش کا میدان لیں گے
(حافظ عالمگیر خاں کیف ٹونکی)

کسی بجز ذاتِ حق نمی داند
انتہائے تو یا رسول اللہ
جملہ امت بزیرِ سایۂ تو
در ردائے تو یا رسول اللہ
(جمیل بریلوی)

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ خوش لقبی
شب معراج عروج تو گزشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی
چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی
(قدسی)

بروں آور سر از بردِ یمانی
کہ روئے تست صبح زندگانی
تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے
کنی بر حالِ لب خشکاں نگاہے

نہ مجوری برآمد جانِ عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمین
ز مجوراں چرا فارغ نشینی
(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

اے تکیہ گاہِ مذنبین حالِ گنہ گاراں ببیں
فریاد رس بہر خدا گا ہے نظر برمن فگن
(ظہیری)

عشقِ مدینہ دل مین ہے اک شور آب و گل میں ہے
ہوں مضطرب بے انتہا بہر خدا چشمِ کرم
(ضیاء میرٹھی)

طالب دیدار ہوں دکھلایئے
روئے نورانی خدارا یا نبی
مرتے دم گر دیکھ لوں رُوئے شریف
زندگی ہووے دوبارا یا نبی
(حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر مکی۔امداد)

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم
(امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ)

اگرچہ کوئے جاناں میں بھی آ
پھر پھر کے سر مارا
نہ دیکھا یار کو
گھر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا
(حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

منقبت حضرت علی المرتضیٰؓ:

ز ہے عزو جلال بو ترابی فخرِ انسانی
علی مرتضےٰ مشکل کشائی شیرِ یزدانی
(نیاز بریلوی)

شہیدِ اکبر و ناموسِ عزمِ حزب اللہ
امیر اعظم ملک بقا سلام علیک
کریم و صابر و شاکر حسینؓ ابن علیؓ
شجاعت شرف اتقیا سلام علیک
(الیاس برنی)

منقبت سلطان السلاطین رحمۃ اللہ علیہ

میرے دستگیرے غوث اعظم قطب ربانی
جیسے سیدِ عالم ز ہے محبوب سبحانی
زِ پائے پاکِ اُو فخریست دوشِ پاکبازاں
حیاتِ تازہ بگر فتہ ازو دینِ مسلمانی
(تحفۂ محمدی حصہ چہارم از محمد الیاس برنی)

پند و موعظت (منظوم)

-1 تندرستی ہے بڑی شے اس کو نعمت جانیے
زندگی بہر عبادت ہے غنیمت جانیے
-2 حیف تو سوتا رہے ہر صبح اور وقت اذان
مرغ و ماہی سب اٹھیں یادِ خدا کے واسطے
-3 دین و دُنیا کا بھلا چاہے اگر علمی تو اب
کر خدا کی اور محمد کی اطاعت روز و شب
-4 واسطے جن کے زمین اور آسمان پیدا ہوا

جنت الفردوس میں وہ حق کے پیارے چل بسے
-5 بعد مرنے کے تمہیں اپنا ساتھ پرایا بھول جائے
فاتحہ کو قبر پر پھر کوئی آئے یا نہ آئے

نماز:

-6 فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشاء کی رات دن
پنجگانہ پڑھ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز
-7 دیکھو شاہِ کربلا کو کربلا کے میدان میں بھی
سامنے تھے موت کے بیٹھے نہ چھوڑی پر نماز
-8 پڑھتی بی بی فاطمہؓ پڑھتے حسنؓ پڑھتے حسینؓ
پڑھتے تھے صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ و حیدرؓ نماز
-9 نیکیوں میں ست ہے بدیوں میں چست
چھوڑ ان باتوں کو طور اپنے بدل
کر زمیں کے نیچے جانے کی بھی فکر
اونچے اونچے یاں تو بنوائے محل

-10
یاد رکھ ہر آن آخر موت

-11
اس سدائے ہستی فانی میں ہم
دم کے ہیں مہماں آخر موت ہے

-12
فرض و واجب اور سنت مستحب کراوا
کام آوے گا یہی علمی تیرے روزِ جزا
کام جو کرنے ہیں کر لے آج کل

(ماخوذ: خطبہ جمعہ از جناب محمد حسن علمی)

اشعار مبادلہ

(حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

1- ہر روز باشی صائما
ہر لیل باشی قائما
در ذکر باشی دائما
مشغول شو در ذکرِ ہو

2- گر عیش خواہی جاوداں
عزت بخواہی در جہاں
ایں ذکر ہو ہر آں بخواں
مشغول شو در ذکر ہو

3- سُو دے ندارد خفتنت نا چار باید رفتنت
درگور تنہا ماندنت مشغول شودر ذکر ہو

4- ہو ہو بذکرش ساز کن نامِ خُدا آغاز کن
قفل ز سینہ باز کن،مشغول شودر ذکر ہو

5- علم بخوانی با عمل فردانہ نہ باشی تا خجل
در پیشِ قادرِ لم یزل مشغول شو در ذکرِ ہو

6- ہر دم خدارا یاد کن
دلہائے غمگیں را شاد کن
بُلبل صفت فریاد کن
مشغول شو در ذکرِ ہو

7- مسکین احمد مرد شو در جملہ عالم فرد شو
درراہِ حق چوں گرد شو مشغول شو در ذکرِ ہُو

ایک نعت شریف

سرکارِ دو عالم کے رُخِ پُر انوار کا عالم کیا ہوگا
جب زلف کا ذکر ہے قرآن میں رخسار کا عالم کیا ہوگا
محبوبِ خدا کے جلووں سے ایمان کی آنکھیں روشن ہیں
بے دیکھے جب یہ عالم ہے دیدار کا عالم کیا ہوگا
جب ان کے گدا کر بھر دیتے ہیں شاہانِ زمانہ کی جھولی
محتاج کی جب یہ حالت ہے مختارؐ کا عالم ہوگا
جب سُن کے صحابہؓ کی باتیں کفار مسلماں ہوتے تھے
پھر دونوں جہاں کے سرورؐ کی گفتار کا عالم کیا ہوگا
جب ان کے غلاموں کے در پہ جھکتے ہیں سلاطینِ عالم
پھر کوئی بتائے آقا کے دربار کا عالم کیا ہوگا

روح پرور کلام

ریاضت نام ہے تری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں تیرے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں
میری طرف تو بھی کبھی آجا میرے یوسف
بڑھیا کی طرح میں بھی خریدار ہوں ترا
(دردؔ)

گل و گلزار خوش نہیں آتا
باغ بے یار خوش نہیں آتا
(دردؔ)

جام جمشید کا مقام رکھو
صاف دل اگر مدام رکھو

(ولی دکنی رحمۃ اللہ علیہ)

تیرے نام سے اے تاجدار مدینہ
گلوں میں مہک چاند میں روشنی ہے
ان کے آنے سے آجاتی ہے رونق منہ پر
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے
اک دم نہ جاوے خالی سوہنے دے نام بناں
جو دم غافل سو دم کافر کیا ذات مبارک عالی
سوہنے دے نام بناں

مناجات از جناب نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

ز شرِ نفس امارہ نگا ہم دار یا اللہ
ہوائے غیر را کلی زمن بردار یا اللہ
کریما از کرم ما را بدہ توفیق بر طاعت
مرا از لطف خود ضائع فرد مگوار یا اللہ
گناہ ہائے کہ من کر دم خدا وند تو می دانی
توں آں راستر کن برمن توئی ستار یا اللہ
بر در حشر در حشر نمیدانم چہ خواہد شد
مکن شرمندہ رسوا دراں یا غفار یا اللہ

نفع بخش کلام:

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے
اک حال میں انساں کی بسر ہو نہیں سکتی
اب رنگ طبیعت کا بدل جائے تو اچھا
التفاتِ زمانہ سے یہ کچھ دور نہیں

یوں بھی ہوتا ہے کہ بچھڑے ہوئے مل جاتے ہیں

☆ 1946ء میں ھندو مسلم فسادات میں صرف صوبہ بہار میں 50ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

☆ ایک خبر، نماز کیا ہے؟ اسلامی ثقافت کی نشانی' دین کا سوز' انبیاء کی سنت' ایمان کی جڑ' رحمت کا ذریعہ' معرفت کا نور' دل کا سرور' چہرہ کی رونق' بدن کی راحت' تندرستی کا سبب' رزق کی برکت' قبر کا چراغ' دوزخ کی آڑ' جنت کی قیمت اس لئے نماز کا ترک کرنا خسارہ ہی خسارہ۔

علم او مال کا موازنہ (بحوالہ مخزن اخلاق):

اسلامی ثقافت

عہد رسالت مآب ﷺ' خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی یادگار روایات ہیں۔

علم اور مال کا موازنہ (بحوالہ مخزن اخلاق)

1۔ مال کی حفاظت کرنا پڑتی ہے۔ علم تیری حفاظت کرتا ہے۔
2۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے علم ترقی کرتا ہے۔
3۔ مال فرعون وہامان وقارون کا ترکہ ہے' علم انبیاء کی میراث ہے۔
4۔ مال فرسودہ ہوجاتا ہے' علم کو نقصان نہیں پہنچتا رحمۃ اللہ علیہ
5۔ مال کو چوری کا خطرہ ہے علم کو نہیں۔
6۔ مال سے دل تاریک ہوتا ہے' علم سے روشن۔

(ارشاداتِ مولا علی رضی اللہ عنہ کا مفہوم)

امت مسلمہ:

قلم میں طاقت نہیں کہ لکھے زیاں جو مسلماں کا ہورہا ہے
حضور ﷺ امت کا بچہ بچہ نشانہ تیر حرملہ ہے
(سید وحید الحسن ہاشمی)

دعائے نیم شبی دفع صد بلا کند

☆ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس نماز میں دل حاضر نہ ہواس میں خدشہ ہے

ثواب کی بجائے عذاب نہ ہو۔

جو دانستہ نماز مرض چھوڑے اس سے اللہ کا ذمہ وضمان جاتا رہا
(وہ امن میں نہیں رہ سکتا) (مراۃ)

حدیث شریف:

چھ آدمیوں پر میں نے اور اللہ نے لعنت کی۔ان میں ایک تارکِ سنت بھی ہے۔(بحوالہ مراۃ1 ص112)

ہر نبی مقبول الدعا ہے

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک
(ترمذی۔ابن ماجہ) ص109 مذکور

الھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علیٰ طاعتک
(رواہ مسلم)

یارسول اللہ ﷺ!

تیرے کردار کو قرآن کی تفسیر کہتے ہیں
(مراۃ ج1 ص3)

اُٹھ جاگ فریدا سُتیا مسجد ولے جا
مت کوئی بخشیا مل پوے تو بھی بخشیا جا
(ص35/23)

اے زائرِ درگاہِ نبی جائے ادب ہے
آوے نہ تیری دل سے دھڑکنے کی صدا بھی
(جنت کی کنجی)

نعتیہ دو اشعار:

سبحان اللہ! کیسا بے مثل اسوہ حسنہ حضرت رسالت مآب ﷺ۔

قبضہ میں جس کے ساری خدائی

اس کا بچھونا اک چٹائی
نظروں میں کتنی ہیچ ہے دنیا ﷺ
کھانا جو دیکھو جو کی روٹی
بے چھنا آٹا روٹی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا ﷺ
تھوڑی کھجوریں ہی کھا لینا
تھوڑا پانی ہی پی لینا
دو دو مہینے یوں ہی گذارا ﷺ

دُعائے مسلم

1- اے دو جہاں کے والی کہتا ہے اِک سوالی
دَر پر ترے کھڑا ہے پھیلائے جھولی خالی

2- کب تک رہے گا یا رب مشقِ ستم مسلماں
منظور کر دُعا کو مت پھیر مجھ کو خالی

3- اِسلام کا یہ بُوٹا پھر سے ہرا بھرا ہو
ہے واسطہ اُسی کا بنیاد جس نے ڈالی

4- اُمت کے گلستاں کو پھر نو بہار کروے
ہم ہیں چمن کے پودے تو ہے چمن کا مالی

5- دریا امنڈ رہا ہے طوفان آرہے ہیں
اے نا خُدائے کشتی اے بیکسوں کے والی

6- تیرے نبی کی اُمت تیرے کرم کی سائل
تیرا ہی آسرا ہے اے دو جہاں کے والی

7- ہے یہ دُعائے مسلم منظور کرلے یا ربّ
دَر پر ترے کھڑا ہے پھیلائے جھولی خالی

(خواجہ محمد اسلام)

نعت شریف

درِ اقدس کو بڑھ کے چوم لے اب دیکھتا ہے
جہاں میں اس سے بڑھ کر اور مولا کی عطا کیا ہے
بچھا رکھا ہے امانِ طلب اب دربارِ احمدؐ پر
ہمیں دنیا کے شاہوں سے بھلا اب واسطہ کیا ہے
ثنائے سرورِ عالمؐ سے رونق ہے گلستان میں
یہ کلیاں، پھول، غنچے، رنگ و بو، موجِ صبا کیا ہے
ثنا گوئی میری ہے صرف توفیق خداوندی
وگرنہ نعتِ پیغمبرؐ کا مجھ میں حوصلہ کیا ہے
میرے آنسو ہی میرا حال دل سب ان سے کہتے ہیں
میرے آقاؐ کو ہے معلوم میرا مدعا کیا ہے
ضرورت ہی نہیں کوئی وہاں الفاظ کی مجھ کو
انہیں معلوم ہے سائل کا حرفِ التجا کیا ہے
وہ بن مانگے ہی بھر دیتے ہیں جھولی اپنے سائل کی
ہے سب معلوم آقا کو کہ کوئی مانگتا کیا ہے

(جناب پروفیسر ریاض احمد قادری۔ بحوالہ ماہنامہ پھول لاہور مئی 2012ء۔ نوائے وقت)

جہاد

سر کے کفن باندھ کے ہم
دفاع پاکستان کریں گے
وقت آیا تو وطن کی خاطر
پیش اپنی جاں کریں گے

وطن گلستاں کریں گے

(بحوالہ ماہنامہ پھول لاہور، مئی 2012)

حسن و جمال حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم:

خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پر ستر ہزار پردے
جہاں میں لاکھوں ہی طور بنتے ہیں جو ایک بھی اٹھتا حجاب تیرا
نہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سا ہو گا نہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تھا
کوئی یوسفؑ سے پوچھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن کیسا تھا
دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے
جملہ اوصاف سے خود سجایا تھے

(جناب حافظ محمد زاہد۔ نوائے وقت ملی ایڈیشن 2 نومبر 2012ء، 16 ذی الحجہ 1433ھ)

حسن اختتام:

چند اشعار متعلقہ منقبت سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز

پلا دے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا
کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانی کا
عوام ان کے اشارے سے بنے خاصانِ حق یکدم
یہ ہے مخصوص اک جوہر مجدد الف ثانی کا
کرامات ان کی میں لاکھوں عیاں ہے جملہ عالم پر
بنانا قطب غوث اکثر مجدد الف ثانی کا
جنابِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی ان کی آمد کی
نہ ہوگا کوئی بھی ہمسر مجدد الف ثانی کا
امام علم ربانی علیم سر پنہانی
بیاں کس منہ سے ہو رتبہ مجدد الف ثانی کا
نہیں ممکن کہ ہم کچھ لکھ سکیں توصیف میں ان کی

حدیث میں بیاں آیا مجدد الف ثانی کا
ملا شجر طریقت کا بہم صدیقؓ و حیدرؓ کا
نسب فاروقِ اعظمؓ کا مجدد الف ثانی کا
حیاء علمِ عثمانیؓ کیا حق نے عطا ان کو
بنا احمد مسمّٰی کیا مجدد الف ثانی کا
طریقہ آپ کا نورِ نبوت اور ولایت ہے
صحابہؓ تابعین کا اور سرکارِ رسالت ﷺ کا
تھا جب دین نبیؐ گردابِ بحر علم عقل میں
کیا در بند ملحد گبرد کافر کی شرارت کا

(ماخوذ: مکتوبات امام ربانی ؒ جلد اوّل۔ ''جواہر مجددیہ'')

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

(بالِ جبریل۔ لاہوری درویش حکیم الامت علامہ محمد اقبال ؒ)

☆ اب نثر میں بھی چند متفرق جملے متعلقہ ذکر خیر شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ؒ کمترین کاتب الحروف عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ (ملاحظہ فرمائیے) بحوالہ اپنی ہی لکھی ہوئی کتاب ''امام ربانی مجدد الف ثانی ؒ'' صفحات 370

1 ولادت: 14 شوال المکرم 971ھ۔ وصال: 28 یا 29 صفر المظفر 1034ھ۔ 10 دسمبر 1624ء۔ منگل (سہ شنبہ) بوقت: چاشت۔ اس رات بھی تہجد کھڑے ہو کر پڑھی۔ فرمایا: ''یہ ہماری آخری تہجد ہے۔'' نمازِ فجر باجماعت۔ ذکر، مراقبہ اوراد و وظائف حسبِ معمول ادا فرماتے رہے۔

2 اسم گرامی: احمد ؒ۔ ولادتِ طیبہ سے قبل آپ ؒ کی آمد کی بشارتیں ہوتی رہیں۔ ولادت: سرہند شریف میں۔

3 سترہ سال کی عمر میں ہر قسم کے تمام علوم سے فارغ ہو گئے۔

4 کئی علماء و فضلا و صلحاء سے فیض یاب ہوئے۔ بالآخر 1008ء میں سفر حج مبارک شروع کیا۔ دہلی پہنچے۔ یہاں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ ؒ سے ملاقات ہو گئی۔ رب رحیم و کریم جل شانہ اور سید الاوّلین والآخرین ﷺ کے خصوصی فضل و کرم و شفقت سے ایک ماہ دو ہفتے جناب امام ربانی ؒ خواجۂ خواجگان جناب محمد باقی قدس سرہ الھدی کی صحبت و معیت میں رہے۔ روز بروز ترقیاتِ عالیہ و عروجاتِ متعالیہ ظاہر ہوتے رہے۔ بے شمار مدارجِ روحانی کے بعد، قلب میں اس قدر وسعت پیدا ہو گئی کہ تمام عالم عرش سے فرش تک اس کے پہلوؤں میں رائی کے دانے کے برابر دکھائی دینے لگا............ پھر مرتبہ حق الیقین بھی حاصل ہوا۔ حضرت خواجہ ؒ کی آپ ؒ پر عنایت بدرجہ اتم تھی۔ خلعت خلافت سے بھی نوازا گیا۔

5 حضرت غوث الاعظم سلطان السلاطین شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کا خرقہ مبارک بوساطت حضرت شاہ سکندر قادری ؒ نے جناب شیخ احمد مجدد اعظم ؒ کے حوالے کر دیا۔

6 مجدد کی تعریف: مجدد آں است کہ ہر چہ دراں مدت از فیوض بہ امت وسد بتوسط اُد رسد۔ (تذکرہ ابوالکلام آزاد ؒ) یہ مشکوٰۃ کی حدیث میں بھی ہے۔

ہزاروں اصحابِ علم و کمال موجود ہوتے ہیں مگر دروازے کا کھولنے والا صرف مجدد العصر ہوتا ہے۔

7 شہنشاہ اکبر کے عہد کے اختتام اور عہد جہانگیری کے اوائل میں ہندوستان علماء و مشائخ سے خالی نہ تھا۔ لیکن مفاسد کی اصلاح، تجدید کا معاملہ کسی سے بن نہ آیا۔ صرف حضرت مجدد الف ثانی ؒ کا وجود گرامی ہی تن تنہا اس کاروبار کا کفیل ہوا۔ اکبر بادشاہ کا علمائے بد سے واسطہ پڑا۔ بے دینی کا آغاز ہوا۔ گائے کا گوشت حرام، گوبر پاک سمجھا گیا۔ آفتاب پرستی شروع ہوئی۔ آتشکدہ بنایا گیا۔ علمائے حق نے دربار میں جانا چھوڑ دیا۔ بادشاہ کے لیے سجدہ جائز کر دیا گیا۔ بلکہ فرض عین۔ ''اکبر ہی قبلۂ حاجات ہے۔'' عملاً معناً اکبر نے علمائے سوء کے کہنے پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ حلال کو حرام، حرام کو حلال کیا گیا۔ (ملا عبدالقادر بدیوانی کی منتخب التواریخ، توزکِ جہانگیری، مکتوبات شریف مجددی و دیگر بے شمار کتب)

8 دشمنانِ اسلام اکبر کو اپنا بڑا ہیرو تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ اکبر مغل اعظم نہ رہا تھا بلکہ

اسفل اعظم بن گیا تھا۔ (رام اور رحیم میں فرق نہ رکھا گیا) .... (تمام باطل نظریات تفصیلاً لکھنا طوالت کا باعث ہے۔ راقم شدید ترین علیل وضعیف بھی ہے۔) لہٰذا اب مصلحِ اعظم کی ضرورت تھی۔

9 آخر کار حضور جناب مجدد الف ثانی ؒ کی رگ تجدید پھڑکی۔ آپ نے جہاد اعلانیہ باللسان اور جہاد بالقلم کے ذریعے اسلامی اقدار کے تحفظ کا کام شروع کیا۔ فرمایا: "اکبر فوراً توبہ کرے ورنہ خدا تعالیٰ کے غضب کا انتظار کرے۔ جناب امام ربانی ؒ علم وعرفان سے پوری طرح آراستہ پیراستہ ہوکر میدانِ اصلاح میں اُترے۔ (خواجہ صدیق احمد شاہ صاحب سیدوی ؒ) دربارِ اکبری کی طرف ایک مٹھی بھر خاک پھینکی، جس سے اکبری دربار تہ وبالا ہوگیا۔ یہ عظیم ترین کرامت مجدد الف ثانی ؒ کی تھی اور بے مثل کارنامہ۔

10 اکبر ہلاک ہوا۔ جہانگیر تخت نشین ہوا۔ یہ بھی اکبر کے نقشِ قدم پر چلا۔ "جس بادشاہ کے آگے اس کی رعیت سجدہ ریز ہوتی ہو اس کی فرعونیت، نخوت وغرور کا کیا عالم ہوگا۔ (ڈاکٹر محمد مسعود احمد ؒ)

11 جہانگیر نے امورِ سلطنت نُور جہان کے سپرد کردیئے تھے۔ نور جہاں اور آصف جاہ کی نظروں میں حضرت مجدد اعظم کی تردیدیات باطل نظریات کانٹوں کی طرح کھٹکنے لگی۔

12 امام ربانی ؒ نے حقیقتِ شیعت کو بھی واشگاف فرمایا تھا۔ آنحضور مجدد الف ثانی ؒ کو دربارِ جہانگیری میں بلایا گیا۔ آپ نے سجدہ سے انکار فرمایا۔ اس پر گوالیار کے قلعہ میں آپ کو قید کردیا گیا۔

13 آپ ؒ کے خلفاء وخدام نے جہانگیر سے بغاوت کی ٹھانی۔ آپ ؒ نے سختی سے منع فرمایا۔ بالآخر جہانگیر تائب ہوا۔ افسروں کو لکھا "آپ کو فوری رہا کریں۔"

14 امام ربانی ؒ نے جواباً چند شرائط فرمائیں پوری ہونے پر قید سے باہر آؤنگا۔ قریباً 9 شرائط کا مفہوم: تمام غیر شرعی قوانین منسوخ کئے جائیں۔ جہانگیر نے جملہ شرائط تسلیم کرلیں اور ان پر عمل بھی کیا۔ تب آپ ؒ قید سے باہر آئے۔

15 جہانگیر معتقد ہوا۔ بیعت بھی کرلی۔ دوبار جہانگیر نے آپ کے باورچی خانے سے لنگر

بھی کھایا اور شاہجہان کو بھی آپ کا مرید کروایا۔

16 تصانیف عالیہ: بے شمار ہیں راقم صرف مکتوبات شریف دفتر اوّل دوم سوم کے بار
میں چند الفاظ لکھے گا: یہ معرکتہ الآرا کارنامہ ہے۔ ہر مکتوب مستقل رسالہ ہے۔ ان سے عظیم الش
انقلاب انگیز ودیرپا اصلاح تربیت کا کام ہوا۔ آج تک لاکھوں انسان ان سے فیض یاب ہو
ہیں۔ خانقاہوں میں ان کا درس دیا جاتا ہے۔ ان میں دوسرے ہزار سال کے تمام مسائل کا
ہے۔ ان کے عربی ترجمے ہوئے، اردو ترجمے بھی۔ یہ مکتوبات قیامت تک زندگی کے ہر شعبے
رہنمائی کے لیے قیامت تک رہیں گے...... استنبول (ترکی) سے بھی سائع کئے گئے ہیں۔

تمام مکتوبات مجددانہ شان اور مجتہدانہ انداز میں ہیں۔ مسائل شریعت، طریق
حقیقت معرفت پر مشتمل ہیں۔

17 حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے باعث اسلام کی تروتازگی لوٹ آئی۔

18 اولادِ پاک: خواجہ محمد صادق ؒ، خواجہ محمد سعید ؒ، خواجہ محمد معصوم ؒ،
خرخ ؒ، خواجہ محمد عیسیٰ ؒ، خواجہ محمد اشرف ؒ، خواجہ محمد یحییٰ ؒ (سات صاحبزادے)
صاحبزادیاں، ام کلثوم ؓ، بی بی رقیہ ؓ، خدیجہ بانو ؓ، ساری اولادِ پاک نہایت بلند
مرتبوں کی حامل تھی۔ ہر ایک میں سنتِ مطہرہ کی پابندی کماحقہ تھی۔ تمام کے تمام عظیم ترین عا
باللہ، اصحاب کشف وکرامات، اسلام کی اشاعت فرمانے والے، اخلاقِ حسنہ پھیلانے وا
اور شیریں زبان تھے۔ سارے صاحبزادے اور صاحبزادیاں بحرِ معانی کے غواص تھے اور
لامکانی بھی۔

19 آنجناب مجدد الف ثانی ؒ کے کارہائے نمایاں پر سب سے زیادہ کام ح
پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد مسعود احمد ؒ کی شب وروز محنت شاقہ کی بدولت ہوچکا ہے۔

"جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی ؒ" کی بارہ جلدیں ضخیم اقلیم
تا اقلیم، دوازدہم۔ زیر سرپرستی جناب ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد ؒ، مرتبین صاحبزادہ ابوا
محمد مسرور، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، نظر ثانی محمد عالم مختار ح
ربانی فاؤنڈیشن کراچی۔ ہر جلد بے شمار صفحات پر مشتمل ہے۔ سائز بھی بڑا ہے۔ 2006

پہلے ہی پایہ تکمیل تک پہنچا۔ سبحان اللہ یہ بے مثل جدوجہد اور کارِ خیر اس کے بعد حضور شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز کے بارے میں جو مواد ملتا رہا ہے وہ اس نام سے تین جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ

جلد اوّل دوم سوم صفحات 592+608+704

کمترین راقم الحروف کو تا حال پہلی سات اور بارھویں کی زیارت نصیب نہیں ہوئی۔ بقیہ جلدیں قومی امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس سالانہ 33 ویں جو بمقام سماع ہال دربارِ عالیہ حضرت داتا گنج بخش لاہور میں منعقد ہوئی۔ سے لے لی تھیں۔ 14 فروری 2010ء

جب کمترین ناکارہ محمد عبدالخالق توکلی ''پنج گنج'' حصہ دوم کے پہلے خزانہ ''حمد و نعت'' کی دوسری بار پروف ریڈنگ کر چکا تو ذہن میں یہ تمنا اٹھی کہ آج کے بعد جو کتاب بھی شائع ہو ہر ایک میں سیدنا و سیدی مجدد الف ثانی (مجدد اعظم) رضی اللہ عنہ ورحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر لازماً شامل کیا جائے۔ خواہ چند سطور ہی پر مشتمل ہو۔

کرو مجھ پر مہربانی یا مجدد الف ثانیؒ

اسی پر اس کتاب ''حمد و نعت'' کا اختتام کیا جاتا ہے۔

18 ذی الحجہ 1433ھ 4 نومبر 2012ء اتوار

~~*~*~*

دورِ حاضر کی لاجواب نئی کتب (اسلامی انسائیکلوپیڈیا)

تعصب اور فرقہ واریت سے پاک ہر سطح کے قاری کیلئے مفید

ذکر خیر 1 تا 37

1۔	بے مثل ولادت و سیرت طیبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صفحات 520)				
2۔	امہات المومنین رضی اللہ عنہن مع جملہ متعلقین کرام رضی اللہ عنہم (صفحات 368)				
6,3۔	خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم مع خصوصی مفید ترین بیان (صفحات 1100)				
7۔	امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز (صفحات 370)				
8۔	گلشن محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہکتے پھول (صفحات 300)				
9۔	جملہ امراض کا علاج از قرآن وحدیث اور اورادِ روز و شب				
19۔	رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ	11۔	شاہراہِ ہدایت	12۔	شاہراہ طہارت
13۔	مردوں کو زندوں کی ضرورت	14,15۔	اربعین شریف		
16۔	نجوم ہدایت (ساڑھے سات ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی مع بعض روایات)				
17۔	مصباحِ نجات (صفحات 330)	18۔	سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ		
19۔	بشارت خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ ذکر جمیل خواجہ صدیق احمد ہاشمی سیدوی رحمۃ اللہ علیہ				
24,29۔	پنج گنج (اصحاب البدر رضی اللہ عنہم، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، قیمتی جواہراتِ مثنوی معنوی، تعارف حدائق الاخیار، ذکرِ الٰہی)				
25۔	خواجہ معظم الدین (محبوب خلیفہ خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)				
26۔	تاریخ ہائے عرائس (ایام اللہ)				
27۔	اربعین نورانی	28۔	گلزار توکلیہ خالقیہ منظوم	29۔	ملفوظاتِ مظہری
30۔	میرِ کارواں	31۔	اخوندزادہ سیف الرحمٰن مجددی	32۔	11 غازیان اسلام
33-34۔	اسلامی مشغلہ (دو جز)	35۔	خواجہ خواصپوری		
36۔	مؤکدترین سنتِ مطہرہ (داڑھی کی شرعی مقدار)	37۔	عبادالرحمٰن (ذکر جمیل اولیاء اللہ)		

کاش کہ پنجاب کے تعلیمی برزجمہر اور بڑے بڑے اداروں کو جناب توکلی کے علمی مقام اور ان کی کاوش کی خبر ہوتی اور وہ خود چھپوائی کا بندوبست کرتے۔ تا کہ یہ کتب ہر پیاسے تک پہنچ سکتیں۔ اور ہماری موجودہ اور آئندہ نسل کی زرخیز مٹی ان کے فیض سے سیراب ہوسکتی۔ ﴿صاحبزادہ الطاف محمود ہاشمی۔ پروفیسر رفیع الدین معظمی۔ علامہ معراج السلام۔ علامہ سعید الحسن شاہ۔ ڈاکٹر محمد اقبال (صدر شعبہ اسلامیات)۔ فقیر محمد ندیم (صدارتی ایوارڈ یافتہ)﴾

الحسن پرنٹرز اینڈ پبلشرز فیصل آباد

0321-7805823-0313-7210623